سکونِ خانہ

خواتین کے اصلاحی، تربیتی بیانات کا مجموعہ

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ

مُرتب

فقیر صلاح الدین سیفی نقشبندی

ادارہ فیضِ فقیر
ترکیسر، سورت، گجرات، انڈیا

www.alhijazibooks.wordpress.com

حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ..... ﴿سکون خانہ﴾

صاحب خطبات : ..... حضرت پیر ذوالفقار احمد مدظلہ

مرتب: ..... صلاح الدین سیفی نقشبندی

سنہ اشاعت: ..... ۱۴۲۷ھ م ۲۰۰۶ء

کمپوزنگ: ..... حافظ ظفر احمد سیفی

مطبع: ..... بھارت آفسٹ، دہلی-۶

ملنے کا پتہ

ادارہ فیض فقیر

ترکیسر، سورت، گجرات (انڈیا)

IDARAH FAIZE FAQIR

AT&P.O. TADKESHWAR DIST.SURAT

GUJRAT.**[INDIA]**394170

TEL: 02623-233667

E-MAIL: s.saifi@sify.com

www.alhijazibooks.wordpress.com

اللہ اللہ اللہ

کتاب سے پہلے

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد.....!

زیرِ نظر کتاب ﴿سکون خانہ﴾

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم کے خواتین کی اصلاح و تربیت کے موضوع پر ملک زامبیا کے شہر لوساکا میں پیش کئے گئے خطبات کا مجموعہ ہے۔

گو کہ ان مواعظ کی مخاطب اول تو خواتین ہی تھیں لیکن ساتھ ساتھ مردوں کے لئے بھی بہت نفع کی باتیں ہیں، ان کو پڑھ کر اور سن کر معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کی کتنی واضح اور آسان باتیں ہیں جن سے ناواقفیت کی بنا پر آج معاشرہ کا ہر فرد بے سکونی کی کیفیت میں ہے اور ہر گھر جہنم کا نمونہ بنا ہوا ہے، خلوص دل سے اگر ان کہی گئی باتوں پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ ہر گھر جنت کا نمونہ بن جائے گا۔

اس عاجز نے ان خطبات کو تحریر میں لاکر کتابی شکل میں امت کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ رب العزت اسکو بے انتہا قبول فرمائے، حضرت کا سایہ امت کے سر پر تا دیر رکھے اور آپ کے فیض کو تا قیامت جاری رکھے، آمین

اس کتاب کی جمع و ترتیب میں اس عاجز کا جن دوستوں نے تعاون فرمایا بالخصوص یونس بھائی سلیمان اور شاہنواز بھائی راوت وغیرھم کا یہ عاجز بے انتہا ممنون ہے اللہ تعالیٰ تمام کو اپنے خزانہ قدرت سے بے انتہا حصہ عطا فرمائے آمین

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

والسلام

فقیر صلاح الدین سیفی نقشبندی عفی عنہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

خطبات ایک نظر میں

نمبر شمار	نشست نمبر	صفحہ نمبر
۱	پیارے آقا ﷺ کی محبوب ازدواجی زندگی	۶
۲	ازدواجی زندگی کی بہار ﴿۱﴾	۴۳
۳	ازدواجی زندگی کی بہار ﴿۲﴾	۷۷
۴	ازدواجی زندگی کی بہار ﴿۳﴾	۱۰۳
۵	ماں کا رتبہ اسلام کی نظر میں	۱۲۷
۶	رمضان کا مہینہ رحمت کا خزینہ	۱۶۳
۷	اخلاق حمیدہ	۱۹۳

www.alhijazibooks.wordpress.com

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾

پیارے آقا ﷺ کی محبوب ازدواجی زندگی

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم

(نقشبندی مجددی)

www.alhijazibooks.wordpress.com

فہرست عنـــــــاوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	جنتی عورت	۸
۲	قیامت میں سب سے پہلا سوال	۹
۳	جنکو جنت کی بشارت ملی	۱۰
۴	آپ ﷺ کے بارے میں کیا سنا	۱۱
۵	پیارے نبی سفر شام پر	۱۲
۶	سفر شام سے واپسی	۱۲
۷	محبوب ﷺ کا نکاح	۱۳
۸	خاوند کے لئے مال کی قربانی	۱۴
۹	آپ ﷺ کی اولادیں	۱۵
۱۰	آقا نے کیا پسند کیا؟	۱۵
۱۱	خدیجہ الکبریٰؓ نے آقا ﷺ	۱۶
۱۲	غار حرا کی عبادت	۱۶
۱۳	پہلی وحی اور خدیجہ الکبریٰؓ کی تسلی	۱۷
۱۴	خدیجہ الکبریٰؓ آپ ﷺ	۱۸
۱۵	سب سے پہلے آپ پر کون	۱۹
۱۶	خدیجہ الکبریٰؓ پہلی نماز	۲۰
۱۷	خدیجہ الکبریٰؓ کے میٹھے بول	۲۰

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱۸	شریک حیات جب شریک غم بنی	۲۱
۱۹	خدیجہ الکبریٰؓ کا سفر آخرت	۲۲
۲۰	تین کامل عورتیں	۲۲
۲۱	اللہ کے محبوب نے کیا فرمایا؟	۲۳
۲۲	اللہ کے محبوب قبر میں خود اترے	۲۳
۲۳	جنکی یاد آقا ﷺ بھلا نہ پائے	۲۴
۲۴	جب آقا ﷺ رو پڑے	۲۵
۲۵	خدیجہ الکبریٰؓ کی سہیلیاں	۲۵
۲۶	خدیجہ الکبریٰؓ کی فضیلتیں	۲۵
۲۷	ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۲۷
۲۸	حضرت عائشہ صدیقہؓ کی دس فضیلتیں	۲۸
۲۹	حضرت عائشہ صدیقہؓ کے چند گرفضائل	۲۹
۳۰	ماں بیٹی کا مکالمہ	۳۱
۳۱	ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کا احسان عظیم	۳۲
۳۲	حضرت عائشہؓ کی محبت کا امتحان	۳۳
۳۳	حضرت عائشہؓ پاکدامنی پر اللہ کی گواہی	۳۴
۳۴	نبی اکرم ﷺ کے سبق آموز جملے	۴۰

www.alhijazibooks.wordpress.com

اللہ اللہ اللہ

اقتباس

آقا نے کیا پسند کیا؟

نبی علیہ السلام کی عمر مبارک اس وقت پچیس سال تھی اور خدیجہ الکبریٰؓ کی عمر چالیس سال تھی آج کل کے نوجوان اس سے ذرا سبق سیکھیں یہ فقط شکل وصورت کا حسن دیکھتے پھرتے ہیں جو فقط چہروں کا حسن دیکھتے پھرتے ہیں وہ یہ دیکھیں کہ اللہ رب العزت کے محبوب نے جس عورت سے پہلا نکاح فرمایا وہ اپنے سے بھی پندرہ سال عمر میں بڑی خاتون تھیں، اور ان کے دو نکاح پہلے ہو چکے تھے اور نبی علیہ السلام نے ان کی صفات کو دیکھا، بیوی نے بھی صفات دیکھیں خاوند نے بھی صفات دیکھیں اور یوں یہ نکاح ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے پھر اس نکاح کے ذریعہ سے اپنے محبوب ﷺ کو ذہنی سکون عطا فرمایا، جیسے قرآن مجید میں ہے لتسکنوا الیھا کہ تم اپنی بیویوں سے سکون پاؤ نبی علیہ السلام کو خدیجہ الکبریٰؓ سے اتنا سکون ملا اتنا سکون ملا آپ پوری زندگی اس سکون کو یاد کرتے رہے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الّذین اصطفی

امابعد!اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَاحَفِظَ اللّٰہُ

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّایَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

جنتی عورت

قرآن مجید کی ایک آیت کا یہ ٹکڑا ہے لیکن اپنے مضمون کے اعتبار سے یہ اتنا کامل ہے کہ اگر کوئی عورت اس پر عمل کرنے کا دل میں عہد کرلے تو گنتی کے چند الفاظ پر عمل کرنے سے اس عورت کے لئے جنت واجب ہوسکتی ہے اس میں تین باتیں بتائی گئی ہیں:

(۱).....فَالصّٰلِحٰت ''نیک بیویاں'' تو ہر شادی شدہ عورت کو سب سے پہلے نمبر پر نیک بننا چاہئے کیوں کہ اللہ رب العزت کا ہمارے اوپر حق ہے وہ ہمارے خالق ہیں مالک ہیں رازق ہیں رب ہیں تو اس پروردگار آقا کا ہمارے اوپر یہ حق ہے کہ ہم اس کی بندگی کریں لہذا عورت کو چاہئے کہ وہ نیکوکار بنے فَالصّٰلِحٰت نیک عمل کرنے والیاں دوڑ دوڑ کر نیکی کرنے والیاں، بھاگ بھاگ کر عمل کرنے والی نیکی کے موقع کو تلاش کرنے والیاں، نیکی کر کے تھکنے والیاں اور تھک تھک کے نیکی کرنے والیاں، ان کو فَالصّٰلِحٰت کہا جاتا ہے جس طرح بھوکا انسان روٹی کا متلاشی ہوتا ہے اس طرح نیک عورت نیکی کی متلاشی ہوتی ہے نماز وقت

www.alhijazibooks.wordpress.com

پر ادا کرے تلاوت کرے ذکر کرے اپنے رب کے ساتھ لو لگائے نیکی کو اپنا شعار بنائے جیسے ہی اپنے گھر کے کاموں سے فارغ ہو کبھی مصلے پر بیٹھ کر نماز پڑھے کبھی اللہ کے قرآن میں سکون پائے اور کبھی تسبیح کے ذریعہ اللہ کے نام کے گن گائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے والی ہو، اپنے اندر نیکی کی صفات رکھنے والی ہو تو ایسی عورتوں کو کہا جاتا ہے فالصالحات نیک عورتیں۔

(۲).....قنتات، قنتات کہتے ہیں وہ عورتیں جو ہر طرف سے ہٹ کٹکے اپنی پوری توجہ اپنے خاوند پر مرکوز کر لیں، جن کی توجہ کا قبلہ ایک بن جائے جو اپنی ذات کے لئے اپنے خاوند کی ہو کر رہ جائیں اپنے خاوند سے بے پناہ محبت کرنے والیاں اپنے خاوند سے ٹوٹ کر پیار کرنے والیاں، اپنے خاوند پر جان دینے والیاں، اپنے خاوند کی خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دینے والیاں، ہر وقت اپنے خاوند کی خدمت میں لگی رہنے والیاں، اپنے خاوند کو سکھ پہنچانے والیاں، اپنے خاوند کے دل کو خوش کرنے والیاں، ایسی عورتوں کو قنتات کہا جاتا ہے۔

(۳).....اور تیسری صفت فرمائی ﴿ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴾ کہ غیب میں جو اللہ نے ان کو حفاظت کا حکم دیا اس کی حفاظت کرنے والیاں، اس سے مراد ہے کہ اپنی عزت اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والیاں، اپنی عزت کی بھی حفاظت کریں اور خاوند کے مال کی بھی حفاظت کریں اور اپنے بچوں کی بھی حفاظت کریں یہ تین صفتیں اگر کسی عورت میں آجائیں تو ایسی عورت کو جنتی عورت کہا جاتا ہے۔

قیامت میں سب سے پہلا سوال

حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عورت سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھیں گے اور اس کے بعد پوچھیں گے کہ کیا تیرا خاوند تجھ سے راضی تھا اگر اس کا خاوند اس سے راضی ہوا تو اس عورت کے لئے جنت

www.alhijazibooks.wordpress.com

کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ آرام سے جنت میں چلی جائے گی تو گویا پوری زندگی اگر اس آیت کے مطابق بنالیں تو عورت کے لئے جنت میں جانا بہت آسان ہے۔

مردوں کے لئے تو حکم یہ کہ قرآن پڑھیں اور پورے قرآن کے جتنے بھی مسائل ہیں ان پر عمل کریں، پوری شریعت پر عمل کر کے دکھائیں، اپنی زندگی میں لاگو کریں، جہاں رہتے ہیں اردگرد میں لاگو کریں، امر بالمعروف نہی عن المنکر کریں، پھر جا کر ان کی بخشش ہوگی اور عورت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ کتنا آسانی والا کہ اس کو ایسی چیز بتادی کہ جس کو وہ مصلے پر کر سکتی ہے نرم بستر پر کر سکتی ہے، گھر کی چاردیواری میں کر سکتی ہے، عورت اگر چاہے کہ میں اپنے اللہ کو مناؤں تو اسے گھر کی چاردیواری سے نکلنے کی کبھی بھی ضرورت پیش نہیں آتی، چاردیواری کے اندر رہتے ہوئے وہ اپنے مالک کو راضی کر سکتی ہے، تو دیکھئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی منزل عورت کے لئے چند قدم کا فاصلہ ہے، اپنے بستر پر اپنے خاوند کو راضی کر لے اور اپنے مصلے پر اپنے رب کو راضی کر لے تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

جنکو جنت کی بشارت ملی

چنانچہ اگر ہم اس امت کی عظیم عورتوں کی زندگیوں کو دیکھیں جن کو جنت کی بشارتیں مل چکی تو یہ تینوں صفتیں ان کی زندگی میں بہت نمایاں نظر آئیں گی یہ عاجز آج کی اس محفل میں صرف دو مثالیں پیش کرتا ہے اور وہ مثالیں امہات المومنین جو امت کی مائیں کہی جاتی ہیں ان کی مثالیں ہیں عورتوں کو چاہئے کہ وہ انہیں گوش ہوش سے سنیں کہ امت کی مائیں جن کو دنیا میں جنت کی بشارت ملی نبی علیہ السلام کی زبان مبارک سے ان کی زندگی اس آیت سے کس طرح مطابق تھی۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

ام المؤمنین

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ازدواجی زندگی

یہ مکہ مکرمہ کی ایک بڑے باعزت قبیلہ کی خاتون تھیں، اللہ تعالیٰ نے مال و دولت بہت زیادہ دیا تھا عقل اور سمجھ اللہ تعالیٰ نے بہت ہی زیادہ دی تھی، اللہ رب العزت نے ان کو اخلاق حمیدہ عطا کئے تھے، چنانچہ ان کی ایک شادی ہوئی خاوند فوت ہو گئے پھر نکاح ہوا، پھر ایسا ہی ہوا تو یہ اپنے مال کو تجارت میں استعمال کرتی تھیں اور شہر میں ان کو کوئی اچھا بندہ نظر آتا تو اس کو اپنا مال دے کر تجارت کے لئے بھیجتیں اور اس تجارت سے ان کو نفع ہوتا۔

یہ اپنے وقت کی بڑی امیر خاتون تھیں مکہ مکرمہ میں جو بھی ان کا نام لیتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ یہ بہت ہی باعزت اور مالدار اور فضل و کمال رکھنے والی خاتون ہے، ان کا لقب طاہرہ پڑ گیا تھا، اب ذرا سوچئے کہ زمانہ جاہلیت میں جب کہ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، جب کہ عورتیں بازار میں بکا کرتی تھیں ان کی قیمت لگا کرتی تھی، اس وقت میں اس خاتون کو اس ماحول میں طاہرہ کے نام سے پکارا جاتا تھا، طاہرہ کا مطلب ہوتا ہے پاکیزہ، پاک زندگی گذارنے والی، تو اس لقب سے ہی ان کی عظمت سامنے آتی ہے۔

آپ ﷺ کے بارے میں کیا سنا

ان کو پتہ چلا نبی علیہ السلام کے بارے میں کہ محمد ﷺ نامی ایک نوجوان ہے، اپنی دیانت امانت صداقت میں وہ بہت معروف ہے، لوگ اس کو بہت پسند کرتے ہیں، تو انہوں نے نبی علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ آپ میرا مال لے کر تجارت کے لئے شام جائیں اور جتنا میں عام لوگوں کو پیسے دیتی ہوں آپ کو میں دوگنے پیسے دوں گی، نبی علیہ السلام نے اپنے چچا ابو طالب سے اس کا تذکرہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

کیا تو انہوں نے کہا کہ بھتیجے یہ رزق ہے جو تمہارے لئے اللہ رب العزت نے بھیجنے کا سبب بنایا۔

پیارے نبی سفر شام پر

چنانچہ ان کے مشورے پر نبی علیہ السلام نے شام کا سفر فرمایا، تو اس خاتون نے اپنا ایک غلام جس کا نام میسرہ تھا اس کو نبی علیہ السلام کے ساتھ کر دیا، اور اس کے ذمہ لگایا کہ اس پورے سفر کی کارگزاری تم نے واپس آ کر مجھے سنانی ہے، نبی علیہ السلام سفر میں تشریف لے گئے اور اس سفر میں پھر ایک راہب سے بھی ملاقات ہوئی اور اس نے آپ کو بتایا کہ آپ اللہ کے نبی بنیں گے پھر جو سامان تجارت تھا اس کو نبی علیہ السلام نے اتنا صحیح صحیح بیچا کہ غلام بھی حیران ہو گیا، آپ کی صداقت پر آپ کی دیانت پر پھر آپ نے وہاں سے دوسرا مال خریدا اور واپس تشریف لے آئے اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ خدیجہؓ اپنے مال تجارت کو پہلے بھیجتی تھیں تو جتنا نفع اس میں ہوتا تھا اس دفعہ نفع اس سے کئی گنا زیادہ ہوا، دیکھئے مال پرایا تھا لیکن نبی علیہ السلام کے پاس صداقت اپنی تھی دیانت اپنی تھی ذہانت اپنی تھی ان صفتوں کو جب آپ نے پرائے مال پر لگایا اللہ نے اس کے لئے اتنا فائدہ مند بنا دیا تو اگر آج کوئی آدمی اپنے مال پر ان صفتوں کو لگائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو کیوں نہیں رزق میں برکت عطا فرمائے گا۔

سفر شام سے واپسی

جب سفر سے واپس آئے تو میسرہ نے پورے سفر کے حالات سنائے کار گذاری سنائی، خدیجہ الکبریٰؓ بڑی سمجھدار تھیں انہوں نے اس نوجوان کے اندر بہت عظمت کے نشان ڈھونڈ لئے اس وقت کہ جب کسی کو وہم و گمان بھی نہیں تھا اس نیک خاتون نے اس نوجوان کے اندر بہت عظمتیں پالیں، حتیٰ کہ اس کے دل کے اندر خیال آیا کہ اگرچہ یہ غریب گھر کا بچہ ہے مگر صفات انسانی سے مالا

www.alhijazibooks.wordpress.com

مال ہے، لہذا کیوں نہ میں اس کو شریک زندگی بناؤں اپنے سر کا تاج بناؤں، چنانچہ ان کی ایک سہیلی تھی ان کا نام تھا نفیسہ تو خدیجہ نے اپنی سہیلی نفیسہ کو اپنے دل کا راز بتایا کہ میں چاہتی ہوں کہ یہ نوجوان اتنے اچھے اخلاق والا عادات والا ہے کہ میں ان کی شریکۂ حیات بن کر رہوں میرے پاس دنیا کا مال ہے اور ان کے پاس حسن خلق کی دولت ہے، تو اس کا کوئی سبب بن جائے تو کتنا اچھا، نفیسہ سمجھدار نوجوان لڑکی تھی وہ کہنے لگی کہ میں تمہاری بات کا راستہ ہموار کرتی ہوں چنانچہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اے محمد ﷺ آپ جوان العمر ہیں آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پاس تو ابھی نکاح کے وسائل ہی نہیں ہیں، تو اس نے آگے سے کہا کہ اگر کوئی سبب بنے تو کیا آپ راضی ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں چنانچہ جب آپ ﷺ نے خدیجہ کے بارے میں ہاں کر دی تو وہ خوشی خوشی واپس آئی اور اس نے آ کر کہا خدیجہ کو کہ تمہاری مراد پوری ہوگئی اب اس کے لئے باضابطہ طریقہ اختیار کر لو، چنانچہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے اپنے چچا کو اپنے دل کا راز بتلا دیا کہ میں نکاح کرنا چاہتی ہوں اور میری نظر میں اس نوجوان سے بڑھ کر اور کوئی بہتر دنیا میں پرپوزل نہیں، تو ان کے چچا نے ابوطالب سے رابطہ کیا چچا ابوطالب بہت خوش ہوئے کہ میرے بھتیجے کے لئے عرب کی بہترین عورت کا رشتہ آیا۔

محبوب ﷺ کا نکاح

چنانچہ نکاح کے لئے ایک جگہ پر اکٹھے ہوئے اس موقع پر ابوطالب نے حیران کن خطبہ پڑھا اور اس میں انہوں نے اپنے بھتیجے یعنی نبی علیہ السلام کے ایسے فضائل بیان کئے ایسی صفتیں بیان کیں، کہ حق ادا کر دیا اور پھر یہ کہا کہ میرے اس بھتیجے کے نکاح کے لئے آپ جو بھی چاہیں مہر مقرر کریں ادا کرنے لئے میں تیار

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہوں اس کے بعد خدیجہ کے چچا نے کہا کہ یہ وہ نر ہے جسے ناک میں زخم نہیں لگایا جاتا یہ عربوں کے اندر ایک مقولہ تھا کہ جو اونٹ باندھنے کے قابل ہوتا اس کے ناک میں سراخ کر کے اس کو ایک جگہ باندھ دیتے تھے اور جو اچھی نسل کا خوبصورت اونٹ ہوتا اس کے باندھنے کی ضرورت نہیں تھی اس کو ریوڑ میں ویسے ہی چھوڑ دیتے تھے کہ یہ جہاں چاہے پھرے انہوں نے نبی علیہ السلام کے بارے میں یہ اس وقت کا مقولہ استعمال کیا کہ یہ نوجوان وہ نر ہے کہ جس کے ناک میں زخم نہیں لگایا جاتا یعنی ہم اس کے لئے مہر کی کوئی شرط نہیں لگائیں گے، چنانچہ نبی علیہ السلام کا نکاح ہوا اور آپ کے چچا نے اس مہر میں بیس جوان اونٹ ادا کر دیئے جن کو اسی وقت ذبح کر کے پورے شہر کی دعوت کر دی گئی۔

چنانچہ خدیجۃ الکبریٰؓ جب نبی علیہ السلام کے نکاح میں آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ اللہ رب العزت کے محبوب اکیلے ہیں اور آپ کے گھر کی خدمت کے لئے تو میں خود ہوں باہر کی خدمت کے لئے کوئی نہیں تو انہوں نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنا ایک غلام جس کا نام زید بن حارثہ تھا اس کو نبی علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کر دیا ہبہ کر دیا، اب دیکھئے کہ نیک بیویاں اپنے خاوند کا دل کیسے جیت لیتی ہیں، تو گھر کی خدمت اپنے ذمہ رکھی اور باہر کی خدمت کے لئے اپنا غلام دے دیا۔

خاوند کے لئے مال کی قربانی

جب یہ نکاح ہوا تو پورے مکہ میں باتیں چلنے لگ گئیں کہ دیکھو یہ نوجوان غریبوں میں سب سے غریب اور یہ عورت امیروں میں سب سے امیر اور ان کا آپس میں نکاح ہو گیا، خدیجۃ الکبریٰؓ کو جب یہ بات پہنچی تو انہیں یہ برا لگا کہ لوگ میرے خاوند کو سب سے غریب کہیں، چنانچہ انہوں نے کیا کیا اپنا جتنا بھی مال تھا کل مال نبی علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کر دیا، آپ کی ملک کر دیا، چنانچہ لوگ

www.alhijazibooks.wordpress.com

حیران ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو محمد ﷺ جیسا امیر نوجوان مکہ میں نہیں اور خدیجہ جیسی قربان ہونے والی بیوی کی مثال پورے قبیلے میں نہیں، تو دیکھئے کہ نیک بیویاں اپنے خاوندوں پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دیتی ہیں یوں خاوند کے دلوں پر پھر وہ حکومت کرتی ہیں، خاوندوں کے دلوں میں ان کی یادیں ہوتی ہیں۔

آپ ﷺ کی اولادیں

چنانچہ نبی علیہ السلام کو ان کے مال سے بہت فائدہ ہوا اور آپ نے اس مال کو خیر کے کام کے لئے استعمال کیا، شادی کے بعد پھر اولادیں ہونے لگیں تو سب سے پہلے آپ کے یہاں بیٹا ہوا جس کا نام آپ نے قاسم رکھا اور نبی علیہ السلام کی کنیت ابوالقاسم مشہور ہوئی، پھر اس کے بعد بیٹیاں ہوئیں زینب، رقیہ، ام کلثوم، اور ایک اور بیٹا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اس کو طیب اور طاہر بھی کہا گیا اور ایک بیٹی ہوئی جن کو فاطمہ کہا، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ آپ کے جتنے بیٹے تھے وہ بچپن ہی میں وفات پا گئے اور آپ کی چار بیٹیاں زندہ رہیں اور ان چار میں سے بھی تین بیٹیاں آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئیں اور سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ جو آپ کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی تھیں آپ کی وفات کے چھ مہینے بعد اس دنیا سے وہ بھی رخصت ہو گئیں۔

آقا نے کیا پسند کیا؟

نبی علیہ السلام کی عمر مبارک اس وقت پچیس سال تھی اور خدیجۃ الکبریٰؓ کی عمر چالیس سال تھی آج کل کے نوجوان اس سے ذرا سبق سیکھیں یہ فقط شکل وصورت کا حسن دیکھتے پھرتے ہیں جو فقط چہروں کا حسن دیکھتے پھرتے ہیں وہ یہ دیکھیں کہ اللہ رب العزت کے محبوب نے جس عورت سے پہلا نکاح فرمایا وہ اپنے سے بھی پندرہ سال عمر میں بڑی خاتون تھیں، اور ان کے دو نکاح پہلے ہو چکے تھے اور نبی علیہ السلام نے ان کی صفات کو دیکھا، بیوی نے بھی صفات دیکھیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

خاوند نے بھی صفات دیکھیں اور یوں یہ نکاح ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے پھر اس نکاح کے ذریعہ سے اپنے محبوب ﷺ کو ذہنی سکون عطا فرمایا، جیسے قرآن مجید میں ہے لتسکنوا الیھا کہ تم اپنی بیویوں سے سکون پاؤ نبی علیہ السلام کو خدیجہ الکبریٰؓ سے اتنا سکون ملا اتنا سکون ملا آپ پوری زندگی اس سکون کو یاد کرتے رہے۔

خدیجہ الکبریٰؓ نے آقا ﷺ میں کیا محسوس کیا

چنانچہ جب نبی علیہ السلام کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب ہوئی تو چھ مہینے ایسے گذرے کہ آپ ﷺ کو خواب آتا اور وہ دن میں پورا ہو جاتا اس کو رؤیائے صادقہ کہتے ہیں (سچے خواب) پورے مہینہ آپ خواب دیکھتے وہ سچا ہو جاتا انہیں خوابوں کے ذریعہ سے خدیجہ الکبریٰؓ کا دل اس بات کو جان گیا تھا کہ آپ ایک عظیم ہستی ہیں اور آپ سے اللہ تعالیٰ کو کام لینا ہے، یہ بیوی ہوتی ہے جو خاوند کی پوشیدہ صلاحیتوں کو جان کر اس کی عظمت کی معترف ہوتی ہے، آج کل کی بیویاں تو اپنی آنکھوں سے بھی اپنے خاوند کی خوبیاں دیکھیں تو ان کو نظر انداز کر دیتی ہیں یہ وہ بیوی تھی کہ جو خوبیاں ابھی ظاہر نہیں ہوئیں ان کو پہچان کر پہلے سے ہی ان کی عظمت اپنے دل میں مان چکی تھی۔

غار حرا کی عبادت

چنانچہ نبی علیہ السلام جب عبادت کے لئے تشریف لے جاتے غار حرا میں تو کبھی کبھی حضرت خدیجہ الکبریٰؓ پیچھے آپ کو پانی اور روٹی دینے کے لئے وہاں جاتی تھیں اکثر و بیشتر تو نبی علیہ السلام پورے ہفتے کے لئے کچھ روٹی اور پانی ساتھ لے جاتے تھے، نبی علیہ السلام کا عبادت کا یہ شوق اتنا زیادہ ہوا کہ ایک ایک ہفتہ آپ وہاں قیام فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے خدیجہ الکبریٰؓ نے کبھی بھی یہ اعتراض نہ کیا کہ آپ گھر سے کیوں چلے جاتے ہیں؟ وہ سمجھتی تھیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

کہ آپ اپنے رب کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور یہ ایک نیکی کی بات ہے اور بیوی کو چاہئے کہ وہ نیکی میں معاون بنے رکاوٹ نہ بنے۔

پہلی وحی اور خدیجۃ الکبریٰؓ کی تسلی

پھر ایک وہ دن آیا جب جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آئے اور انہوں نے نبی علیہ السلام کو آ کر کہا ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ چونکہ نبی علیہ السلام نے اس سے پہلے کبھی پڑھا نہیں تھا تو آپ نے آگے سے جواب میں فرمایا (ماانابقاری) میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں، تو انہوں نے نبی علیہ السلام کو اپنے سینہ سے لگایا اور خوب اچھی طرح دبایا، یہاں محدثین نے لکھا کہ یہ بھی حصول فیض کا ایک طریقہ ہے اسی لئے اللہ والوں کے ساتھ جب مرد لوگ معانقہ کرتے ہیں تو کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ ایک سینہ سے فیض دوسرے سینہ میں ڈال دیتے ہیں، جب تین مرتبہ ایسا ہوا تو اس کے بعد نبی علیہ السلام نے پڑھنا شروع کر دیا مگر کیوں کہ نبی علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام کو اپنی اصلی حالت میں دیکھا تھا اور یہ کیفیت پہلی مرتبہ ہوئی تھی تو آپ ﷺ پر ایک خوف سا طاری تھا، یہ ایک فطری اور طبعی سی چیز ہے کہ کوئی بھی غیر معمولی بات پیش آئے تو انسان فطری طور پر تھوڑی دیر کے لئے گھبرا جاتا ہے، تو آپ ﷺ جب اپنے گھر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا زملونی زملونی، مجھے کمبل اڑھادو کمبل اڑھادو، آپ کی اہلیہ صاحبہ نے آپ کو بستر پر لٹا کر آپ پر کمبل ڈالدیا اور جب کمبل ڈال دیا تو پھر قریب آ کر آپ سے پوچھا اے میرے محبوب آپ کو کیا محسوس ہو رہا ہے؟ آپ نے فرمایا خشیت علی نفسی مجھے لگتا ہے کہ کہیں میری جان ہی نہ چلی جائے تو جب نبی علیہ السلام نے یہ الفاظ کہے تو اہلیہ صاحبہ جو آپ کی عاشقہ تھیں قدر دان تھیں انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر کہا: کلا ہرگز نہیں و اللہ، اللہ کی قسم (لایخزیك الله) اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں فرمائیں گے، پھر انہوں نے اس بات پر دلیل دی اور دلیل

www.alhijazibooks.wordpress.com

میں کہنے لگیں کہ (اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ)، آپ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں، وَتَقْرِی الضَّیْفَ مہمان نوازی کرنے والے ہیں، وتکسب المعدوم جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا ان کو کما کر دینے والے ہیں، وتُعِیْنُ علی نوائب الحق، اور نیک کاموں میں آپ دوسروں کے مددگار بننے والے ہیں کیونکہ آپ کے اندر یہ صفات ہیں ایسی صفات والے بندے کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں فرمائیں گے، یہ دیکھئے کہ نیک بیوی کی صفت کیسی ہوتی ہے، کہ پہلے وہ کیا جو خاوند نے کہا، یعنی کہا کمبل اڑھا دیا اور پھر پاس بیٹھ پیار بھری آواز سے میٹھے میٹھے لفظوں سے ایسی تسلی کی باتیں کہیں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے دل کا جو غم تھا وہ ختم ہو گیا، یہ نیک بیویاں ہوتی ہیں اور یوں وہ اپنے خاوند کے دل جیتا کرتے ہیں، خاوند کے دل لڑائی سے نہیں جیتے جاتے، تلوار سے نہیں جیتے جاتے پیار کے ذریعہ سے جیتے جاتے ہیں، جو عورت اپنے خاوند کا دل پیار سے نہیں جیت سکی وہ تلوار سے بھی اپنے خاوند کا دل نہیں جیت سکتی، تو نبی علیہ السلام کو بہت تسلی ہو گئی۔

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو کہاں لے گئیں

مگر بیوی ایسی کہ اتنے پر ہی اس نے کام کو ختم نہیں کیا جب اگلا دن ہوا تو ان کے ایک چچازاد بھائی تھے جو تورات کے بڑے ماہر تھے، عبادت گذار تھے، یہ نبی علیہ السلام کو لے کر وہاں تشریف لے گئیں اور وہاں جا کر کہا کہ اسمع لابن اخیك کہ اپنے بھائی کے بیٹے سے پوچھیں کہ ان کو کیا معاملہ پیش آیا، تو ورقہ بن نوفل نصرانی تھے اور عبرانی زبان جانتے تھے چنانچہ انہوں نے پوچھا اور پھر کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آتا تھا آپ پر آیا ہے تو آپ تو اللہ کے نبی ہیں اور پھر تورات میں جو نشانیاں لکھی ہوئی تھیں وہ بتائیں کہ آپ کی قوم آپ کی مخالفت کرے گی اور ایک وقت آئے گا کہ آپ کی قوم شہر سے نکال

www.alhijazibooks.wordpress.com

دے گی اس پر نبی علیہ السلام نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا مجھے نکال دیا جائے گا؟ انہوں نے کہا ہاں، اے کاش اس وقت اگر میں زندہ ہوتا تو میں آپ کی مدد کرتا تاہم نبی علیہ السلام کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ جو کچھ معاملہ ہوا یہ وحی کا تھا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام مجھے ملا ہے۔

سب سے پہلے آپ پر کون ایمان لایا؟

خدیجۃ الکبریٰؓ نبی علیہ السلام کو گھر لے کر آئیں اور انہوں نے گھر میں آ کر نبی علیہ السلام پر ایمان لا کر ایک بہت بڑی فضیلت پالی تو دیکھیں جب تاریخ بن رہی ہوتی ہے اس وقت تسلیم کر لینا یہ بڑی فضیلت ہوتی ہے جب تاریخ بن جاتی ہے پھر تو دشمن بھی مان لیا کرتے ہیں، خدیجۃ الکبریٰؓ کی یہ بہت بڑی صفت تھی کہ جب پوری دنیا میں اللہ رب العزت کے محبوب کا کوئی ساتھی نہیں تھا آپ کی تصدیق کرنے والا کوئی نہیں تھا اس وقت آپ کی اہلیہ صاحبہ نے کلمہ پڑھا اور آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں، چنانچہ کلمہ پڑھنے میں یہ خاتون پوری امت میں سب سے بازی لے گئیں، اور یہی نہیں کہ وہ خود ایمان لے آئیں بلکہ انہوں نے گھر کے اندر ماحول ایسا بنا رکھا تھا اور اپنے خاوند کی عزت اتنی بنا رکھی تھی کہ گھر کے چھوٹے بھی ایمان لے آئے چنانچہ ان کا غلام زید بن حارثہ غلاموں میں سب سے پہلے ایمان لے آئے اور حضرت علیؓ ان دنوں نبی علیہ السلام کی کفالت میں تھے ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد جو نبی علیہ السلام سے بہت محبت کرتی تھیں اور اس نے والدہ کی طرح ان کو پالا تھا اور وہ بھی دل میں سمجھ گئی تھیں کہ یہ عظیم انسان ہے تو اس نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹے کو نبی علیہ السلام کی مصاحبت میں دے دیا تھا چنانچہ آپ خدیجۃ الکبریٰؓ کے پاس اس وقت رہتے تھے تو بچوں میں حضرت علیؓ ایمان لے آئے تو دیکھئے کہ فقط خود ہی ایمان نہیں لے آئیں بلکہ گھر کا ماحول ہی ایسا بنایا کہ گھر کے چھوٹے بھی ایمان

www.alhijazibooks.wordpress.com

لے آئے، پھر اس کے بعد صدیق اکبرؓ کو پتہ چلا تو آزاد مردوں میں سب سے پہلے صدیق اکبرؓ ایمان لے آئے پھر آپ کی بیٹیاں بھی آپ پر ایمان لے آئیں تو اس سے اندازہ لگائیے کہ نیک بیویاں اپنے خاوند کو کیسے گھر میں عزت دیتی ہیں۔

خدیجۃ الکبریٰؓ کی پہلی نماز

نبی علیہ السلام کچھ عرصہ کے بعد ایک جگہ تشریف لے گئے تو وہاں جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نبی علیہ السلام کو چشمہ پر وضو کرنا سکھایا اور پھر نماز پڑھنا سکھایا، یہ شروع میں جب کامل نماز فرض نہیں ہوئی تھی اس وقت کی بات ہے، عبادت سکھائی چند رکعت صبح پڑھنی، چند رکعت شام پڑھنی، نبی علیہ السلام گھر تشریف لائے اور آپ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے فرمایا کہ مجھے اس طرح جبرئیل علیہ السلام نے وضو کرنا سکھایا اور نماز پڑھنا سکھایا یہ ایسی نیک بیوی تھی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو نماز پڑھتے دیکھا تو ویسا ہی وضو کیا اور نبی علیہ السلام کے پیچھے پھر اسی طرح نماز ادا کی تو ان کو جو فضیلتیں حاصل ہیں ان میں ایک فضیلت تو یہ کہ ایمان لانے میں بھی سب سے آگے تھیں اور اس امت میں سب سے پہلے نماز پڑھنے میں بھی سب سے آگے نکل گئیں۔

چنانچہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ نبی علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ آئے انہوں نے وضو کیا نماز پڑھی پھر میں نے ایک خاتون کو دیکھا تو انہوں نے بھی بالکل اسی طرح کیا، پھر ایک بچے کو دیکھا اور وہ بچے علی المرتضیٰ تھے انہوں نے بھی اسی طرح نماز پڑھی۔

خدیجۃ الکبریٰؓ کے میٹھے بول

جب نبی علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ فرمایا تو قریش مکہ سب کے سب خلاف ہو گئے اور انہوں نے نبی علیہ السلام کو تکالیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت

www.alhijazibooks.wordpress.com

نہیں کیا، اللہ تعالیٰ کے محبوب بہت غمزدہ ہوتے جب بھی گھر تشریف لاتے، آپ کی اہلیہ صاحبہ اپنے میٹھے بول سے، محبت بھری باتوں سے اللہ کے محبوب سے یہ کہتیں کہ آپ یہ تو بتائیں کہ کون سے رسول ہیں کہ جن کی قوم نے ان کی مخالفت نہیں کی، آپ کی بھی اگر لوگ مخالفت کرتے ہیں تو یہ کونسی بڑی بات ہوئی، جب یہ بات وہ کہتیں تو نبی علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ سن کر میرے دل کو تسلی ہو جاتی تھی، دیکھو یہ ہے ازدواجی زندگی، کہ باہر سے غمزدہ خاوند گھر آئے اور بیوی اپنی پیار بھری محبت بھری باتوں سے خاوند کے غم کو دور کر دے اور آج کل تو ہنستا مسکراتا خاوند گھر آتا ہے اور بیوی اس سے جنگ کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہوتی ہے، پھر کہتی ہیں کہ خاوند ہماری بات نہیں سنتے ہماری بات نہیں مانتے کوئی تعویذ مل جائے کہ خاوند ہماری مٹھی میں آجائے۔

شریک حیات جب شریک غم بنی

اسی دوران تین سال کے لئے قریش مکہ نے نبی علیہ السلام کے ساتھ مقاطعہ کر لیا، لین دین ہر طرح سے بند کر کے سول بائی کاٹ کر دیا، تو نبی علیہ السلام ایک گھاٹی تھی جس کا نام شعب ابی طالب تھا وہاں آگئے اب بیوی کی عظمت دیکھیں یہ تو امیر گھرانے کی تھیں اور ان کا تو خاندان بڑے گھرانے کا تھا یہ اگر چاہتیں تو اپنے میکے چلی جاتیں اور میکے جا کر عیش و آرام کی زندگی گذارتیں اور یہ کہہ سکتی تھیں کہ آپ جانیں اور آپ کا مشن جانے مگر یہ وفادار بیوی تھی اس بیوی نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں چنانچہ وہ بھی شعب ابی طالب میں گئیں اور اتنی ناز و نعمت کی پلی ہوئی عورت وہاں پر کئی کئی دن فاقہ میں گذارتیں، یہ صفت ہوتی ہے بیوی کی کہ خاوند کے غم کو اپنا غم سمجھتی ہے خاوند کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتی ہے، اب یہ جو دکھ انہوں نے جھیلا یہ اختیاری تھا اگر یہ چاہتی تو اپنے میکے سے مدد لے سکتی تھیں اپنے میکے والوں کے پاس جا کر ٹھہر سکتی تھیں مگر نہیں وہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

سمجھتی تھیں کہ بیوی کو اپنے خاوند کے ساتھ کیسے ہونا چاہئے چنانچہ تین سال ایسی حالت میں گذارے کہ کئی کئی دن کھانے کو کچھ نہ ملتا، پینے کو کچھ نہ ملتا، یہ بہت مشقت کا وقت تھا مگر انہوں نے اپنے خاوند کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سفر آخرت

بالآخر جب وہاں سے باہر نکلے تو پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ہجرت سے تین سال پہلے پینسٹھ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوگیا، نبی علیہ السلام کو بہت بڑا دکھ ہوا، اس سال میں آپ کے چچا بھی فوت ہوئے اور آپ کی اہلیہ بھی فوت ہوئیں، تو نبی علیہ السلام نے اس سال کا نام عام الحزن رکھا غم کا سال دیکھیں یہ ہوتی ہیں اچھی بیویاں کہ اگر فوت ہوجائیں تو خاوند اس کو حزن کا سال کہے اس کو نجات کا سال نہ کہے جیسے آج کل کی کوئی عورت ہو تو اس کا خاوند سمجھتا ہے کہ میری جان چھوٹ گئی تو نیک بیویوں کی پہچان دیکھئے کہ نبی علیہ السلام نے اس کا نام عام الحزن رکھا۔

تین کامل عورتیں

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مردوں میں تو بہت لوگ کامل گذرے مگر عورتوں میں تین عورتیں بہت کامل گذریں۔

۱.....ایک بی بی مریم علیہ السلام

۲.....آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی اور

۳.....ایک خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی زوجہ ان تین عورتوں کا نام لیا کہ یہ تین عورتیں بہت کامل گذریں، اب ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان تین عورتوں کا نام کیوں لیا گیا؟ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر کو جزائے خیر دے انہوں نے علوم و معارف کے دریا بہادئے، ایک ایک نکتہ کو کھول کھول کر بیان کردیا تو انہوں نے یہاں ایک نکتہ لکھا وہ فرماتے ہیں کہ یہ تینوں وہ عورتیں تھیں کہ جنہوں

www.alhijazibooks.wordpress.com

نے اپنی زندگی میں وقت کے نبی علیہ السلام کی کفالت کی اور پھر خود اسی نبی پر ایمان لے آئیں۔

چنانچہ بی بی مریم کو دیکھیں انہوں نے ایک بچے کو اپنی گود میں پالا اور پھر اسی بچے کو نبی تسلیم کیا، یہ چھوٹی سی بات نہیں ہوتی۔

آسیہ بنت مزاحم کو دیکھیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے گھر میں پالا ان کی آنکھوں کے سامنے پلنے والا بچہ انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تو بچہ ہے نہیں جب اللہ کی نعمت اس پر آئی تو انہوں نے حقیقت کو تسلیم کر لیا اور موسیٰ پر ایمان لے آئیں

اور تیسری خدیجۃ الکبریٰ ؓ کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے اس وقت نکاح کیا جب کہ نبی علیہ السلام غربت کے عالم میں تھے تنہائی کے عالم میں تھے انہوں نے اولاً اپنے مال سے، اپنی خدمت سے نبی علیہ السلام کو مضبوط کیا اور جب اللہ کے محبوب کو نبوت ملی تو انہوں نے پھر حقیقت کو تسلیم کر لیا، تو گویا ان تینوں عورتوں میں یہ ایک خاص چیز پائی جاتی ہے کہ یہ حقیقت کو تسلیم کرنے والی عورتیں تھیں، کیا آج کی عورتیں حقیقت کو تسلیم کرتی ہیں؟

اللہ کے محبوب نے کیا فرمایا؟

اللہ کے محبوب نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے کیا آج کی عورتیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر تیار ہیں تو یہ آج اپنے دل میں عہد کر لیں کہ ہم آج کے بعد اپنے خاوند کے دل کو غمزدہ نہیں کریں گی، بلکہ غمزدہ اور پریشان خاوند کے دل کو خوش کرنے کے لئے ہم اپنا سب کچھ اس کو پیش کر دیں گیں، آپ بھی حقیقت کو تسلیم کرنے کی عادت ڈالئے آپ کو بھی عظیم عورتوں میں قیامت کے دن شمار کر لیا جائے گا، جس کو اللہ رب العزت نے فضیلت دی

www.alhijazibooks.wordpress.com

آپ اگر اپنے گھر میں اس کو فضیلت دیں گی تو اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر اللہ رب العزت کے یہاں آپ کو بہت اجر ملے گا۔

اللہ کے محبوب قبر میں خود اترے

چنانچہ نبی علیہ السلام نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے لئے جس کو آج کل جنۃ المعلی کہا جاتا ہے پہاڑوں کی ایک وادی ہے وہاں پر قبر کھودی اور دفن کے لئے خود اندر تشریف لے گئے۔

پانچ صحابہ اور صحابیات ہیں کہ جن کی قبر میں اللہ رب العزت کے محبوب خود اترے جن میں سے ایک خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں باقی تفصیل اگر میں کروں تو وقت کم ہے میں اپنا عنوان پورا نہیں کر سکوں گا۔

جنکی یاد آقا ﷺ بھلا نہ پائے

نبی علیہ السلام اکثر خدیجۃ الکبریٰؓ کو یاد کیا کرتے تھے عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے کبھی کسی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا کہ مجھے خدیجۃ الکبریٰؓ پر رشک آیا کہ وہ بوڑھی ہوگئی تھیں مگر اس کے باوجود اللہ کے نبی علیہ السلام ان کو یاد کرتے تھے اور آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آجایا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے کہہ دیا اے اللہ کے نبی علیہ السلام آپ اس بوڑھی عورت کو یاد کرتے ہیں جب کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر بیوی دیدی یعنی اپنی طرف اشارہ کرتی تھیں کہ میں کم عمر ہوں جوان العمر ہوں خوبصورت ہوں، تو میں اس طرف اشارہ کرتی کہ اللہ کے محبوب آپ اس بڑھیا کو یاد کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر نعمت دیدی تو اللہ کے محبوب کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا عائشہ مجھے خدیجہ کے بارے میں اذیت نہ دینا اس لئے کہ۔

.....خدیجہ نے اس وقت میرا ساتھ دیا جب ساری دنیا نے میری مخالفت کی،

www.alhijazibooks.wordpress.com

.....خدیجہ نے میری اس وقت تصدیق کی جب پوری دنیا میں میری تصدیق کرنے والا کوئی نہ تھا،

.....خدیجہ کے ذریعہ سے مجھے اللہ نے اولاد دی، چنانچہ میں یہ سمجھ گئی کہ آج کے بعد خدیجہ کے معاملہ میں کوئی بات نہیں کرنی۔

جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام رو پڑے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہالہ بنت خویلد جو خدیجہؓ کی بہن تھیں وہ کبھی بھی مدینہ آیا کرتی تھیں تو ایک مرتبہ وہ میرے پاس بیٹھی گفتگو کر رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب باہر سے گھر میں آئے تو چونکہ بہنوں کی آوزیں ملتی ہیں تو نبی علیہ السلام کے کانوں جب ہالہ کی آواز پہنچی تو آپ کو خدیجۃ الکبریٰؓ یاد آگئی اور نبی علیہ السلام کی مبارک آنکھوں سے آنسو آگئے،

ٹپک پڑتے ہیں آنسو جب تمہاری یاد آتی ہے

یہ ہوتی ہے بیوی کہ ایسی دل میں یادیں چھوڑے کہ اگر فوت بھی ہو جائے تو خاوند یاد کرے تو آنکھوں سے آنسوؤں کے ساتھ محبت کی تصدیق ہو جائے۔

خدیجۃ الکبریٰؓ کی سہیلیاں

چنانچہ نبی علیہ السلام جب کبھی کوئی قربانی کرتے تو ہمیشہ اس کا گوشت خدیجۃ الکبریٰؓ کی سہیلیوں کے گھروں میں بھیجا کرتے تھے، پوری زندگی اللہ رب العزت کے محبوب کا یہ عمل رہا، اس کو کہتے ہیں خدمت اور اس کو کہتے ہیں وفا، اس کو کہتے ہیں محبت، کہ بیوی فوت ہو گئی لیکن خاوند پوری زندگی میں جب بھی قربانی کرتا ہے اپنی بیوی کی سہیلیوں کو بھی گوشت بھیجتا ہے اور اپنی اس بیوی کی یادیں اس طرح سے تازہ کرتا ہے۔

خدیجۃ الکبریٰؓ کی فضیلتیں

چنانچہ خدیجۃ الکبریٰؓ کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں کے اندر اولیت عطا فرمائی،

www.alhijazibooks.wordpress.com

.....ایک اولیت تو یہ تھی کہ وہ اللہ رب العزت کے محبوب پر سب سے پہلے ایمان لے آئیں۔

.....دوسری فضیلت ان کو یہ ملی کہ اس امت میں سب سے پہلے انہوں نے نماز پڑھی۔

.....اور ایک فضیلت یہ ہوئی کہ اللہ تعالی کے محبوب کی اولاد ان کے بطن سے ہوئیں۔

.....ایک فضیلت یہ تھی کہ ان کو دنیا میں جنت کی بشارت دی گئی۔

.....اور ایک یہ بھی خوبی تھی کہ دنیا میں اللہ رب العزت نے ان کو سلام بھیجے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدیجہ جبرئیل امین علیہ السلام آئے ہیں اور تمہیں اللہ تعالی کا سلام کہہ رہے ہیں، دیکھو جب بیوی اپنے خاوند پر قربان ہوتی ہے، تو عرش پر رحمٰن کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ وہ عرش سے اپنے سلام فرش پر بھیج دیتے ہیں، تو خدیجۃ الکبریٰؓ نے جب یہ سنا تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ یہ سن کر انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی کا سلام ہے، جبرئیل کو سلام ہو اور آپ ﷺ پر بھی سلامتی ہو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، محدثین نے لکھا کہ اس جواب سے ان کے علم اور ان کی ذہانت کا پتہ چلتا ہے۔

.....ان کو ایک یہ بھی فضیلت حاصل ہوئی کہ وہ وفات پانے والی نبی علیہ السلام کی پہلی زوجہ۔

.....اور ایک یہ بھی فضیلت حاصل کہ ان کو دفن کرنے کے لئے اللہ کے محبوب خود قبر میں اترے۔

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ رب العزت کے محبوب کو ان سے کتنی محبت تھی۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

نبی علیہ السلام کی ایک اور زوجہ محترمہ تھیں جن کا نام تھا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، پہلی مثال ان کی دی جو عمر میں بڑی تھیں اور دوسری مثال میں ان کی دے رہا ہوں جو عمر میں بہت چھوٹی تھیں۔

فرماتی ہیں کہ میں گڑیوں سے کھیلتی تھی، بلکہ جب نبی علیہ السلام کے گھر تشریف لائیں تو اس وقت بھی گڑیوں سے کھیلتی تھیں، انہوں نے ایک گھوڑا بنا رکھا تھا جس کی آنکھیں وغیرہ ظاہر نہیں تھیں مگر اس کے "پر" سے بنے ہوئے تھے، رف قسم کی بنی ہوئی چیز تھی، ایک دفعہ اس سے بیٹھی کھیل رہی تھیں نبی علیہ السلام نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں یہ میرا گھوڑا ہے، آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کے پر تو نہیں ہوتے، کہنے لگیں کہ سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا تھا اور اس کے پر تھے یہ سن کر نبی علیہ السلام مسکرا پڑے، تو اتنی چھوٹی عمر میں اللہ کے محبوب کے پاس تشریف لائیں اس میں بھی بڑی حکمتیں ہیں۔

حدیث پاک میں آتا ہے سیدہ عائشہ صدیقہؓ ہی روایت کرتی ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک سبز ریشمی کپڑے پر میری تصویر آسمانوں سے لائے اور نبی علیہ السلام کو دکھائی اور بتایا کہ اللہ رب العزت نے اس کو آپ کے لئے دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی کے طور پر چن لیا ہے اور فرمایا کرتی تھیں کہ ابھی تو میری شکل میری ماں کے بطن میں بنی بھی نہیں تھی کہ میری شکل اللہ نے میرے محبوب کو دکھا دی تھی۔

چنانچہ نبی علیہ السلام جب ہجرت کر کے آئے تو آپ بہت غمزدہ رہا کرتے تھے خدیجۃ الکبریٰؓ کی یاد میں مغموم رہتے تھے، تو اس غم کی حالت میں پھر جبرئیل علیہ السلام دوبارہ آئے اور انہوں نے آ کر نبی علیہ السلام کو دوبارہ وہ شکل دکھلائی، کہ آپ ان سے نکاح فرمائیں آپ نے پہچان لیا کہ یہ تو ابوبکر صدیق کی بیٹی

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہیں، چنانچہ ان کے ساتھ آپ کا نکاح ہوگیا یہ اس وقت آئی تھیں کہ جب ابھی بالغ بھی نہیں ہوئی تھیں، اس میں حکمت کیا تھی؟ دو حکمتیں تھیں:

.....(۱) ایک حکمت تو یہ تھی کہ یہ وہ خاتون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جب یہ بلوغت کی زندگی میں قدم رکھیں تو ان کی پہلی نظر اللہ کے محبوب کے چہرے کے اوپر پڑے۔

.....۲) اور دوسری حکمت یہ تھی کہ چھوٹی عمر میں چونکہ یادداشت بہت پکی ہوتی ہے اسلئے نبی علیہ السلام کی تعلیمات کی جتنی عالمہ یہ بنیں اتنی ازواج مطہرات میں سے کوئی اور نہ بن سکی، بلکہ امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ اگر تمام ازواج مطہرات کے علم کو جمع کرلیا جائے تو عائشہ صدیقہؓ کا علم ان سب سے بڑھ جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی دس فضیلتیں

فرمایا کرتی تھیں کہ دس باتوں میں مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام ازواج میں فضیلت دی:

.....(۱) پہلی فضیلت کہ اللہ تعالیٰ نے میری صورت اپنے محبوب کو دکھادی کہ یہ دنیا میں اور جنت میں آپ کی زوجہ بنے گی۔

(۲).....دوسری فضیلت کہ میں ہی تھی جو کنوارے پن میں نبی علیہ السلام کے نکاح میں آئی، باقی جتنی ازواج مطہرات تھیں یا تو وہ بیوائیں تھیں یا مطلقہ تھیں۔

(۳).....اور فرماتی تھی کہ میں نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک بستر پر لیٹی ہوتی تھی کہ اس حال میں اللہ کا قرآن نازل ہوتا تھا۔

(۴).....فرماتی تھیں کہ میں ہی تھی کہ جس کی پاکدامنی کی گواہی اللہ رب العزت نے اپنے قرآن میں نازل فرمائی۔

(۵) پانچویں فضیلت: فرمایا کرتی تھیں کہ ایک موقع پر نبی علیہ السلام کو جھنڈا بنا کر لہرانے کی ضرورت تھی اور آپ کوئی چیز ڈھونڈ رہے تھے جب مجھے پتہ چلا

www.alhijazibooks.wordpress.com

تو میرا ایک دوپٹہ تھا جو سفید بیک گراؤنڈ والا تھا اور اس میں کالی لائنیں بنی ہوئی تھیں میں نے اس کو اللہ کے محبوب کی خدمت میں پیش کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے دوپٹے کو اسلام کا جھنڈا بنا کر لہرایا۔

(۶).....چھٹی فضیلت یہ فرماتی تھیں کہ میرے ماں اور باپ دونوں مہاجر اور صحابی تھے یہ فضیلت کسی اور کو حاصل نہیں تھی۔

(۷).....ساتویں فضیلت فرماتی تھیں کہ میں کئی دفع لیٹی ہوتی تھی سامنے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب نماز پڑھتے تھے یہ فضیلت آپ کی ازواج میں سے کسی اور کو حاصل نہیں تھی۔

(۸).....آٹھویں فضیلت: کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کئی مرتبہ اکٹھے غسل فرماتے ایک برتن میں پانی ہوتا ہم دونوں قریب بیٹھ کر نہا رہے ہوتے کبھی میں پیالے سے پانی اپنے اوپر ڈالتی اور کبھی اللہ کے محبوب اپنے اوپر پانی ڈالتے یوں مل کر نہانے کی فضیلت میرے سوا کسی اور زوجہ کو حاصل نہیں ہوئی۔

(۹).....نویں فضیلت: کہا کرتی تھیں کہ میں بستر پر بیٹھی تھی اور اللہ رب العزت کے محبوب میرے سینہ پر اپنا سر رکھ کر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ اس حال میں اللہ تعالیٰ کے محبوب نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔

(۱۰).....اور دسویں فضیلت: کہا کرتی تھیں کہ میرے حجرے کو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کے لئے پسند کیا اور اسے جنت کا باغ کہا اور جنت کے باغ میں اللہ کے محبوب قیامت تک آرام فرما رہے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے چند دیگر فضائل

اس کے علاوہ بھی ان کی فضیلتیں تھیں مثلاً اس عاجز کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ ازواج مطہرات میں وہی تھیں جو آپ ﷺ کے خلیفہ صدیق اکبرؓ کی بیٹی تھیں جو آپ کے پہلے خلیفہ بنے اور جن کو نبی علیہ السلام نے صدیق کا لقب

www.alhijazibooks.wordpress.com

دیا یہ فضیلت بھی کسی اور کو حاصل نہیں تھی۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو آیت نازل فرمائی اس میں مغفرت اور رزق کریم کا جو وعدہ کیا وہ براہ راست انہیں کے بارے میں تھا یہ فضیلت بھی کسی اور کو حاصل نہ ہوئی، فرماتی تھیں کہ کئی مرتبہ ہم کھانا کھا رہے ہوتے اللہ تعالیٰ کے محبوب گوشت کی بوٹی کھاتے اور آدھی بوٹی کھانے کے لئے مجھے عطا فرما دیتے، ایسا ہوتا کہ میں پانی پی رہی ہوتی اور اللہ کے محبوب مجھے فرماتے کہ مجھے بھی پانی بچا دینا، اور میرا بچا ہوا پانی اللہ رب العزت کے محبوب نوش فرماتے۔

اکثر ایسا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب میری گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر سو جاتے اللہ کے محبوب میری دل لگی کا اتنا خیال رکھتے کہ میری ہم عمر لڑکیوں کو گھر بھیجتے کہ وہ میرے ساتھ آ کر کھیلیں۔

دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نے دوڑ لگائی (یہ فضیلت بھی انہیں کو حاصل ہے) اس کی بھی تفصیل ہے، فرماتی ہیں پہلے موقع پر میں جیت گئی پھر دوسرے موقع پر اللہ تعالیٰ کے محبوب جیت گئے اور آپ نے فرمایا تلك بتلك یہ میری آج کی جیت پہلی تیری جیت کے برابر ہو گئی۔

یہ بھی عجیب واقعہ ہے کہ جب نبی علیہ السلام دنیا سے پردہ فرمانے سے تھوڑی دیر پہلے عائشہ صدیقہؓ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے تو اس وقت ان کے بھائی عبدالرحمٰن آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی نبی علیہ السلام نے جب اس مسواک کو دیکھا تو فرماتی ہیں کہ میں نے پہچان لیا کہ اللہ کے محبوب مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے وہ مسواک لے کر اللہ کے محبوب کو دی مگر وہ ذرا سخت تھی، میں نے سمجھا کہ یہ سخت ہے، میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے محبوب میں آپ کو نرم بنا کر دوں؟ تو محبوب نے اشارے سے کہا ہاں فرماتی ہیں میں نے اس مسواک کو چبایا اور میرے چبائے ہوئے نرم کئے ہوئے مسواک کو اللہ کے محبوب نے اپنے منہ میں لے کر چبایا وہ فرماتی تھیں کہ یہ فضیلت بھی مجھے ملی کہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

آپ کے پردہ فرمانے سے پہلے میرے منہ کا لعاب اللہ تعالیٰ کے محبوب کے منہ کے لعاب کے ساتھ مل گیا۔

ایک بار عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو دنیا کی عورتوں پر وہ فضیلت حاصل ہے کہ جیسی ثرید (ایک قسم کا کھانا) کو باقی کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

ماں بیٹی کا مکالمہ

چنانچہ ایک مرتبہ فاطمۃ الزہراؓ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں، ماں بیٹی کا رتبہ تھا مگر عمر کم ہونے کی وجہ سے آپس میں دوستانہ بھی تھا فاطمۃ الزہراؓ مسکرائیں پوچھا کیوں مسکراتی ہو؟ کہنے لگی کہ مجھے خیال آیا کہ آپ کے والد تو ابوبکر ہیں اور میرے والد تو محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں بس یہ بات سننی تھی کہ عائشہ صدیقہؓ نے تو نبی علیہ السلام کی تعریفیں کرنی شروع کر دیں:

فرمایا فاطمہ! تم نے سچ کہا کہ تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی ہو ہمیں ایمان ملا ان کے صدقے، قرآن ملا ان کے صدقے، ہدایت ملی ان کے صدقے، اللہ ملا ان کے صدقے، اتنی نبی علیہ السلام کی تعریفیں کی کہ دل کھول کر رکھ دیا اور جب خوب تعریفیں کر چکی اس کے بعد فرمانے لگیں کہ فاطمہ ایک بات میرے بھی دل میں آرہی ہے انہوں نے کہا کیا؟ کہنے لگیں میرے دل میں یہ بات آرہی ہے کہ آپ کے شوہر علی المرتضیٰ ہیں تو میرے شوہر بھی تو محمد مصطفیٰ ہیں، فاطمۃ الزہراؓ حیران ہوئیں تھوڑی دیر کے بعد پھر کہا کہ فاطمہ ایک اور بات بھی میرے ذہن میں آرہی ہے وہ یہ کہ جب آپ جنت میں جائیں گی تو آپ جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی مگر جس تخت پر آپ بیٹھیں گی آپ کے تخت پر علی المرتضیٰ ساتھ بیٹھیں گے اور فاطمہ جب میں جنت میں جاؤں گی تو میرے تخت پر محمد مصطفیٰ ساتھ بیٹھیں گے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کا احسان عظیم

ایک مرتبہ نبی علیہ السلام ایک غزوہ پر تشریف لے گئے ایک مقام پر قیام فرمایا جس کا نام تھا ذات الجیش وہاں سے گذرتے ہوئے پانی تو تھا نہیں مگر عائشہ صدیقہؓ نے ایک ہار پہنا ہوا تھا فرماتی ہیں کہ وہ ہار میں نے اپنی بڑی بہن اسماء سے ادھار مانگا تھا وہ میرا ہار کہیں ٹوٹ کر گر گیا تو جب ٹوٹ کر گر گیا تو میں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، نبی علیہ السلام نے قافلے کو رکنے کا حکم دیا، پڑاؤ ڈال دیا گیا اور نبی علیہ السلام نے دو بندوں کو بھیجا کہ جاؤ ہار کو ڈھونڈو اس دوران نبی علیہ السلام میری گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام نے محسوس کیا کہ اگلی نماز کا وقت قریب ہے اور پانی یہاں ہے نہیں اور اللہ تعالی کے محبوب نے پڑاؤ کا حکم دیدیا تو ان میں سے ایک میرے والد صاحب کے پاس آئے اور آکر کہنے لگے کہ دیکھیں آپ کی بیٹی کا ہار ڈھونڈنے کے لئے یہاں پڑاؤ ڈالا گیا اور پانی ہے نہیں اور نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے، تو صدیق اکبرؓ غصہ میں میرے خیمہ میں آئے، اللہ تعالی کے محبوب آرام فرما رہے تھے تو صدیق اکبرؓ نے مجھے آہستہ آواز سے ڈانٹا اور کہا کہ عائشہ کیا مصیبت تم نے کھڑی کر دی کہ تمہارے ایک ہار کی وجہ سے پورے قافلہ کو روک لیا گیا تم ایسی بے موقع بات کیوں کرتی ہو، اور یہ کہہ کر فرماتی ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ جو میرے والد تھے انہوں نے میرے بازو کے گوشت پر چٹکی بھری، جیسے غصہ میں مائیں اپنے بچوں کی چٹکی بھرتی ہیں، تو وہ فرماتی ہیں کہ مجھے سخت تکلیف ہوئی مگر میں ڈانٹ بھی برداشت کر گئی چٹکی کی تکلیف بھی برداشت کر گئی اسلئے کہ میری گود میں اللہ کے محبوب سوئے ہوئے تھے، کہیں ان کی نیند میں خلل نہ آجائے، فرماتی ہیں کہ میرے اس صبر کا فوراً اللہ نے اجر دیا کہ اللہ رب العزت کے محبوب جب تھوڑی دیر بعد سو کر اٹھے تو آپ کے اوپر اللہ کا قرآن نازل ہوا اور اس میں تیمم کر کے نماز پڑھنے کی آیات نازل

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہو گئیں، فرماتی ہیں کہ پھر میرے والد مسکراتے اور ہنستے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ عائشہ تو کتنی خوش قسمت ہے تیری وجہ سے اللہ نے امت کے لئے آسانی کر دی، اب اگر کہیں پانی نہ ملے تو امت کے لئے تیمم کر کے نماز پڑھنے کا مسئلہ واضح ہو گیا، صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے اماں عائشہ صدیقہؓ کا یہ احسان ہم کبھی بھی نہیں بھول سکتے۔

حضرت عائشہؓ کی محبت کا امتحان

غزوۂ خیبر کے بعد جب مسلمانوں کے پاس مال و دولت کی خوب ریل پیل ہو گئی تو اس وقت بعض ازواج مطہرات نے بھی عرض کیا کہ ہمیں بھی آپ کچھ سالانہ خرچہ دیجئے، بڑھاپے بہت تنگی ہے کئی کئی دن فاقے میں گذرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے محبوب کو یہ بات ناپسند ہوئی کہ میری بیویاں اپنے خرچے کی بات کریں تو آپ نے ایک مہینہ کے لئے اپنی بیویوں سے الگ وقت گذارا تو اس کے بعد آیات تخییر نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ﴾ اے نبی علیہ السلام کی بیویوں! اگر تم دنیا اور اس کی زیب و زینت کو چاہتی ہو تو ہم تمہیں کئی گنا مال دیدیں گے مگر تمہیں نبی علیہ السلام سے دور ہونا پڑے گا اور اگر نبی علیہ السلام کو پسند کرتی ہو تو پھر تمہیں اس قسم کا کوئی مطالبہ ہی نہیں رکھنا پڑے گا تو جب یہ آیت اتری تو فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب میرے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب کے دل میں یہ بات تھی عائشہ عمر میں سب سے چھوٹی ہے پتہ نہیں یہ کیا فیصلہ کر سکے یا نہ کر سکے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ عائشہ میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کر رہا ہوں مگر تم فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے والدین سے مشورہ کر لینا اس سے نبی علیہ السلام کی محبت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ نہیں چاہتے تھے کہ یہ مجھ سے دور ہو، تو آپ نے فرمایا کہ عائشہ تم اپنے والدین سے مشورہ کر لینا میں نے پوچھا کونسی بات؟ تو نبی علیہ السلام نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے

www.alhijazibooks.wordpress.com

وحی اتری ہے کہ تم یا تو دنیا کی زیب وزینت کو پسند کرلو تو تمہیں ہم کئی گنا زیادہ دنیا کا مال ودولت کی ریل پیل دیدیں گے، تمہیں خوش کردیں گے یا پھر تم اللہ کے محبوب کو چن لو تو فرماتی ہیں کہ میں نے اسی وقت کہا کہ اس میں مجھے والدین سے مشورہ کرنے کی کیا ضرورت ہے میں دنیا کی زیب وزینت کو چھوڑتی ہوں اور اللہ کے محبوب کو اپنے لئے پسند کرتی ہوں، یہ سن کر اللہ کے محبوب مسکرائے تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے محبوب میرا یہ جواب باقی ازواج مطہرات کو نہ بتانا اللہ کے محبوب نے کہا نہیں میں تو سچ سچ کہنے والا ہوں چنانچہ باقی ازواج مطہرات کو جب پتہ چلا کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے یہ کہا تو سب نے وہی الفاظ کہے چنانچہ سب ازواج مطہرات نے اللہ کے محبوب کو پسند فرمالیا۔

حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی پر اللہ کی گواہی

ہوا یہ کہ غزوہ بنی مصطلق میں نبی علیہ السلام کے ساتھ عائشہ صدیقہؓ تھیں جب وہاں سے واپسی ہونے لگی تو نبی علیہ السلام نے کوچ کا حکم دیا دستور اس زمانہ میں یہ تھا کہ ازواج مطہرات کے لئے ایک پالکی بنائی ہوئی ہوتی تھی اس میں صحابہ جب پردہ کرلیتے تھے تو زوجہ محترمہ آکر بیٹھ جاتی تھیں اور پھر پانچ چھ آدمی اس کو اٹھا کر اونٹ کے اوپر رکھ دیتے تھے، فرماتی ہیں کہ جب تیاری ہونے لگی تو میں نے سوچا کہ سفر لمبا ہوگا بہتر ہے کہ میں قضائے حاجت سے فارغ ہو جاؤں جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آگئی اور ہودہ (پالکی میں) میں بیٹھنے لگی تو لوگوں نے پردہ کیا ہوا تھا اس وقت مجھے خیال آیا کہ میرا ایک ہار تھا جو کہیں گر گیا میں نے سوچا کہ ابھی تو کچھ وقت ہوگا اسلئے بہتر ہے کہ میں ہار کو ڈھونڈ آتی ہوں جہاں میں گئی تھی تو میں پالکی میں بیٹھنے کی بجائے پھر ہار ڈھونڈنے چلی گئی تھوڑی دیر بعد جب صحابہ کرام متوجہ ہوئے تو انہوں نے یہ محسوس کیا کہ شاید ام المؤمنین اندر بیٹھ گئی ہیں لہذا انہوں نے اس پالکی کو اٹھا کر اوپر رکھ دیا فرماتی

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہیں میری عمر بھی چھوٹی تھی وزن بھی ہلکا تھا اور پانچ چھ آدمی اٹھانے والے تھے تو ان کو پتہ ہی نہ چلا کہ اندر کوئی بیٹھا بھی ہے یا نہیں اب جب پالکی اونٹ پر رکھدی گئی اور سب لوگ تیار ہو گئے تو قافلہ چل پڑا فرماتی ہیں ہار ڈھونڈتے ہوئے مجھے ذرا دیر ہو گئی جب میں واپس آئی تو میں نے دیکھا کہ قافلہ تو وہاں سے چلا گیا اب ان کی عقل مندی دیکھیں کہتی ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب جب دیکھیں گے کہ میں اس پالکی میں نہیں تو آپ اسی جگہ پتہ کروائیں گے جہاں سے اونٹ چلے تھے، لہذا میں آرام کے ساتھ وہیں پر بیٹھ گئی، تھکی ہوئی تھی مجھے نیند آئی تو میں اپنی چادر اوپر لے کر سو گئی۔

نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کہیں سے کوچ ہوتا تو وہاں ایک صحابی کو متعین کر دیتے تا کہ وہ بعد میں دیکھے کوئی گری پڑی چیز کوئی بھولی چیز رہ جائے تو ان تمام چیزوں کو وہ سمیٹ کر لے آئیں، تو صفوان بن موطلؓ ایک صحابی تھے جو بدری صحابی تھے اور پکی عمر کے بندے تھے ان کو نبی علیہ السلام نے اس کام کے لئے متعین کر دیا جب وہ چکر لگانے کے لئے آئے تو انہوں نے مجھے دیکھا کہ کوئی چادر میں لپٹا سو رہا ہے تو انہوں نے پہچان لیا کہ یہ تو ازواج مطہرات کے خیمہ کی جگہ تھی اور انہوں نے مجھے نکاح سے پہلے چھوٹی عمر میں دیکھا بھی ہوا تھا تو وہ پہچان گئے کہ میں ام المومنین ہوں اور میں یہاں پیچھے رہ گئی تو انہوں نے اونچی آواز سے پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون، فرماتی ہیں ان کی آواز سن کر میں اٹھ بیٹھی اور اپنے آپ کو اچھی طرح چادر میں لپیٹ لیا انہوں نے اپنے اونٹ کو میرے قریب بٹھا دیا میں اونٹ کے اوپر بیٹھ گئی اور وہ اس کی رسی پکڑ کر چل پڑے حتی کہ وہ جا کر قافلے کے ساتھ مل گئے قافلے کے اندر کچھ منافقین لوگ تھے جو نبی علیہ السلام کو دکھ پہنچانے کے لئے ہر وقت موقع کی تلاش میں ہوتے تھے، جب ان کو یہ پتہ چلا تو انہوں نے تو اس کا بتنگڑ بنا لیا، کیچڑ اچھالنا شروع کر دیا اور جب نبی علیہ السلام مدینہ پہنچے تو انہوں نے پورے شہر میں یہ بات پھیلا دی

www.alhijazibooks.wordpress.com

کہ آپ کی یہ زوجہ معاذ اللہ ارادۃً پیچھے رہیں اور ایک صحابی بھی تھے اور ہمارا خیال ہے کہ یہ اس سے بچ نہیں سکیں۔

اب یہ بات سارے شہر میں پھیل گئی منافقین نے اس کو ہر کان میں پہنچا دیا اتنا پروپگنڈا کیا کہ کئی مسلمانوں کو بھی اس بات پر دل میں شک پیدا ہو گیا کہ آخر پیچھے کیوں رہیں؟، پھر اتنا وقت وہاں رہیں پھر جوان آدمی وہ بھی تھا پھر دونوں مل کر آئے تو جیسے ایک عام سوچ ہوتی ہے بندے کی، ایک مہینہ پروپیگنڈا ہوتا رہا فرماتی ہیں میں گھر میں آ کر سفر کے بعد بیمار ہو گئی اور مجھے کسی بات کا پتہ ہی نہیں چلا ایک دن ایک رات کو میں ایک صحابیہ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے باہر گئی تو وہ صحابیہ کسی جگہ پر گرنے لگیں تو انہوں نے اپنے بیٹے کے لئے بددعا کر دی ام مسطح انکا نام تھا جب انہوں نے بددعا کی تو میں نے انہیں کہا کہ اپنے بیٹے کے لئے تو کوئی بددعا نہیں کرتا، انہوں نے کہا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ میرے بیٹے نے کیا کہا؟ میں نے کہا مجھے تو نہیں پتہ، اس وقت انہوں نے مجھے سارا واقعہ سنایا کہ اس اس طرح یہ بات تو ہر گلی کوچہ کا تذکرہ بن چکی ہے، اور آپ کے اوپر تو عجیب عجیب الزام لگ رہے ہیں فرماتی ہیں کہ یہ بات سن کر میرے پاؤں تلے کی زمین ہی نکل گئی، اب جب میں واپس آئی تو نبی علیہ السلام میرے حجرے میں آئے، میں نے سلام کیا تو نبی علیہ السلام نے جواب دے کر اپنا رخ دوسری طرف فرما لیا میں دوسری طرف گئی اور ادھر سے سلام کیا تو اللہ کے محبوب نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا، میں پہچان گئی کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا دل بہت غمزدہ ہے اور پتہ نہیں آپ کو کیا کیا باتیں سننے میں آئی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے محبوب نے یوں پوچھا کہ ان کا کیا حال ہے فرماتی ہیں کہ یہ جو الفاظ تھے نا کہ ان کا کیا حال ہے؟ میرے بارے میں میری حالت پوچھ رہے ہیں اور یوں فرماتے ہیں کہ ان کا کیا حال ہے؟ تو میں پہچان گئی کہ یہ معاملہ تو بہت سنگین ہو گیا ہے چنانچہ میں نے اللہ کے محبوب علیہ السلام سے عرض کیا اگر آپ مجھے اجازت دیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

تو میں کچھ دن کے لئے میں اپنے والد کے گھر چلی جاؤں اللہ کے محبوب نے اشارے سے ہاں کردی اور میں اپنے والد کے گھر آ گئی جب عورتوں پر ایسی مصیبتیں پڑا کرتی ہیں پھر ان کو اپنے ماں باپ یاد آتے ہیں۔

فرماتی ہیں میں اپنے والد کے گھر میں آئی میری والدہ نے دروازہ کھولا میں نے دیکھا کہ میری والدہ کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں، جب اندر پہنچی تو میں نے دیکھا میرے والد ابوبکر صدیقؓ چارپائی پر بیٹھے ہیں قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں اس ماں اور باپ کا کیا حال ہو کہ جن کی بیٹی پر الزام لگے وہ بیٹی جو اللہ کے محبوب کے نکاح میں ہے ان کے لئے مصیبت کا پہاڑ تھا جو ٹوٹ پڑا فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنی والدہ کو بھی غمزدہ دیکھا اپنے والد کو بھی غمزدہ دیکھا تو اب میں سوچنے لگی کہ اب میں کس کے پاس جاؤں خاوند آخری سہارا ہوتا ہے وہ بھی مجھ سے خفا، ماں باپ سہارا ہوتے ہیں وہ بھی غمزدہ ہیں اب میں کیا کروں؟ فرماتی ہیں اس وقت مجھے اپنا رب یاد آیا میں اپنے مکان کے ایک کونے کی طرف چلی گئی میری والدہ نے پیچھے سے مجھے دیکھا کہ بیٹی غمزدہ ہے کہیں کوئی انتہائی قدم نہ اٹھالے، میں نے مصلی بچھایا اور مصلی بچھا کر میں سجدے میں چلی گئی اور میں نے اللہ رب العزت سے دعا کرنی شروع کردی اے مسکینوں کے پروردگار! اے ضعیفوں کے پروردگار اللہ! سب فریاد کرنے والے تیرے دروازے کو کھٹکھٹاتے ہیں، آج تیرے محبوب کی حمیرہ بھی تیرے دروازے کو کھٹکھٹاتی ہے، اللہ! یوسف علیہ السلام پر بہتان لگا تھا آپ نے ان کی پاکدامنی کو واضح فرمادیا، بی بی مریم پر بہتان لگا تھا ان کی بھی پاکدامنی کو واضح فرمادیا، اللہ! آج آپ کی حمیرہ پر بھی بہتان لگا ہے میں فریاد کرتی ہوں اللہ! میرے محبوب کے دل کو میری طرف سے صاف فرمادیجئے، ان کو تسلی دیدیجئے فرماتی ہیں میں رو رہی تھی دعائیں کر رہی تھی۔

ادھر اللہ تعالیٰ کے محبوب نے گھر کی عورتوں سے میرے بارے میں تحقیق کی

www.alhijazibooks.wordpress.com

چنانچہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے زینب بنت جحش سے پوچھا کہ تم عائشہ کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان میں خیر کے سوا کچھ نہیں پایا، پھر انہوں نے گھر میں کام کرنے والی ام ایمن سے پوچھا کہ تم عائشہ کے بارے میں کیا جانتی ہو انہوں نے کہا کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اتنی بات ہے کہ سوئی رہتی ہے اور کئی مرتبہ آٹا بکری کھا جاتی ہے، اس کے علاوہ تو میں نے کوئی اور چیز نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ کے محبوب کو میرے بارے میں تسلی ہوگئی۔

چنانچہ آپ مسجد نبوی میں تشریف لائے کیوں کہ ایک مہینہ سے اللہ کے محبوب غمزدہ تھے تو آپ کے جاں نثار پروانے صحابہ بھی بہت دکھی تھے، چنانچہ نبی علیہ السلام مسجد نبوی میں آکر بیٹھے صحابہ بھی خاموش ہیں آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹ رہی ہیں، اللہ کے محبوب خاموش بیٹھے ہیں، نبی علیہ السلام نے اس وقت صحابہ سے بھی مشورہ کیا۔

صدیق اکبر تو چونکہ والد تھے اور اپنے گھر پر تھے باقی صحابہ وہاں موجود تھے تو نبی علیہ السلام نے عمر ابن خطابؓ سے پوچھا عمر آپ اس معاملہ میں کیا کہتے ہیں، تو عمرؓ نے جواب دیا اے اللہ کے محبوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا پاک بنایا کہ گندی مکھی بھی کبھی آپ کے جسم کے ساتھ نہیں لگی، یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کی زوجہ جس کے ساتھ آپ ایک بستر پر رات گذاریں اس کے اندر کوئی گندگی ہو اور یہ بات کہہ کر انہوں نے کہا کہ میرا تو دل کہتا ہے **سبحانك هذا بهتان عظيم**، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے، نبی علیہ السلام نے اس کے بعد عثمان غنیؓ سے پوچھا آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ عثمان غنیؓ نے جواب دیا اے اللہ کے نبی آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی عظمت دی کہ آپ کا سایہ بھی زمین پر نہیں پڑتا اسلئے کہ کسی کا پاؤں اس سائے کے اوپر نہ پڑ جائے تو جس پروردگار نے آپ کے سائے پر دوسروں کے پاؤں پڑنے کو پسند نہیں کیا یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کی زوجہ پر دوسرے کو اللہ تعالیٰ قابو عطا فرما دیں، نبی علیہ السلام نے سنا تو آپ کو کچھ مزید تسلی ہوئی،

www.alhijazibooks.wordpress.com

علیؓ بیٹھے تھے پوچھا علی آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں کہا اے اللہ کے نبی علیہ السلام! ایک مرتبہ آپ کے نعلین مبارک کے ساتھ نجاست لگ گئی تھی گندگی لگ گئی تھی، آپ پہننا چاہتے تھے تو جبرئیل امین کے ذریعہ سے اللہ تعالی نے آپ کو بتلا دیا تھا کہ اس جوتے پر نجاست لگی ہوئی ہے تو جو پروردگار نجاست والا جوتا آپ کو پہننے نہیں دیتا وہ نجاست والی بیوی آپ کے بستر پر کیسے آنے دے گا اللہ کے محبوب کو تسلی ہوگئی، مگر آپ خاموش تھے تو علیؓ نے آپ کا دل رکھنے کے لئے کہا اللہ کے نبی علیہ السلام! کیوں غمزدہ ہوتے ہیں آپ کے لئے عورتوں کی کمی تو نہیں ہے جب انہوں نے یہ بات کہی تو عمرؓ کو پھر جوش آیا کھڑے ہوگئے کہنے لگے اللہ کے محبوب! آپ مجھے اتنا بتلا دیجئے کہ آپ نے ان سے اپنی مرضی سے نکاح کیا تھا یا اللہ رب العزت کی مرضی سے نکاح کیا تھا؟ تو نبی علیہ السلام نے انگلی سے اشارہ آسمان کی طرف کر دیا کہ میں نے اللہ رب العزت کی مرضی سے نکاح کیا تھا، تو عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ کے محبوب! جس کو اللہ نے آپ کی بیوی بنایا اس کے بارے میں تو اس بات کا تصور ہی نہیں کر سکتے آپ عمر کو اجازت دیں میری تلوار ان منافقین کی گردنوں کے لئے کافی رہے گی چنانچہ اللہ تعالی کے محبوب کو مزید تسلی ہوگئی۔

چنانچہ اس کے بعد نبی علیہ السلام اٹھے اور صدیق اکبرؓ کے گھر تشریف لے آئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ "ام رومان" جو عائشہ صدیقہؓ کی والدہ تھیں انہوں نے دروازہ کھولا نبی علیہ السلام اندر تشریف لے آئے ابوبکر صدیقؓ تلاوت کرتے ہوئے اٹھے انہوں نے بھی سلام کیا اور نبی علیہ السلام کو چارپائی کے اوپر بٹھا دیا نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ ماں بھی ہے والد بھی ہیں مگر میری حمیرہ کہیں نظر نہیں آتی تو نبی علیہ السلام نے پوچھا حمیرہ کہاں ہے؟ تو والدہ نے بتایا کہ وہ تو مصلے پر سجدے میں اپنے رب کے سامنے دعائیں مانگ رہی ہے فرماتے ہیں اس وقت میری والدہ نے آواز دی بیٹی اٹھ اور اللہ کے محبوب کا استقبال کر فرماتی ہیں،

www.alhijazibooks.wordpress.com

میرا جی چاہا میں اٹھوں اور میں اللہ کے محبوب کے قدموں سے لپٹ جاؤں اور اللہ کے محبوب کو اپنی پاکدامنی کی یقین دہانی کراؤں مگر میں نے دل میں سوچا اب تو میں نے احکم الحاکمین کے دربار میں اپنا فیصلہ پیش کر دیا ہے، اب وہی میری مدد فرمائے گا۔

نبی اکرم ﷺ کے سبق آموز جملے

کہتی ہیں یہ آواز سن کر میں اٹھی اور آ کر میں نبی علیہ السلام کے قریب بیٹھ گئی اللہ رب العزت کے محبوب کی طبیعت میں غصہ نہیں تھا شفقت تھی، آپ میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا "عائشہ اگر تم پاکدامنی پر ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری پاکدامنی کی وضاحت فرما دے گا، اور اگر تم سے کوئی غلطی ہوئی تو عائشہ استغفار کرلو توبہ کرلو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی توبہ کو قبول کر لیتے ہیں"

اللہ کے محبوب کے ان الفاظ میں خاوندوں کے لئے کتنا بڑا سبق ہے کہ بیوی پر زنا کا الزام لگے پورے شہر کے اندر اسکا ڈھنڈورا پٹے اللہ کے محبوب ناراض پھر بھی نہیں، سمجھاتے ہیں، اے عائشہ اگر تم سے کوئی غلطی ہوئی تم استغفار کرو اور اللہ سے معافی مانگو اللہ تعالیٰ تو توبہ کو قبول کرنے والا ہے، فرماتی ہیں جب یہ آپ ﷺ نے الفاظ کہے تو میرے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے میری آنکھوں سے آنسو آنے لگ گئے میں نے اپنی والدہ کو دیکھ کر کہا امی میں چھوٹی عمر کی ہوں آپ ہی میری طرف سے کوئی جواب دیدیجئے والدہ رو کر کہنے لگی کہ بیٹی ہم کیا کہہ سکتے ہیں، میں نے والد کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ ابو آپ میرے بارے میں آپ ﷺ کو جواب دیں مگر وہ بھی اتنے غمزدہ تھے کہ ان کی بھی زبان نہیں کھلتی تھی، جب میں نے دیکھا کہ اب نہ ماں جواب دے رہی ہے نہ باپ جواب دیتا ہے، تو جواب تو مجھے ہی دینا پڑے گا، فرماتی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا میں نے اتنی بات کہی اے اللہ کے محبوب! آپ اتنے لوگوں کی باتیں سن چکے ہیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

اگر میں آپ کو یقین دہانی بھی کروانے کی کوشش کروں گی تو شاید آپ کے دل میں یہ بات نہ آئے لہذا میں وہی کہتی ہوں جو یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا "فَصَبْرٌ جَمِيلٌ" میں صبر کرتی ہوں اور یہ کہا تھا "اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ" میں اپنا غم اور اپنا دکھ اور درد اللہ کے سپرد کرتی ہوں فرماتی ہیں میرے اس دکھے دل سے یہ آواز نکلی اور اللہ رب العزت کی رحمت آگئی میں دل میں سوچا کرتی تھی کہ اللہ تعالی نبی علیہ السلام کو خواب کے ذریعہ سے حقیقت کی اطلاع دیدیں گے،

مگر میں نے کیا دیکھا اللہ کے محبوب کی آنکھیں بند ہو گئیں اور سردی کے موسم میں آپ کی پیشانی پر پسینے کے قطروں کے ستارے چمکنے لگے، اللہ کے محبوب نے اپنے اوپر کپڑا ڈال لیا یہ وہ کیفیت تھی کہ جس میں وحی اترتی تھی فرماتی ہیں جب میری والدہ نے اور میرے والد نے دیکھا کہ اللہ کے محبوب پر وحی اتر رہی ہے تو انہوں نے بلک بلک کر رونا شروع کر دیا ان کو نہیں پتہ تھا کہ اللہ کے محبوب پر کیا وحی اترے گی، فرماتی ہیں تھوڑی دیر کے بعد اللہ کے محبوب نے جب کپڑا ہٹایا تو آپ کا مسکراتا چہرہ اس طرح سامنے آیا جس طرح بادلوں میں سے چودھویں کا چاند نکل آتا ہے، آپ نے فرمایا عائشہ تمہیں مبارک ہو اللہ نے تمہاری برأت خود عطا فرمادی اور ایک آیت نہیں دو آیت نہیں دس آیتیں اللہ نے تمہاری پاکدامنی کے بارے میں نازل فرمائیں اور ارشاد فرمایا

﴿ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ﴾

یہ بری ہے ان تمام باتوں سے جو باتیں یہ منافق کرتے پھرتے ہیں، فرمانے لگے کہ یہ بات سن کر میری والدہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ پڑی کہنے لگی بیٹی اٹھ اور اللہ کے محبوب کا شکریہ ادا کر، تو فرمانے لگی کہ میں ناز میں آکر کہنے لگی میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے میری لاج رکھ لی،

سنئے جب عورت پاکدامن ہوتی ہے تو اللہ رب العزت اسکو دنیا کی سوا

www.alhijazibooks.wordpress.com

نہیں ہونے دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ آسمانوں سے اس کے لئے گواہیاں دے دیا کرتے ہیں لہذا جو عورت آج ان تین باتوں کے اوپر پابند رہے:

.....نیکوکار بنے،

.....اپنے خاوند کے ساتھ دل کی محبت رکھنے والی بنے،

.....اور اپنے ناموس اور اپنے مال اور اولاد کے بارے میں امانت کرنے والی ہو وہ عورت اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ عورت ہے اللہ تعالیٰ تمام عورتوں کو ان صفات کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

www.alhijazibooks.wordpress.com

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾

ازدواجی زندگی کی بہار

۱

ازافادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم

(نقشبندی مجددی)

www.alhijazibooks.wordpress.com

فہرست عنـــاوین

شمار	عناوین	صفحہ
۱	انسانی زندگی کے مراحل	۴۶
۲	اسلام میں نکاح کا مقام	۴۷
۳	جیون ساتھی	۴۸
۴	آزادی کے نام پر مکاری	۴۹
۵	چند چیزوں میں جلدی کا حکم	۵۰
۶	نکاح برکت رزق کا سبب	۵۱
۷	اچھے مرد کی پہچان	۵۲
۸	عورت اور مرد کا دائرۂ عمل	۵۳
۹	مودت اور رحمت	۵۴
۱۰	ساتھی کی تلاش	۵۶
۱۱	ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اہم مشورہ	۵۹
۱۲	نکاح کرنے والوں کے لئے بشارت	۶۱
۱۳	شریک حیات کے انتخاب میں غلطی	۶۱

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱۴	زندگی کیوں کر اجڑی	۶۲
۱۵	درد بھرا واقعہ	۶۳
۱۶	بیوی میں کیا کیا تلاش کرے	۶۴
۱۷	انتخاب سے قبل طبی معائنہ	۶۶
۱۸	نکاح کس سے کرے؟	۶۷
۱۹	بیٹی کو نصیحتیں	۶۸
۲۰	عورت کو ایک مشورہ	۶۹
۲۱	خاوند کو چند نصیحتیں	۷۲
۲۲	ایک بیوی کا عہد وفا	۷۳
۲۳	حضرت عمرؓ کی عدالت میں	۷۴

www.alhijazibooks.wordpress.com

اللہ اللہ اللہ

اقتباس

ایک بات ذہن میں رکھئے کہ آج کل ایک بہت بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ مرد شادی کرنے کے لئے عورت میں فقط نسوانیت دیکھتے ہیں، تین لفظوں کو یاد کرلیں!

ایک نسوانیت

ایک انسانیت

اور ایک ایمانیت

یہ تینوں الگ الگ چیزیں ہیں ایمانیت تو یہ ہے کہ کوئی عورت اللہ تعالیٰ پر اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جائے، اس دین کو قبول کرلینا یہ ایمانیت ہے، لیکن اس کے بعد اس کے اندر اخلاق بھی اچھے ہوں، صداقت ہو، دیانت ہو، امانت ہو، خدمت ہو، وفا ہو، ان تمام چیزوں کو انسانیت کہتے ہیں، اور ظاہر میں بھی اس کے نقش نین اچھے ہوں قد وقامت اچھا ہو، دیکھنے میں مرد کے لئے اکمیں جاذبیت ہو، اس کو نسوانیت کہتے ہیں۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امّابعدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ﴾

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

انسانی زندگی کے مراحل

انسانی زندگی کے مختلف دور ہوتے ہیں، ابتدا میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس زندگی کو بچپن کہتے ہیں، اس بچپن کی عمر میں بچہ کھاتا پیتا ہے، تھوڑا بڑا ہو جائے تو سارا دن کھیلتا ہے، یہی اس کی زندگی کا وظیفہ ہے، ماں باپ بھی اس کو خوش رکھنے کے لئے اور کھیلنے کے لئے کھلونے لے کر دیتے ہیں اور وہ خود بھی گھر میں ایک کھلونے کے مانند ہوتا ہے، گھر کا ہر مرد اور ہر عورت اس بچے سے بات کر کے اس کو گود میں لے کر اس کو پیار کر کے خوش ہوتے ہیں اس بچے کے اوپر گھر کے لوگ اس کی خوشی پر خوش ہوتے ہیں اور بچے کے رونے پر گھر کے لوگ روتے ہیں وہ ہوتا تو چھوٹا سا بچہ ہے لیکن پورے گھر کے لوگوں کے دلوں کی جان ہوتا ہے، ذرا بچہ کی آواز آئے تو سارے گھر والے فوراً متوجہ ہوتے ہیں کہ بچہ کیوں رو رہا ہے، جب اس سے کچھ بڑی عمر کا ہوتا ہے تو اسے لڑکپن کہتے ہیں، اس

www.alhijazibooks.wordpress.com

لڑکپن کی عمر میں اس بچہ کی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع ہوجاتا ہے، دینی تعلیم بھی دلوائی جاتی ہے، قرآن مجید بھی پڑھایا جاتا ہے، اور پھر اسکول بھی بھیجا جاتا ہے دنیا کی تعلیم کے لئے، ماں باپ اس کے ذمہ پڑھائی لگاتے ہیں تاکہ یہ بچہ اچھے انداز سے پڑھے، تو اس عمر میں بچہ مدرسہ میں، اسکول کالج میں پڑھتا ہے اور ماں باپ کی امنگوں کو پورا کرتا ہے، جو فارغ وقت ہوتا ہے وہ پھر اسی طرح کھیل کود میں گذرتا ہے، حتی کہ پھر ایک ایسی عمر آتی ہے کہ جس میں آکر لڑکا یا لڑکی دونوں بالغ ہوجاتے ہیں، جوان ہوجاتے ہیں، اور ان کی تعلیم کا سلسلہ بھی مکمل ہوجاتا ہے، تو جب لڑکے کی تعلیم کا سلسلہ مکمل ہو تو اب ماں باپ اس کو کسی بزنس میں لگاتے ہیں، یا کسی نوکری میں لگاتے ہیں، یعنی کوئی نہ کوئی کمائی کا ذریعہ اس بچہ کے لئے بنایا جاتا ہے، جب اس بچہ کو حلال روزی بھی ملنی شروع ہوجائے اور جوانی کی عمر ہو، اسی طرح لڑکی بھی گھر میں رہ کر بھرپور جوانی کی عمر میں پہنچ جائے تو اب ان کی زندگی کا ایک اگلا مرحلہ شروع ہوتا ہے، جس کو ازدواجی زندگی کہتے ہیں یا شادی شدہ زندگی کہتے ہیں اسکے لئے لڑکے کے ماں باپ بھی رشتہ ڈھونڈتے ہیں لڑکی کے والدین بھی رشتہ دیکھتے ہیں، پھر جہاں دونوں طرف مناسب معلوم ہوتا ہے تو لڑکے اور لڑکی دونوں کا نکاح کردیا جاتا ہے، اور یہ دونوں پھر ایک دوسرے کے ساتھ میاں بیوی بن کر زندگی گذارتے ہیں۔

اسلام میں نکاح کا مقام

دین اسلام نے نکاح کو عبادت کہا چنانچہ حدیث پاک میں فرمایا [النکاح نصف الایمان] کہ نکاح تو آدھا ایمان ہے اور احادیث میں آتا ہے کہ جب آدمی نکاح کرلیتا ہے تو اللہ تعالی اس کو ایک نماز پڑھنے پر اکیس نمازوں کے پڑھنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں، یہ اسلئے کہ اب اس نوجوان پر حقوق العباد بھی ہیں اور حقوق اللہ بھی ہیں جب حقوق العباد پورا کرنے کے بعد پھر اس نے

www.alhijazibooks.wordpress.com

حقوق اللہ کو پورا کیا تو اللہ تعالی نے اس کے اجر وثواب کو بڑھا دیا، دنیا میں دین اسلام ہی نے ازدواجی زندگی کو عبادت کہا، ورنہ تو پہلے مذاہب ایسے تھے کہ ساری زندگی کنوارا رہنا نیکی سمجھتے تھے، وہ یہ کہتے تھے کہ مرد عیسی صفت بن کر رہے اور عورت مریم صفت بن کر رہے اور دونوں کنوارے پن کی زندگی گذاریں تب جا کر اپنے رب کو راضی کر سکیں گے، اس کو رہبانیت کہتے ہیں دین اسلام نے کہا کہ یہ بدعت ہے، اللہ رب العزت نے اس کا کبھی بھی حکم نہیں دیا اسلئے کہا گیا [لَارُهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ] اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

جیون ساتھی

چنانچہ دین اسلام نے عورت کا وقار بڑھایا اور بتایا کہ جب انسان شادی شدہ زندگی گذارتا ہے تو بیوی اس کے لئے اللہ تعالی کا قرب حاصل ہونے میں معاون بنتی ہے، چنانچہ کہا گیا ہے کہ عورت انسانی زندگی کا نصف ہے اور بقیہ نصف زندگی کے بننے اور بگڑنے پر اثر انداز ہوتی ہے، جن معاشروں میں نکاح نہیں وہاں مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ زندگی گذارتے ہیں بوئے فرینڈ اور گرل فرینڈ بن کر زندگی گذارتے ہیں، دین اسلام میں یہ چیز حرام اور گناہ ہے مرد اور عورت ایک دوسرے کے قریب تب آسکتے ہیں جب نکاح کے ذریعہ سے دونو میاں بیوی بن جائیں، اب دیکھا بھی یہی گیا کہ جن ملکوں میں دوستانہ زندگی کی رسم ورواج عام ہیں وہاں پر عورت بہت زیادہ پریشان ہیں، چوں کہ وقتی ساتھی تو اس کو روز مل جاتے ہیں مگر زندگی کا ساتھی اس کو کوئی نہیں ملتا، چنانچہ ابتدائی جوانی میں تو وہ عورت مختلف لوگوں کے ساتھ وقت گذارتی ہے لیکن جب عمر تھوڑی سی زیادہ ہوتی ہے، مثال کے طور پر تیس سال سے اوپر، تو اب اسکو پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا، وہ تنہائیوں کی ماری اپنے گھر کے اندر نفسیاتی مریضہ بن کر زندگی گذارتی ہے، اسی لئے جب ایسی عورتوں سے پوچھا جاتا ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

کہ تمہارا کیا حال ہے تو کہتی ہیں life is very deficult جن لوگوں نے تھوڑا تھوڑا وقت اس کے ساتھ گذارا ان کی اولاد بھی ہوگئی، مگر ذمہ دار وہ اس کے نہ بنے، بوجھ عورت ہی کے سر پر پڑ گیا اب یہ بیچاری روز دفتروں میں جا کر روزی بھی کمائے، اپنی اولاد کی پرورش بھی کرے گھر کی صفائی بھی کرے اور کھانا پکانا بھی کرے، تو اس طرح عورت پر بہت زیادہ بوجھ بڑھ گیا، یہ عورت کے ساتھ صریح ناانصافی ہے کہ مرد اس سے اپنا مطلب تو نکالے اور اس کی ذمہ داری کوئی نہ لے، اب نہ اس کو وراثت میں حصہ، نہ اس کے بچوں کا کوئی نگران، تو آزادی کے عنوان پر عورت کو ایسا خوبصورت دھوکا دیا گیا کہ اس کو گھر سے باہر نکال کر مردوں کے لئے کھلونا بنا دیا گیا۔

آزادی کے نام پر مکاری

چنانچہ نام تو آزادی کا ہے کہ ہم نے عورت کو آزاد کر دیا، مگر اس کو غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں اس کے پیچھے مرد کی مکاری شامل ہے، چونکہ مردوں کو پتہ ہے کہ اگر ہم نکاح کے ذریعہ سے میاں بیوی بن کر زندگی گذاریں گے، تو ہمیں اس عورت کو نان نفقہ یعنی خرچہ بھی دینا پڑے گا، اس کے بچوں کے بھی ہم ذمہ دار بن جائیں گے، اور ہماری وراثت میں بھی اس عورت کو حصہ مل جائیگا، اور مرد کوئی ذمہ داری لینا نہیں چاہتا، وہ چاہتا ہے کہ اگر بغیر ذمہ داری کے ہی میرا کام چلتا رہے تو یہ سب سے اچھا چنانچہ مکار مردوں نے بھولی عورتوں کو دھوکا دیا اور ان کو کہا کہ اگر تم گھر سے باہر آؤ تو یہ تمہارے لئے آزادی ہے، حقیقت میں آزادی کے نام پر اس کو بربادی کی دعوت دی گئی، اور وہی ہوا کہ ان ملکوں میں آج عورت اتنی پریشان ہے انکے دکھ درد کا ساتھی کوئی نہیں، جتنا بڑھاپا ان عورتوں کا برا گذرتا ہے وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتیں، ایسی عورت کی زندگی میں کیا خوشیاں ہوں گی کہ جس کی عمر ابھی پینتیس سال ہی ہے اور وہ اپنے گھر میں سارا

www.alhijazibooks.wordpress.com

دن اور رات اکیلی گذارتی ہے، نہ خوشی کا ساتھی نہ غم کا ساتھی دین اسلام نے، اسکا توڑ کیا اور عورت کو اس کے حقوق دیتے ہوئے کہا کہ جو مرد عورت کو قریب کرنا چاہتا ہے وہ اس کی پوری ذمہ داری کو قبول کرے، اس پوری ذمہ داری کو قبول کرنے کا نام نکاح ہے،

چنانچہ یہ یاد رکھیں کہ جہاں نکاح نہیں ہوگا وہاں زنا ہوگا، شیطان یہ کوشش کرتا ہے کہ نکاح نہ ہونے پائے چنانچہ ہمارے ماحول میں بھی کتنی مرتبہ بچیاں جوان ہو جاتی ہیں اور ماں باپ کے معیار ہی پورے نہیں ہوتے، جی ہمیں تو اتنا پڑھا لکھا لڑکا چاہئے، ایسا کاروبار ہو، ایسا گھر ہو، آئی ڈیل کی تلاش میں ابھی بڑی بیٹی کی شادی نہیں ہوتی اور اسکے نیچے کی تین بیٹیاں بھی جوان ہو چکی ہوتی ہیں، یہ سراسر بیوقوفی ہے، بھلا بچیاں جو آٹھ آٹھ دس دس سال سے جوان گھروں میں زندگی گذار رہی ہیں وہ اپنی سوچ کو کیسے پاک رکھ سکیں گی، چنانچہ شیطان کو موقع مل جاتا ہے، وہ پھر ان کو انٹرنیٹ کے ذریعہ دوستیاں سکھاتا ہے، سکول کالج کی دوستیاں سکھاتا ہے، کوئی نہ کوئی گناہ کا راستہ ان کے سامنے کھول دیتا ہے، اور اس کا گناہ جیسے لڑکی یا لڑکے کو ہوتا ہے اسی طرح اس کے ماں باپ کو بھی ہوتا ہے چنانچہ شریعت نے کہا کہ جو ماں باپ اپنے بچوں کی شادی کرنے میں دیر کرتے ہیں وہ بچے جو گناہ کریں گے اس کا وبال بچوں پر بھی ہوگا اور ماں باپ پر بھی ہوگا، اسلئے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی بیٹی کے لئے کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو تم اس کا جلدی سے جلدی نکاح کر دیا کرو۔

چند چیزوں میں جلدی کا حکم

سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ چند چیزوں میں جلدی کرو!

☆..... جیسے نماز کا وقت ہو جائے تو پڑھنے میں جلدی کرو۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

☆..... جیسے کوئی آدمی فوت ہو جائے تو دفن کرنے میں جلدی کرو۔

☆..... اور جب بیٹی جوان ہو جائے اور اسکے لئے رشتہ میسر ہو تو اسکی شادی کرنے میں جلدی کرو، اتنا جہیز ہو ایسا مکان ہو یہ وہ خواہشات ہیں کہ جن کی کوئی حد نہیں، دین اسلام نے کہا کہ ضروریات کی حد ہوتی ہیں لہذا تم ضرورتوں کو پورا کرو خواہشات کی کوئی حد نہیں ہوتی لہذا خواہشات کے پیچھے مت پڑو جتنا اللہ تعالی نے دیا بس اس کے اوپر صبر شکر کی زندگی گذارو آگے بچے اور بچی میں اگر نیکی ہوگی دینداری ہوگی تو ان کا رزق اللہ تعالی ان کو عطا کریں گے۔

نکاح برکتِ رزق کا سبب

چنانچہ دین اسلام میں یہ تصور ہے کہ جب بیوی آتی ہے تو اپنے ساتھ اپنا رزق لیکر آتی ہے، مرد اس بات کی تصدیق کریں گے کہ جب کنوارے تھے تو جتنا کماتے تھے شادی کے بعد ان کے رزق میں اللہ تعالی برکت دیدیتے ہیں اضافہ دیدیتے ہیں، بلکہ جب ان کا بچہ ہو جائے تو اللہ تعالی اور اضافہ کر دیدیتے ہیں، دوسرا بچہ ہو جائے تو اور اضافہ کر دیتے ہیں، یہ اللہ تعالی کی تقسیم ہے رب کریم نے ارشاد فرمایا ﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ﴾ ہم نے ان کے درمیان رزق کو تقسیم کیا یہ ہم کرتے ہیں لہذا کتنے نوجوان تھے جو کتنے غریب تھے شادی کے بعد ان کا ایسا نصیب کھلا کہ وہ وقت کے سیٹھ بن گئے تو عورت اپنا نصیب اپنے ساتھ لے کر آتی ہے چنانچہ دین اسلام نے عورتوں کے ساتھ بہت ہی زیادہ احسان کیا کہ ان کو حقوق دلوائے اور مردوں کو باندھ دیا کہ تم نکاح کے بغیر عورت کے قریب نہیں ہو سکتے نبی علیہ السلام نے امت پر اس بات کو اچھی طرح واضح کیا۔

لہذا عورتوں کو چاہئے کہ روزانہ درود شریف پڑھ کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ بھیجا کریں اور دعا مانگا کریں اے اللہ تعالی کے محبوب آپ کو ہماری طرف

www.alhijazibooks.wordpress.com

سے سلام ہو اس طبقہ کی طرف سے جن کو زمانۂ جاہلیت میں زندہ قبروں میں دفن کر دیا جاتا تھا آپ نے ہم کمزوروں کو وراثت میں حصہ دلایا آپ نے ماں کے قدموں میں جنت بتلائی، آپ نے اپنے آخری حج کے خطبہ میں بھی ہمیں یاد رکھا، عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی لہذا اللہ تعالی ہماری طرف سے آپ کو بہترین اجر اور بدلہ نصیب کرے۔

اچھے مرد کی پہچان

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا [اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ] کہ دنیا متاع ہے پونجی ہے اور اس کی بہترین پونجی نیک عورت ہے تو پوری دنیا سرمایہ ہے اور بہترین سرمایہ نیک بیوی ہے، مردوں کو یہ بتایا گیا کہ عورتیں زندگی کا سب سے حسین سرمایہ ہوتی ہیں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا [حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَاءُ] میری فطرت میں بیوی کی محبت رکھدی گئی چنانچہ آپ نے وصیت فرمائی کہ تم عورتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا [خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ] تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے سب سے بہتر ہوں، تو دیکھئے اللہ تعالی کے محبوب نے اپنے آپ کی مثال پیش فرمائی آپ اللہ کے محبوب تھے انبیاء کے سردار ساری ساری رات عبادت کرنے والے اللہ تعالی کے حکموں پر چلنے والے، سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے سب سے زیادہ آخرت کی تیاری کرنے والے مگر آپ نے فرمایا کہ میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لئے سب سے بہتر ہوں تو کسی مرد کی اچھائی کا اندازہ اس کے دفتر کی زندگی سے نہیں لگائیں گے، اس کے دوستوں کی زندگی سے نہیں لگائیں گے، بلکہ اس کے گھر کے اندر کی زندگی سے لگائیں گے اگر وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ محبت پیار کی زندگی گذارتا ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

تو وہ ایک اچھا انسان ہے اور اگر اپنے گھر میں اس نے مصیبت کا ماحول بنا رکھا ہے تو وہ ایک برا انسان ہے۔

عورت اور مرد کا دائرۂ عمل

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کا دائرۂ عمل الگ الگ کر دیا ماں کو مامتا دی اور والد کو مشقت برداشت کرنے کا مزاج دیا، لہٰذا عورت گھر کے ماحول کے اندر رہ کر اپنے فرض منصبی کو پورا کرے اور باہر کی ذمہ داریوں کو مرد سنبھالے، ویسے بھی اگر آپ دیکھیں تو عورتیں عام طور پر مرد کی نسبت کمزور ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے مردوں کو مٹی سے بنایا، اور عورت کو مٹی سے نہیں بنایا بلکہ مرد کی پسلی سے بنایا، عورتیں مرد کے لئے فسٹ ڈیری ویٹو (FIRSTDERIVATIVE) یعنی پہلی مشتق ہونے والی چیز کی حیثیت رکھتی ہیں اور جب بھی کوئی چیز کسی چیز کے لئے اول حصہ ہو تو وہ زیادہ نفیس ہوتا ہے زیادہ چمکدار ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر عورتوں میں نرمی رکھی نزاکت رکھی، حسن و جمال رکھا، چوں کہ اس کی زندگی میں انہیں چیزوں کی ضرورت تھی، اور اس کے بالمقابل مرد کو ایسا جسم دیا جو مشقت برداشت کر سکتا ہے، اب اگر کسی عورت کو کہا جائے کہ ۱۰۰ کلو کی بوری اپنی کمر پر اٹھا کر فلاں جگہ پہنچاؤ تو وہ تو بیچاری دب کر مر ہی جائے گی، جبکہ مرد مشقت کے کام فیکٹریوں میں کارخانوں میں کرتے پھرتے ہیں۔

مرد کو اگر کہا جائے کہ تم تھوڑی دیر بچوں کو سنبھالو تو اس کے لئے پندرہ منٹ سے زیادہ گذارنا ایک مصیبت ہو جاتی ہے، اسلئے کہ اسکو یہ طبیعت دی ہی نہیں گئی جب کہ ماں اپنے بچوں کے ساتھ پورا دن رہتی ہے اور ان بچوں کے ناز برداشت کرتی ہے روتوں کو چپ کرواتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طبیعت ہی ایسی بنائی، تو فطرت کا تقاضہ یہ ہے کہ مرد کا دائرۂ کار الگ ہو اور عورت کا دائرۂ کار الگ ہو، اب عورتیں خود سوچیں اگر گھر میں یہ رات سوئی ہوئی ہوں

www.alhijazibooks.wordpress.com

اور باہر کوئی دروازہ کھٹکھٹائے تو اس وقت یہ خود باہر نکلتی ہیں؟ اندھیرے میں یا اپنے میاں کو بھیجتی ہیں، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اس لئے نہیں بنی کہ وہ باہر نکل کر لوگوں کے سامنے اپنی حفاظت خود کرے، اس کی حفاظت کے لئے اللہ نے مرد کو بنایا ہے، تو ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھالیں کہ مرد کا دائرۂ عمل گھر کے باہر کا ہے عورت کا دائرۂ عمل گھر کے اندر کا ہے۔

مودت اور رحمت

مرد اور عورت جب گھر میں ایک دوسرے کے ساتھ ہوں تو جتنا محبت و پیار کی زندگی گذاریں اتنا زیادہ اچھا ہے، چنانچہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا [حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ] مجھے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں پسند ہیں فرمایا:

۱.....خوشبو

۲.....نیک بیوی

۳.....نماز

نماز روحانی معراج ہے روحانی سرور ہے، اور انسان کا جسمانی سرور وہ اس کی بیوی کے ساتھ وابستہ ہے، اس سے عورت کی جمالیاتی فطرت کی طرف بھی اشارہ ہے، چنانچہ عورتوں میں عام طور پر حسن و جمال کا خیال رکھنا اپنے آپ کو مین ٹین (maintain) کرنا ان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَمِنْ اٰیٰتِهٖ﴾ اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے یہ ہے ﴿اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا﴾ کہ اس نے تم میں سے تمہارے لئے جوڑا بنایا ﴿لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَیْهَا﴾ تاکہ تم اس سے سکون پاؤ تو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق شادی کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ بیوی خاوند کے ذریعہ سے سکون پائے اور خاوند اپنی بیوی کے ذریعہ سے سکون پائے اور آگے فرمایا ﴿وَجَعَلَ

www.alhijazibooks.wordpress.com

بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ﴾ اور تمہارے درمیان مودت اور رحمت رکھ دی، اب دیکھئے دو لفظ استعمال کئے شریعت نے: (۱) مودت (۲) رحمت

"مودت" کہتے ہیں محبت کو تو جوانی کی عمر میں چونکہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کی فطری طور پر ضرورت بھی ہوتی ہے تو اس کیفیت کو مودت کہا، اور جب بوڑھے ہو جاتے ہیں تو اس وقت ان کی جسمانی ضرورت تو گھٹ جاتی ہے، البتہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنے کے لئے ایک دوسرے کی گذری ہوئی زندگی کے اوقات کو یاد کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ رحمت کا معاملہ کریں بڑھاپے میں خاوند یہ سوچے کہ یہ وہ بیوی ہے جس نے اپنی جوانی میری خاطر گذار دی اور اس نے اپنی زندگی کے بیس سال پچیس سال تیس سال میری خدمت میں گذار دئے، لہذا اب اگر اس کا مزاج چڑچڑا بن گیا یا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تو اتنا عرصہ میرے ساتھ گذارنے کا بھی تو اس کو کریڈٹ (cradit) ملنا چاہئے اس کو رحمت کہتے ہیں۔

اسی طرح بیوی بھی سوچے کہ آج میرا خاوند لاٹھی لے کر چل رہا ہے مگر یہ وہی تو ہے کہ جس نے مجھے جوانی کی لذتیں دی میرے بچوں کا باپ بنا میری عزت و عصمت کی حفاظت کا سبب بنا، اس نے اتنے سال مال و دولت کما کر مجھے سکون کی زندگی دی تو اب اگر یہ بوڑھا ہو گیا چڑچڑا پن اس کی طبیعت میں آ گیا بات بات پر یہ مسئلہ بنا دیتا ہے تو چلو اس کی پچھلی زندگی کے احسانات کو سامنے رکھ کر مجھے ابھی بھی اس کے ساتھ گذارا کرنا ہے تو قرآن مجید کا حسن دیکھو کہ اس نے دو لفظ استعمال کئے (۱) مودت اور (۲) رحمت جوانی میں مودت کی وجہ سے میاں بیوی اکٹھے رہتے ہیں اور بڑھاپے میں رحمت کی وجہ سے دونوں اکٹھے رہتے ہیں۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

ساتھی کی تلاش

قرآن مجید میں ہے کہ ﴿فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ تم نکاح کرو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہو لہذا شادی سے پہلے مرد کو بھی اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے مزاج کے کے مطابق، اپنی سوچ کے مطابق جو لڑکی اس کی زندگی کی بہترین ساتھی بن کر رہ سکتی ہے وہ ایسی لڑکی کو تلاش کرے اور لڑکی کو بھی اختیار دیا گیا کہ وہ بھی اپنے والدین کے ذریعہ سے اس کی پوری تحقیقات کروالے اور جو اس کی سمجھ میں آئے کہ یہ میری زندگی کا بہترین ساتھی ہوسکتا ہے تو اس لڑکی کی پرپوزل پر والدین ہاں کریں، تو ماں باپ کی حیثیت مشیر کی ہوتی ہے یعنی مشورہ دینے والے، فیصلہ شریعت نے لڑکے کے پاس یا لڑکی کے پاس رکھا ہوتا ہے، جب تک لڑکی ہاں نہ کرے ماں باپ کے لئے زبردستی اس کا نکاح کرنا بہت بڑا گناہ ہے ہاں چوں کہ بچیوں میں اللہ نے شرم وحیا رکھی اسلئے اگر اسکے سامنے پرپوزل آئی اور وہ بچی خاموش رہی یا مسکرا پڑی تو یہ مسکرانا یا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت بن جاتی ہے۔

میاں بیوی کو لباس سے مشابہت

میاں بیوی کے تعلق کو جس طرح قرآن مجید نے خوبصورت انداز میں بیان کیا اتنا دنیا میں کسی اور مذہب نے بیان نہیں کیا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ وہ تمہارا لباس ہے اور تم ان کا لباس ہو، یعنی بیویاں خاوندوں کے لئے لباس ہیں اور خاوند بیوی کے لئے لباس ہیں یہ گنتی کے چند الفاظ ہیں لیکن میاں بیوی کے تعلق کو جتنا تھوڑے لفظوں میں یہاں سمیٹا گیا ہے دنیا کی کسی کتاب میں نہیں سمیٹا گیا، یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے۔

☆ ..... لباس سے تشبیہ دینے میں بہت ساری حکمتیں ہیں ایک حکمت تو یہ کہ انسان کے جسم کے سب سے زیادہ قریب اس کا لباس ہوتا ہے لباس سے

www.alhijazibooks.wordpress.com

زیادہ کوئی چیز اس کے جسم سے قریب نہیں ہوتی تو لباس اسلئے کہا کہ بیوی یہ سمجھے کہ اب میری ذات کے سب سے زیادہ قریب اگر دنیا میں کوئی ہستی ہے تو وہ میرا خاوند ہے اور خاوند یہ سمجھے کہ اب اگر میری ذات کے سب سے زیادہ قریب کوئی ہستی ہے تو وہ میری بیوی ہے، اس کو کہتے ہیں یکجان اور دو قالب کہ جسم تو ان کے دو ہوتے ہیں لیکن جان ان کی ایک ہوتی ہے۔

☆.....ایک حکمت یہ ہے کہ لباس کے ذریعہ سے انسان کے عیب چھپ جاتے ہیں کوئی بھی آدمی بے لباس لوگوں کے سامنے نہیں آنا چاہتا، حتی کہ مرد کو بھی اگر کوئی کہے کہ میں تجھے لوگوں کے سامنے بے لباس کر دوں گا تو مرد کو اتنی حیا آتی ہے کہ اس کا جی چاہتا ہے کہ زمین کھل جاتی اور میں نیچے اتر جاتا، تو مرد اگر اس طرح بے لباس دوسروں کے سامنے ہونا پسند نہیں کرتا تو عورت میں تو اللہ تعالی نے اور بھی زیادہ حیا رکھی تو اس سے معلوم ہوا کہ لباس سے انسان کے عیب چھپتے ہیں، لہذا بیوی کے ذریعہ سے خاوند کے عیب چھپ جاتے ہیں اور خاوند کے ذریعہ سے بیوی کے عیب چھپ جاتے ہیں اور انسان غور کرے کہ اگر شادی نہ ہو تو اس کی کیسی کیسی کوتاہیاں لوگوں کے سامنے آجائیں وہ کیسی کیسی غلطیوں کا مرتکب ہو بیٹھے اب اس ذلت سے بچانے کے لئے اللہ تعالی نے یہ ازدواجی زندگی کا راستہ دیا کہ حرام کاموں کے پیچھے پڑنے کی بجائے تم حلال طریقے سے اپنی زندگی گذارو۔

☆.....ایک اس کا معنی یہ بھی ہے کہ لباس سے انسان کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے، اسی لئے عورت جب اچھے کپڑے پہنتی ہے تو وہ سمجھتی ہے کہ میری شخصیت میں زیادہ خوبصورتی آجاتی ہے، مرد بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں اچھا لباس پہنوں گا تو زیادہ خوب صورت نظر آؤں گا، تو جس طرح لباس سے انسان کو زینت ملتی ہے اسی طرح خاوند کو بیوی سے زینت ملتی ہے اور بیوی کو خاوند کے ذریعہ سے زینت ملتی ہے، اگر بیوی نہ ہوتی تو مرد لوگ تو جنگلوں کی جھونپڑیوں میں

www.alhijazibooks.wordpress.com

زندگی گذارا کرتے، یہ محلات بنانے اور گھروں کے اندر آرام و آسائش کی ہر چیز کا ہونا اور ہر طرح کی ناز و نعمت کی زندگی یہ مرد کو عورت کے سبب ملی ہے، چنانچہ ہم نے دیکھا مرد جہاں اکیلے رہتے ہیں وہاں بیچاروں کے لئے کپڑے دھو کر استری کرنا مصیبت ہوتا ہے، میلے کچیلے کپڑے پہنے پھر رہے ہوتے ہیں بغیر استری کے کپڑے پہنے پھر رہے ہوتے ہیں، یہ صاف ستھرا ہو کر جو رہنا ہوتا ہے یہ بیوی کی برکتیں ہوتی ہیں۔

.....☆ لباس کے اندر ایک خوبی اور بھی ہے کہ وہ انسان کو سردی سے بھی بچاتا ہے گرمی سے بھی بچاتا ہے، لہذا اگر سردی میں کسی کو کہیں کہ لباس کے بغیر باہر نکلو تو اس کی قلفی ہی جم جائے، تو اس کے بچاؤ کے لئے لباس ہے اسی طرح گرمی سے بچنے کے لئے بھی لباس ہوتا ہے، تو جس طرح سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے لباس ہوتے ہیں اللہ تعالی نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس کہا اسلئے کہ زندگی کی اونچ نیچ کے حالات کی مشقتوں سے بچنے کے لئے خاوند کو بیوی کام آتی ہے اور بیوی کو خاوند کام آتا ہے۔

.....☆ پھر لباس کے بغیر انسان ادھورا ہوتا ہے لباس پہن کر اس کی تکمیل ہوتی ہے، اسی طرح مرد عورت کے بغیر ادھورا ہوتا ہے، عورت مرد کے بغیر ادھوری ہوتی ہے، ان کی لائف ایک دوسرے کے بغیر ان کمپلیٹ (نامکمل) ہوتی ہے۔

.....☆ پھر اس میں ایک اور بھی نکتہ ہے کہ اگر لباس انسان کا کہیں دور پڑا ہو اور اس کو ڈر ہو کہ کہیں لوگ نہ آجائیں تو یہ کیسے جلدی سے بھاگتا ہے اپنے لباس کی طرف، تو جس طرح مضطرب ہو کر اپنے لباس کی طرف بھاگتا ہے اسی طرح کنوارا مرد مضطرب ہو کر اپنی بیوی کی طرف آتا ہے اور بیوی اپنے میاں کی طرف آتی ہے۔

.....☆ اور یہ نکتہ اکثیں مفسرین نے اور بھی لکھا کہ لباس انسان کے تابع ہوتا ہے اور یہاں ہُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ عورتوں کا تذکرہ پہلے کیا تو اس سے بھی

www.alhijazibooks.wordpress.com

پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے تابع کیا، اگر کوئی سوال کرے کہ جی مرد بھی تو عورتوں کا لباس ہیں، تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرد بھی عورتوں کے تابع ہوتے ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورتیں تو شرعی حکم کی وجہ سے مردوں کے تابع ہوتی ہیں اور مرد محبت کی وجہ سے اپنی عورتوں کے تابع ہوتے ہیں، اسلئے جو نیک بیویاں ہوتی ہیں اچھے اخلاق والی بیویاں ہوتی ہیں وہ اپنے حسن سلوک کے ساتھ اپنے خاوندوں کو اپنا تابع بنالیتی ہیں، وہ اتنے اچھے مشورے دیتی ہیں کہ ان کے خاوندان کے مشوروں کو مانتے ہیں۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اہم مشورہ

چنانچہ نبی علیہ السلام صلح حدیبیہ کے وقت کافروں کے ساتھ صلح کرنا چاہتے تھے تو آپ نے صلح کے اوپر دستخط فرمادئے صحابہ کرام کی جنرل انڈسٹینڈنگ یہ تھی کہ ہمیں کافروں سے دب کر ان کے ساتھ صلح نہیں کرنی چاہئے اگر یہ ہمارا راستہ روکیں گے تو ہم ان سے لڑیں گے کون ہوتے ہیں یہ ہمارا راستہ روکنے والے اور پھر بڑے عرصہ کے بعد وہ بیت اللہ کا دیدار کرنے کے لئے جارہے تھے تو ان کی طبیعتیں چاہتی تھیں بس اب ہم نے احرام باندھ لیا اور قربانی کے جانور ہمارے ساتھ ہیں تلواریں ہمارے پاس ہیں، کون ہے جو ہمارے سامنے آئے، مگر اللہ رب العزت کے محبوب نے صلح کو ترجیح دیتے ہوئے ان کے ساتھ اس موقع پر ایک ایگری منٹ کرلیا ایگری منٹ کی ظاہری شرطیں بھی ایسی معلوم ہوتی تھیں کہ جیسے مسلمان دب کر صلح کررہے ہیں کافر غالب ہوکر صلح کررہے ہیں مثلاً ایک شرط تھی کہ اگر ایک کافر مسلمان ہوکر مسلمانوں کے پاس آئے تو یہ اس کو واپس کرنے کے پابند ہوں گے، اور اگر کوئی مسلمان کافر بن کر چلا جائے تو کافر اس کو واپس نہیں کریں گے، تو اس قسم کی شرطوں سے صحابہ کرام کے دل میں یہ خیال تھا کہ ہمیں اتنا دب کر صلح نہیں کرنی چاہئے، مگر اللہ رب العزت کے

www.alhijazibooks.wordpress.com

محبوب نے صلح کرلی، جب صلح پر دستخط ہو گئے تو آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اب تم اپنے احرام اتار دو، جانوروں کو یہیں ذبح کر دو اور پھر ہم دوبارہ کبھی عمرہ کریں گے، اب یہ حکم صحابہ کے لئے عجیب وغریب تھا وہ اتنا حیرت میں ڈوب گئے کہ ان کی طبیعتیں احرام اتارنے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہو رہی تھیں، تو وہ یہ حکم سن کر خاموش تو ہو گئے مگر ان میں سے احرام اتارنے کے لئے کوئی بھی نہ اٹھا نبی علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو آپ اپنے خیمہ میں تشریف لائے آپ کی اہلیہ صاحبہ ام سلمہؓ خیمہ میں تھیں آپ نے ان کے سامنے تذکرہ کیا کہ اس طرح میں نے صلح پر دستخط کر دیئے اور میں نے صحابہ کو کہہ دیا کہ تم احرام اتارو مگر ان کی طبیعتیں آمادہ ہی نہیں ہو رہی ہیں تو انہوں نے آگے سے نبیؐ کی خدمت میں مشورہ دیا اے اللہ کے محبوب! یہ آپ کے جانثار ہیں، آپ کے بے دام غلام ہیں، کیوں کہ یہ دل میں نیت لے کر آئے تھے کہ ہم بیت اللہ جا رہے ہیں تو عمرے کی جو محبت اور شوق تھا اس کی وجہ سے اب ان کی طبیعتوں پر حیرانی ہے آپ ایسا کیجئے، کہ باہر جا کر اپنی سواری کے جانور کو ذبح کر دیجئے، جب یہ دیکھیں گے کہ آپ یہ کام کر رہے ہیں تو بے چون چرا یہ آپ کی اتباع کریں گے، چنانچہ اہلیہ کے اس مفید مشورے کے بعد نبیؐ باہر تشریف لائے اور آپ نے اپنے جانور کو ذبح کیا، تو ان کو دیکھ کر صحابہ کرام نے اپنے اپنے جانوروں کو ذبح کر دیا، احرام اتار لیا، تو اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ عورت اگر نیک ہو سمجھ دار ہو تو وہ ایسے قیمتی مشورے دیتی ہے کہ مرد کے لئے بڑی بڑی مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں، اسی طرح اگر خاوند سمجھدار ہو اور اچھا ہو تو جو چیز عورت کے لئے پہاڑ سے بڑی مصیبتیں ہوتی ہیں، مرد ان مصیبتوں کا آسان حل ڈھونڈ لیتا ہے اور عورت کو پریشانی سے بچا لیتا ہے تو اس سے پتہ چلا کہ دین اسلام نے مرد اور عورت کو جو ایک دوسرے کا لباس کہا تو اس سے بہتر تشبیہ کوئی اور نہیں دی جا سکتی۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

نکاح کرنے والوں کے لئے بشارت

حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ کے اوپر حق ہے اللہ تعالی پر کوئی چیز ضروری نہیں ہے مگر اللہ تعالی کی شان دیکھئے کہ اس نے اپنے محبوب کی زبان سے کیسے پیارے الفاظ کہلا دیئے کہ تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالی کے اوپر حق ہے ان میں سے ایک وہ مرد جو نکاح کرنا چاہے تو اس کے لئے نکاح کی آسانیاں کرنا اسباب مہیا کرنا، یا جو نوجوان لڑکی نکاح کرنا چاہے تو اس کے لئے اچھے میاں کا (awaylable) "مہیا ہونا" اسمیں مدد کرنا اللہ تعالی کا حق ہے، چنانچہ نوجوان لڑکے لڑکیاں اگر دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ تعالی ان کے لئے اچھے رشتے کا مہیا ہونا آسان فرمادیتے ہیں۔

شریک حیات کے انتخاب میں غلطی

ایک بات ذہن میں رکھئے کہ آج کل ایک بہت بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ مرد شادی کرنے کے لئے عورت میں فقط نسوانیت دیکھتے ہیں، تین لفظوں کو یاد کرلیں!

ایک نسوانیت

ایک انسانیت

اور ایک ایمانیت

یہ تینوں الگ الگ چیزیں ہیں ایمانیت تو یہ ہے کہ کوئی عورت اللہ تعالی پر اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جائے، اس دین کو قبول کرلینا یہ ایمانیت ہے، لیکن اس کے بعد اس کے اندر اخلاق بھی اچھے ہوں، صداقت ہو، دیانت ہو، امانت ہو، خدمت ہو، وفا ہو، ان تمام چیزوں کو انسانیت کہتے ہیں، اور ظاہر میں بھی اس کے نقش نین اچھے ہوں قد وقامت اچھا ہو،

www.alhijazibooks.wordpress.com

دیکھنے میں مرد کے لئے اسمیں جاذبیت ہو، اس کو نسوانیت کہتے ہیں۔

آج کل نوجوان لڑکے بیوی کے اندر فقط نسوانیت دیکھتے ہیں، چنانچہ اگر کوئی ان کو تیکھے نقش نین والی موڈل قسم کی لڑکی نظر آجائے تو بس فوراً فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اس سے شادی کرنی ہے، یہ چیز نہیں سوچتے کہ اسکے اندر ایمانیت بھی ہے یا نہیں، چنانچہ کتنے نوجوان ہیں جو کافر لڑکیوں کے ساتھ شادی کو تیار پھرتے ہیں، اور یہ بھی نہیں دیکھتے کہ اس کے اندر انسانیت بھی ہے کہ نہیں، کیوں کہ لڑکی کی شکل کا خوبصورت ہونا اور بات ہے، اس کی سیرت کا خوبصورت ہونا یہ ایک الگ بات ہے، لہذا اگر وہ دیکھنے میں خوبصورت ہے لیکن بدکردار ہے تو پھر اسکی خوبصورتی کس کام کی، آپ نے دیکھا نہیں کہ خوبصورت لڑکیوں کو طلاقیں ہو جاتی ہیں۔

زندگی کیوں کر اجڑی

چند دن پہلے ایک واقعہ سامنے آیا کہ ایک لڑکی کو بیوٹی کوین کہا جاتا تھا اس کی سہیلیاں اس کے رشتہ داروں نے اس کا نام ہی بیوٹی کوین رکھا ہوا تھا اس کو طلاق ہوگئی اسلئے کہ اس کے اندر حسن و جمال تو بہت تھا مگر وہ پرلے درجہ کی ضدی لڑکی تھی بات بات پر خاوند کے ساتھ ضد کرنا اپنی بات منوانا چھوٹے مسئلہ کو بڑا مسئلہ بنا دینا، تو جب عورت اس طرح مرد کو پریشان کرنے لگ جائے تو پھر وہ جتنی بھی خوبصورت ہو وہ زہر لگتی ہے، چنانچہ اس کے ساتھ چند مہینے خاوند نے گذارا کیا اور بالآخر اس کو طلاق دے کر اس کے گھر واپس بھیج دیا، تو نسوانیت اور چیز ہے انسانیت اور چیز ہے ایمانیت اور چیز ہے۔

درد بھرا واقعہ

غیر ملکوں میں رہنے والے نوجوان بسا اوقات عورت کے اندر نسوانیت دیکھتے ہیں کہ دیکھنے میں بڑی خوبصورت ہے گوری ہے، اور شادی کر بیٹھتے ہیں اور پھر

www.alhijazibooks.wordpress.com

ان کے اندر وہ مصیبتیں اٹھاتے ہیں کہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتے۔

چنانچہ ایک نوجوان نے اسی طرح نسوانیت کو دیکھ کر کسی سے شادی کر لی اب اس گوری سے اس کا ایک بیٹا بھی ہو گیا، ایک بیٹی بھی ہو گئی کافی مالدار آدمی تھا، جب بیٹی ذرا بڑی ہونے لگی تو اس نے سوچا کہ ہم اب واپس اپنے ملک چلے جاتے ہیں تا کہ بچی غلط ماحول سے بچ جائے، چنانچہ اس نے لاہور میں ایک بڑی کوٹھی بنائی اور اپنے بیوی بچوں کو لے کر وہاں چلا گیا دو تین سال وہاں گذارے اس دو تین سال میں اس عورت کو یوں محسوس ہوا کہ یہاں آ کر تو بس میں گھر کے اندر ہی قید ہو گئی ہوں باہر بھی جانا ہوتا ہے تو خاوند خود لے کر جاتا ہے پھر واپس آتا ہے جو مجھے عیش و عشرت باہر نکلنے کی اپنے وطن میں تھی وہ یہاں نہیں، لہذا اس نے نیت کر لی بھاگنے کی ایک دن کسی معمولی سی بات پر باپ نے اپنے بیٹے کو سمجھایا کہ کیوں تم نے نماز میں سستی کی جلدی پڑھ لیا کرو لڑکا پندرہ سولہ سال کا تھا، تو باپ سمجھا کر چلا گیا ماں نے بیٹے سے کہا کہ تمہارا باپ تو بس تمہیں ہر وقت ڈانٹتا ہی رہتا ہے، کیوں نہ ہم اس مصیبت سے جان چھڑائیں اب وہ بچہ کچا تھا ماں کی باتوں میں آ گیا، چنانچہ اس عورت نے بیٹی کو بھی لیا بیٹے کو بھی لیا پاسپورٹ بھی لئے اور سیدھے اپنے ملک کی ایمبیسی میں گئی اور وہاں جا کر کہا کہ جی خاوند نے ہمیں تو مصیبت میں رکھا ہوا ہے میں جانا چاہتی ہوں اور آپ اس خاوند کے لئے اس ملک میں آنے کے راستے بند کر دیں، چنانچہ خود تو بچوں کو لے کر واپس چلی گئی، جب خاوند کو پتہ چلا کہ میرا پاسپورٹ بھی لے گئی اس نے رجوع کیا تو ایمبیسی والوں نے کہا کہ اگرچہ تمہارے پاس وہاں کی نیشنلیٹی (nationality) تھی لیکن اب تم ہمارے ملک میں نہیں جا سکتے تمہاری بیوی نے تمہارا راستہ بند کروا دیا، اب بتاؤ کہ جس کا جوان بیٹا بھی گیا اور قریب البلوغ لڑکی بھی چلی گئی اور زندگی کے پچیس سال کا ساتھ رہا، اب اس کو کیسے سکون ملے، چنانچہ وہ اتنا روتا اتنا روتا کہ کوئی حد نہیں اب وہاں کیا ہوا

www.alhijazibooks.wordpress.com

کہ وہاں جا کر عورت نے جاب (نوکری) کرنی تھی تو جاب کے بہانے اس کو تو باہر نکلنے کا موقع مل گیا لہذا وہ روزانہ شام کو نائٹ کلب میں اپنا وقت گذارتی لڑکا ایک سال کے بعد جوان ہو گیا تو اس کو بھی وہاں پر بہت ساری دوستیوں کی صورتیں نکل آئیں تو اس زندگی میں مشغول ہو گیا اور بیٹی جوان ہوئی تو اس نے بھی اسی راستے کو اختیار کر لیا اب بتایئے کہ اس مسلمان نوجوان نے شادی کرتے ہوئے عورت کے اندر نسوانیت تو دیکھی تھی مگر ایمانیت کو نہ دیکھا انسانیت کو نہ دیکھا اب بیٹھ کر رو رہا ہے اس کی تو زندگی تباہ ہو گئی، تو بہت بڑی غلطی نوجوان یہ کرتے ہیں کہ فقط نسوانیت دیکھتے ہیں۔

بیوی میں کیا کیا تلاش کرے

جب بیوی کی تلاش کرنی ہو تو پہلے اس کے اندر ایمانیت دیکھو کہ پکی مؤمنہ ہے یا ڈھیلی زندگی ہے، نمازیں پڑھتی ہے؟ نیکی کرتی ہے؟ پردہ کرتی ہے؟ یہ ایمانیت کی لائن کی چیزیں ہیں اور پھر دیکھو کہ اس کے اندر انسانیت بھی ہے یا نہیں؟ مثلاً ہے تو بڑی نماز روزہ کرنی والی مگر غصہ کی تیز ہے، بڑی ضدی قسم کی لڑکی ہے، کام چور قسم کی لڑکی ہے، بے وفا قسم کی لڑکی ہے، حریص ہے، مطلب پرست ہے تو یہ چیزیں بتائیں گی کہ اس کے اندر انسانیت نہیں ہے تو ایسی لڑکی بھی انسان کو سکون نہیں دے سکتی، تو پہلے ایمانیت دیکھیں پھر اس کے اندر انسانیت دیکھیں اور انسانیت دیکھنے کے لئے آپ یہ دیکھیں کہ اس کو کس ماں نے پالا، عام طور پر ماں کی پرورش کا اولاد پر زیادہ اثر ہوتا ہے، اگر ماں نیک ہے تو وہ پھر بچیوں کو نیکی ہی سکھاتی ہے اور بچی نے نیکی سیکھی یا نہیں اس کی تصدیق اس کی سہیلیوں سے ہوتی ہے A man is known by the company he keeps. اس لڑکی کی جس دوسری لڑکیوں کے ساتھ زیادہ دوستی ہے زیادہ اٹھنا بیٹھنا زیادہ قرب ہے ان لڑکیوں کی زندگی سے پتہ چلے گا کہ اس نے ماں کا رنگ پکڑا بھی ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

یا نہیں پکڑا، تو پہلے ماں کو دیکھیں اور پھر اس کی سہیلیوں کو دیکھ لیں، جن کے وہ قریب ہے اس سے پتہ چل جائے گا کہ اس لڑکی کی اپنی شخصیت کیا ہے، اگر فیشن ایبل، بے پردہ بے نمازی لڑکیوں سے اس کی دوستی ہے، تو دھوکے میں مت پڑیں کہ یہ خود بڑے اچھے گھر کی لڑکی ہے شادی کے بعد اچھے گھر کو بندے نے نہیں چوسنا ہوتا بیوی کے ساتھ زندگی گذارنی ہوتی ہے اچھی ماؤں نے بھی بدکار بیٹے جنے ہیں تو دو چیزوں کو دیکھنا چاہئے ایک تو ماں نیک ہو، تاکہ بنیاد ٹھیک ہو اور دوسرا یہ کہ اس نے رنگ پکڑا یا نہیں اس کے لئے اس کی سہیلیوں سے پتہ کروائیں تو دو باتوں سے تصدیق ہو جائے گی کہ بچی کا بیٹھنا اٹھنا طور طریقہ چال چلن پسند ناپسند کیسی ہے اب ظاہر ہے کہ یہ کام بندہ خود تو نہیں کر سکتا تو یہاں یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ شریعت نے نکاح سے پہلے مرد کو اجازت دی کہ وہ عورت کو پہلے دیکھ لے یا عورت اپنے میاں کو دیکھ لے مگر وہ تو ایک دوسرے کو چند منٹ میں دیکھ کر کیا پہچانیں گے، شکل ہی دیکھ سکتے ہیں تو شکل سے کیا پتہ چلے کہ اندر دل کیسا ہے اندر چاہتیں کیسی ہیں، لہذا یہ کام پھر لڑکی کے قریب کے محرم مرد اور عورتیں کر سکتی ہیں اور لڑکے کے بھی قریبی مرد اور عورتیں کر سکتی ہیں تو ماں باپ کے مشورے سے کوئی کام کرنا یہ سب سے زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔

جو لڑکے لڑکیاں آپس میں ایک دوسرے سے دوستیاں کر لیتے ہیں اور پھر ماں باپ کو پریشان کرتے ہیں کہ جلدی ہمارا نکاح کرو اور ماں باپ کو اس میں مناسبت نظر نہیں آتی وہ لڑکے اور لڑکیاں مصیبت خریدتے ہیں جب تک کوئی بڑا درمیان میں سمجھانے والا، مناسبت کو دیکھنے والا نہ ہو، جوان لڑکی اور لڑکے ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت نہیں سمجھ سکتے چنانچہ پڑھی لکھی لڑکیاں اور پڑھے لکھے لڑکے بھی غلطیاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ بس

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہماری طبیعتیں بہت ملتی ہیں اور چونکہ وہ کنوارے ہوتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ شادی شدہ زندگی کی (Requirement) ضرورت کیا ہوتی ہے، جب شادی ہوتی ہے تب بعد میں جا کر انکو پتہ چلتا ہے کہ ہم نے جن چیزوں کو نظر انداز کیا ان کو تو سب سے زیادہ اہمیت دینی چاہئے تھی، تو اسلئے شادی کے انتخاب کرنے (selection) میں بہتر طریقہ یہی ہے کہ فیصلہ لڑکے اور لڑکی کا ہونا چاہئے مگر مشورہ اسمیں بڑوں کا، ماں باپ کا شامل ہونا چاہئے، تاکہ دونوں طرف کی مناسبت کو دیکھ کر ان کا آپس میں نکاح ہو سکے۔

انتخاب سے قبل طبی معائنہ

اسمیں ایک چیز اور بھی ہے کہ بعض جگہوں پر خاندانوں میں یہ طریقہ ہے کہ جب لڑکے اور لڑکی کے لئے آپس میں فیصلہ ہونے لگتا ہے تو وہ لڑکے اور لڑکی کا طبی معائنہ کسی ڈاکٹر سے کرواتے ہیں یہ بری بات نہیں ہے اچھی بات ہے مثال کے طور پر اگر لڑکے میں ہی کوئی ایسی بیماری ہے کہ جو لاعلاج ہے تو بھی لڑکی کی زندگی کو کیوں برباد کریں۔

چنانچہ قریب ہی کے عرصہ کی بات ہے کہ اسی ملک میں ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ پندرہ دن کے بعد میری شادی ہے، اور میں "ایچ آئی وی پوزی ٹیو" ہوں اب میں پریشان ہوں کہ میں کس کو کیسے بتاؤں اب لڑکی والوں کی بھی تیاری، نکاح بھی ہو چکا، رخصتی ہونی ہے پندرہ دن رہ گئے تو اس نے تو ایک دفع لڑکی کو برباد ہی کر دیا، حدیث پاک میں آتا ہے کہ تم اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس مت باندھو اس سے پتہ چلا کہ نبی علیہ السلام نے بھی اسی چیز کو پسند کیا کہ کوئی ایسی بیماری ہو جو دوسرے کو لگنے والی ہے تو اس کو الگ رکھنا چاہئے۔

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جذامی سے بھی تم ملنے میں احتیاط کرو، ایک حدیث پاک میں آتا ہے نہ خود نقصان اٹھاؤ نہ دوسرے کو نقصان پہنچاؤ، تو ان

www.alhijazibooks.wordpress.com

تمام احادیث کو سامنے رکھ کر علماء نے اس چیز کو پسند کیا کہ اگر لڑکی کو کوئی لیڈی ڈاکٹر دیکھے، لڑکے کو کوئی ڈاکٹر دیکھے اور وہ یہ جانچ کرلیں کہ کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا کوئی حل موجود نہ ہو تو یہ ایک اچھی بات ہے، چنانچہ ایسا بھی ہوا کہ ماں باپ نے شادی کردی اور شادی کے بعد پتہ چلا کہ مرد تو اپنی بیوی کے قابل ہی نہیں، اس جوان لڑکی کی زندگی تو تباہ ہوگئی، کیوں کہ اس کے اوپر تو ٹھپہ لگ گیا کہ یہ شادی شدہ ہے اب اگر اس سے طلاق لے بھی لے تو وہ مطلقہ کہلائے گی، کنواری تو نہیں کہلا سکتی، اگرچہ مرد اس کے قریب بھی نہیں ہوا تو یہ پریشانیاں پھر پوری زندگی کی پریشانیا ہوتی ہیں، اس لئے اگر ایک دوسرے سے خود ہی بتادیا جائے اگر کوئی ایسا معاملہ ہے تو وہ سب سے بہتر ہے۔

اور کئی مرتبہ غیر خاندانوں میں شادی ہوتی ہے تو لوگ چیزیں چھپاتے ہیں، تو اس میں اگر دونوں صلح صفائی سے بچے اور بچی کی طبی سرٹیفکیٹ بھی لے لیں، یعنی کسی ڈاکٹر سے اس کی رپورٹ لے لیں کہ ڈاکٹر بچے کے بارے میں کہدے کہ یہ نارمل ہے اور لیڈی ڈاکٹر بچی کے بارے میں کہدے کہ یہ نارمل ہے، تو یہ ایک اچھا عمل ہے تاہم یہ ضروری نہیں کیونکہ خاندانوں میں لڑکے کو بھی سب جانتے ہیں لڑکیوں کو بھی جانتے ہیں اسلئے عام طور پر اس کی ضرورت پیش نہیں آتی، اس چیز کی ضرورت وہاں زیادہ آتی ہے کہ جہاں دور کے رشتہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے بیک گراؤنڈ کا کوئی پتہ نہیں ہوتا اسلئے میں نے شرعی نقطہ نظر سے اس نکتہ کو کھولا کہ بھئی شریعت میں اس کی اجازت موجود ہے۔

نکاح کس سے کرے؟

جس طرح لڑکے والوں کو چاہئے کہ وہ نیک لڑکی دیکھیں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بیوی کو تلاش کیا جاتا ہے اسکے مال کی وجہ سے، اس کے جمال کی وجہ سے، اسکے خاندان کی وجہ سے، اور اس کی دینداری کی وجہ سے، تو نبی علیہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

السلام نے، فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو اس کی دینداری کی وجہ سے پسند کرو یعنی پہلے دینداری ہو اور بعد میں باقی چیزیں بھی ہوں، مثلاً دیندار بھی ہے اور خوبصورت بھی ہے تو نور علی نور ہے، اسی طرح بیٹی والوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کو نیک داماد کے سپرد کریں بیٹی والے بھی غلطی کرتے ہیں کہ یہ دیکھتے ہیں کہ لڑکے کے پاس پیسہ ہے یا نہیں اور اس پر پھر بچی کو ساری زندگی رونا پڑ جاتا ہے یاد رکھنا جو شخص اپنے خدا کا وفادار نہیں وہ مخلوق کا کبھی وفادار نہیں ہو سکتا، ہمارے اکابر اپنی بچیوں کے لئے نیک رشتوں کو ڈھونڈا کرتے تھے۔

نیک داماد ڈھونڈیئے جس کے اندر دینداری ہو جس کے اندر انسانیت ہو رہ گئی بات اس کے مال و دولت کی تو بچی کا نصیب اچھا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پریشانیوں میں نہیں رہنے دیتے برکتیں گھر میں عطا فرما دیتے ہیں تو دونوں طرف سے دینداری کو سامنے رکھنا چاہئے۔

بیٹی کو نصیحتیں

عام طور پر دیکھا گیا کہ جب بچی کی شادی ہوتی ہے تو ماں یا باپ اس بچی کو نصیحتیں کرتے ہیں، کہ اس نے اب نئی زندگی میں کن باتوں کا خیال رکھنا ہے چنانچہ ہمارے اکابر نے جو نصیحتیں کیں اس میں چند نکتے سمجھ لیجئے۔

.....ایک بات تو یہ کہی کہ بیٹی کو سمجھایا ایک بزرگ نے کہ بیٹی غرور اور ضد سے بچنا اس لئے کہ یہ طلاق کی کنجی ہے، اگر آپ غور کریں تو سو عورتوں کو اگر طلاق ہوتی ہے تو شاید نوے سے زیادہ وہ ہوتی ہیں جن کی ضد اور جن کے تکبر سے پریشان ہو کر خاوند ان کو طلاق دیتے ہیں،

.....پھر انہوں نے فرمایا کہ بیٹی سرمہ پانی کا استعمال کثرت سے کرنا سرمہ سے مراد یہ کہ تم اپنے میاں کے لئے تیار ہونا اور پانی سے مراد یہ ہے کہ کثرت سے نہانا دھونا، یہ نہ ہو کہ تمہارے جسم سے پسینہ کی بدبو ہی آتی رہے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

.....قناعت اور انکساری کو اپنا ہتھیار سمجھنا، یعنی انکساری سے مراد عاجزی، میاں بیوی کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوام بنایا، فرمایا ﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ﴾ کہ مرد عورتوں کے قوام ہیں تو یوں سمجھیں کہ ایک چھوٹا سا گھر ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مرد کو سربراہ بنا دیا، جس طرح لوگ دفتروں میں کسی کو مینیجر بنا دیتے ہیں، فیکٹریوں میں مینیجر بنا دیتے ہیں، تو آخر کسی نا کسی کو تو جواب دہ ہونا ہی ہوتا ہے، تو جو ہر بات کے نفع نقصان کا ذمہ دار ہو اس کو مینیجر کہتے ہیں گھر کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے نفع نقصان کا ذمہ دار مرد کو بنایا، اور اس مینیجر کا نام اس نے خاوند رکھا، لہذا عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے خاوند کو اپنا سربراہ تسلیم کر لے۔

عورت کو ایک مشورہ

ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بہت ساری عورتیں اپنی زندگی کا بیشتر وقت خاوند کے ساتھ اس جھگڑے میں گذار دیتی ہیں کہ میں تم سے بہتر ہوں، میرا مشورہ چلے گا، میری بات چلے گی، عورت کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ عقل میں سمجھ میں مرد سے بہتر بھی ہے پھر بھی مرد کا ہاتھ اوپر رکھے، اس وجہ سے کہ اللہ رب العزت نے اسے یہ رتبہ دیا ہے، ایسا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کو بہت زیادہ اجر ملے گا، تو نیک بیویاں اپنے کم عقل خاوندوں کو بھی عزت دیا کرتی ہیں، ان کو اچھے مشورے اس انداز سے دیتی ہیں کہ خاوند ان سے پھر خود بخود مشورے لیتے ہیں، مشورے بھی زبردستی نہ دیا کریں، مشورہ دے دیا کریں خاوند قبول کر لے تو بہت اچھا نہیں قبول کرے گا تو پھر ٹھوکر کھائے گا اور جب دو چار دفع دیکھے گا کہ میری بیوی نے تو مجھے یہ مشورے دیئے تھے اگر میں اس پر عمل کر لیتا تو اچھا ہوتا تو وہی خاوند جس نے دو تین باتوں کو نظر انداز کیا وہ تیسری مرتبہ پہلے مشورہ پوچھے گا پھر کوئی قدم اٹھائے گا، یہ زیادہ بہتر طریقہ ہے بہ نسبت اس کے کہ لڑائی جھگڑا کیا جائے کہ میری بات کیوں نہیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

مانی جاتی۔

.....ایک ماں نے اپنی بیٹی کو یہ نصیحت کی کہ بیٹی اپنے خاوند کے سونے کھانے پینے کے اوقات کا خیال رکھنا، کئی مرتبہ یہ چیزیں بھی جھگڑے کا سبب بنتی ہیں، مثلاً عورتیں بعض اوقات سست ہوتی ہیں، خاوند کے دفتر جانے کا وقت آ گیا اس کی میٹنگ ہے اور ابھی کھانا ہی تیار نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ اسے آگ لگے گی، یا خاوند کو جلدی جانا ہے کہیں اور اس کا سامان سفر ہی تیار نہیں، یا اس کے کپڑے ہی تیار نہیں، یا خاوند کو ضرورت پڑی کسی چیز کی اور بیوی صاحبہ نے ایسی جگہ رکھی کہ اب اسے یاد ہی نہیں کہ میں نے کہاں رکھی مل ہی نہیں رہی تو اس قسم کے جو واقعات ہو جاتے ہیں پھر وہ ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑے کا سبب بنتے ہیں، تو عورت کو چاہئے کہ وہ مرد کے کھانے پینے کے اوقات کا خاص خیال رکھے۔

.....اس کے اہل وعیال کے مرتبے کا بھی خیال رکھے، مثلاً جب میاں کے ساتھ زندگی گذارنی ہے تو جو میاں کے ماں باپ ہیں ان کو بھی اپنے ماں باپ کی طرح عزت دے، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اب جنہوں نے پال پوس کر بڑا کیا جوان کیا شادی کے بعد وہ ان سے ملنا ہی چھوڑ دے اور فقط بیوی ہی کے ساتھ بیٹھا رہے، یہ سب بیوقوفیاں ہوتی ہیں اچھی بیویاں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہیں کہ جس طرح ہمیں اپنے خاوند کو خوش رکھنا ہے اسی طرح خاوند کے قریبی رشتہ داروں کو بھی خوش رکھنا ہے، اچھے خاوند ہمیشہ اس کا خیال رکھتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنی بیوی کا دل خوش رکھنا ہے بیوی کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو بھی خوش رکھنا ہے۔

.....بیوی کو چاہئے کہ اپنے خاوند کا راز فاش نہ کرے اگر کوئی کمزوری ہے یا کوئی ایسی اونچ نیچ کی بات ہے تو اپنے خاوند کے راز کو اپنے سینہ میں رکھے، کئی لڑکیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ شادی کے بعد اپنی والدہ کو اپنی بہن کو پوری

www.alhijazibooks.wordpress.com

کارگذاری سنانے کی عادی ہوتی ہیں اور کئی مائیں بھی ایسی ہوتی ہیں کہ وہ بیٹی کو رموٹ کنٹرول بنا کر رکھتی ہیں، تو اگر ماں اپنی بیٹی کو رموٹ کنٹرول بنا کے رکھے گی، تو اس بیٹی کا گھر تو کبھی نہیں آباد ہوگا۔

..... بیوی کو چاہئے کہ خاوند کی خوشی کے وقت میں رنجیدہ نہ بنے اور اس کے رنجش کے وقت میں خوشی ظاہر نہ کرے یعنی اپنی خوشی اور غمی کو خاوند کی خوشی اور غمی کے ساتھ رکھے، کسی وجہ سے خاوند غمزدہ ہے تو بیوی کو چاہئے کہ وہ اس کے غم کو محسوس کرے اور اگر یہ ہنس رہی ہے اس کی باتوں پر تو صاف ظاہر ہے کہ اسکو غصہ آئے گا اور غصہ ہی بنیاد بنتا ہے جدائیوں کا، طلاق ہونے کا۔

..... بیوی کو چاہئے کہ نہ تو ہر وقت اپنے شوہر کو ساتھ رکھے چونکہ کچھ عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ یہ چاہتی ہیں کہ بس مرد تو باہر جائے ہی نہیں، ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے حد کے اندر جو چیز رہے وہی اچھی ہوتی ہے، تو جتنا دن کا وقت میاں بیوی نے اکٹھا گذارنا ہوتا ہے وہ اکٹھا گذاریں اور جو باقی کام کاج کا وقت ہے وہ کام کاج میں گذاریں۔

..... ایک ماں نے اپنی بیٹی کو نصیحت کی شادی کے وقت کہ بیٹی تو اپنے خاوند کے لئے بیوی اور ماں کا کردار ادا کرنا کیا مطلب؟ کہ بیوی تو تم ہو ہی صحیح مگر ہر مرد کی مثال بڑے بچے کی مانند ہوتی ہے اور یہ سو فیصد ٹھیک بات ہے لوہے کی لکیر ہے مرد جتنا بھی بڑا بنتا پھرے گھر میں اس کی مثال بڑی عمر کے بچے جیسی ہوتی ہے تو بیوی کو اپنے مرد کو بھی اسی طرح سنبھالنا ہوتا ہے جس طرح چھوٹی عمر کے بچے کو سنبھالنا ہوتا ہے، تو بیوی یہ نا سمجھے کہ بس میں خاوند کی ضرورت پوری کر دی میں نے کھانا بنا دیا، اچھی بیویاں وہی ہوتی ہیں جو خاوند کی ہر چیز کا خیال رکھتی ہیں جس طرح ماں انکی ہر چیز کا خیال رکھتی ہے اچھی بیویاں بھی اپنے خاوند کی ہر چیز کا خیال رکھتی ہیں، تو اس ماں نے دیکھو کتنی پیاری نصیحت کی اپنی بیٹی کو کہ بیٹی تو اپنے خاوند کی بیوی اور ماں کا کردار ادا کرنا وہ خود بخود

www.alhijazibooks.wordpress.com

تمہارا محتاج ہو جائے گا۔

خاوند کو چند نصیحتیں

جس طرح دلہن کو یہ نصیحتیں کی جاتی ہیں اسی طرح دلہا کو بھی نصیحتیں کی جاتی ہیں چنانچہ نبی نے جب اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ کا نکاح کرنا تھا تو طبرانی شریف کی روایت ہے کہ آپ نے علیؓ سے فرمایا کہ دیکھو فاطمہ تمہاری ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ تم ٹھیک طریقہ سے رہو، نبی علیہ السلام کے ان الفاظ میں بہت بڑی حقیقت موجود ہے فرمایا کہ فاطمہ تمہاری ہے بشرطیکہ تم اس کے ساتھ ٹھیک طریقہ سے رہو، اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ بیوی تو خاوند ہی کی ہوتی ہے وہ تو اپنے ماں باپ کو بہن بھائیوں کو اپنے میکے کو چھوڑ کر قربان کر کے اس خاوند کے لئے آچکی ہوتی ہے، اب یہ خاوند پر منحصر ہے اگر وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرے تو گھر آباد ہو جائے گا اور اگر بیوی کو مس ہینڈل، کر لے تو گھر برباد ہو جائے گا، تو اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ گھر کا آباد کرنا نہ کرنا یہ خاوند پر منحصر ہوتا ہے۔

..... جو خاوند اپنی بیوی کو محبت دے پیار دے اس کی ضرورتوں کو پورا کرے تو اس لڑکی کا دماغ خراب ہے کہ وہ اپنے گھر کو آباد نہیں کرے گی، آخر وہ اپنے گھر کو چھوڑ کر کیوں آئی ہمارا تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ کلمہ پڑھنے والی ہماری مسلمان بچیوں میں سے سو میں سے ننانوے بچیاں جب اپنے گھروں سے چلتی ہیں تو وہ اپنے دل میں نیت لے کر چلتی ہیں کہ میں نے گھر کو آباد کرنا ہے اب آگے خاوند اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو گھر آباد ہو گیا اور اگر خاوند ہی بیوقوف نکلا تو گھر برباد ہو گیا۔

..... ایک چچا نے اپنے بھتیجے کو شادی کے وقت یہ نصیحت کی کہ بیٹے میں نے تمہیں اپنا سمجھ کر اپنی بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا اب میری بیٹی کو خوش رکھنا

www.alhijazibooks.wordpress.com

تا کہ میری زبان پر تمہارا اچھا تذکرہ رہے اپنے دل کو میرے دل سے دور نہ ہونے دینا، یعنی اگر تم میری بیٹی کو خوش رکھو گے تو تمہارا دل میرے دل سے ملا رہے گا اور اگر اس کو غمزدہ کرو گے تو میرا دل تمہارے دل سے دور ہوگا۔

.....خاوند کے لئے یہ بھی اچھا نہیں کہ ہر وقت ہی بیوی کا طواف کرتا رہے اور یہ بھی بیوی کو نہیں چاہئے کہ مرد کو اگر ضرورت ہو تو وہ اپنے خاوند کو روک لگائے، شریعت نے اس چیز کو بہت ناپسند کیا ہے۔

ایک بیوی کا عہد وفا

حضرت ابو درداءؓ نے شادی کی، پہلی رات اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے نئے لوگ ہیں، لہذا جب تم مجھے غصہ میں دیکھنا تو مجھے خوش کرنے کی کوشش کرنا اور اگر کبھی میں تمہیں غصہ میں دیکھوں گا تو تمہیں خوش کرنے کی کوشش کروں گا، اور زیادہ شکوے شکایت نہ کرنا کہ اس سے محبت کم ہوتی ہے، اور یاد رکھنا کہ جس کی دل میں محبت ہو اور پھر اس سے اذیت پہنچے تو محبت دل سے رخصت ہو جایا کرتی ہے، تو ان باتوں کو میاں بیوی نے پلے باندھ لیا چنانچہ اتنی خوشی کی ان کی زندگی گذری کہ پھر ایک وقت آیا کہ جب ان کی بیوی نے ان کو کہا کہ دیکھیں ایک وقت تھا کہ میرے ماں باپ نے مجھے آپ کے نکاح میں دیا تھا اور آج شادی کے اتنے سال گذارنے کے بعد میں آپ سے اتنا خوش ہوں کہ میں اپنے آپ کو آخرت کے لئے بھی آپ کے نکاح میں دیتی ہوں، کیا مطلب؟ مطلب یہ تھا کہ میں اتنا آپ سے خوش ہوں کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ میاں بیوی جنت میں اگر جائیں گے، عورت اپنے آخری خاوند کے ساتھ جنت میں جائے گی، تو اگر آپ کی وفات بھی ہوگئی تو میں آپ کے بعد دوسرا نکاح ہرگز نہیں کروں گی اور میں جنت میں بھی آپ ہی کی بیوی بننا چاہوں گی، یہ ہوتی ہے پرسکون اور ازدواجی زندگی۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

اب خاوند اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ کیا ان کی بیویاں ان سے اتنا خوش ہیں کہ وہ ان کو کہیں کہ ہم یہاں تو آپ کے نکاح میں ہیں ہم آگے بھی آپ ہی کے نکاح میں رہنا چاہتی ہیں۔

.....خاوند کے سامنے ہر وقت میکے کا ذکر مت کرنا خاوند ہی تمہاری کل کائنات ہے، لہذا اپنے شوہر سے ٹوٹ کر پیار کرنا یہ جو ایک نعمت ہے، اس کو شریعت میں بہت زیادہ پسند کیا گیا ہے اور یہ جنتی حوروں کی صفت ہے قرآن مجید میں فرمایا کہ وہ اپنے خاوندوں کی عاشقہ ہونگی تو اللہ تعالی جس عورت کو دنیا میں حوروں کی صفت دے تو وہ عورت اپنے خاوند سے ٹوٹ کر پیار کرتی ہے، میاں بیوی دونوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کے پاس جب ہوں تو آپس میں ایک دوسرے کے لئے سنورا کریں شریعت نے اس چیز کو پسند کیا چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ میں اپنی اہلیہ کیلئے اپنے آپ کو اس طرح سنوارتا ہوں جس طرح وہ میرے لئے اپنے آپ کو سنوارتی ہے، یعنی عورت کا سنورنا تو یہ ہوا کہ وہ اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے اور مرد کو سنورنا بھی یہ ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھے اچھے کپڑے پہنے خوشبو استعمال کرے ایسا نہ ہو کہ اس کے بال ہی اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ دیکھنے میں انسان کم اور جن زیادہ نظر آئے، ایسے شوہر سے بیوی کو کیا محبت ہوگی بیوی کو تو وحشت ہوگی۔

حضرت عمرؓ کی عدالت میں

چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے پاس ایک میاں بیوی آئے اور بیوی نے کہا کہ امیر المؤمنین نہ یہ میرے لئے ہے اور نہ میں اس کے لئے ہوں تو عمرؓ نے جب اس کے خاوند کو دیکھا تو وہ بڑا نیک آدمی تھا، اللہ والا بندہ تھا خوب عبادتیں کرتا تھا، اس کے بال خوب لمبے لمبے بڑھے ہوئے تھے اور اس نے کنگھی بھی نہیں کی ہوئی تھی اور کپڑے بھی ایسے ہی تھے تو عمرؓ نے اس خاوند کو بلا

www.alhijazibooks.wordpress.com

کر کہا کہ ابھی جاؤ اور اپنی مونچھوں کو ترشواؤ بالوں کو کٹواؤ غسل کرو خوشبو لگاؤ اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر پھر میرے پاس آؤ اور اس کی بیوی کو کہا کہ آپ فلاں جگہ بیٹھ کر انتظار کریں بیوی کو نہیں پتہ تھا کہ حضرت عمرؓ نے اسکو کیا کہا، چنانچہ جب خاوند نہا دھو کر اور تیار ہو کر خوشبو لگا کر آ گیا آخر وہ بھرپور نوجوان تھا مگر اس نے اپنی حالت ہی ایسی بنائی ہوئی تھی کہ بالکل بوڑھوں جیسی تھی تو جب وہ واپس آیا تو آپ نے اس کی بیوی کو بلوایا جب بیوی آئی تو اس نے اس کو دیکھ کر پہلے تو پہچانا ہی نہیں اور وہ ذرا جھجک گئی پیچھے ہٹنے لگی عمرؓ نے فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو یہ تمہارا ہی خاوند ہے اب جب اس نے دیکھا کہ اس کا خاوند جو وہ اتنا صاف ستھرا اچھا لگ رہا ہے اور کپڑے بھی صاف ستھرے ہیں خوشبو لگی ہوئی ہے تو وہ عورت دیکھ کر حیران رہ گئی، حدیث میں آتا ہے کہ آگے بڑھی اور اس نے اپنے خاوند کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور کہنے لگی امیر المومنین اب میں جھگڑا آپ کے سامنے پیش نہیں کرتی اب میں اس کی بیوی بن کر گھر میں رہوں گی۔

..... جن اوقات میں شریعت نے بچوں کو غلاموں کو گھر میں آنے کے لئے منع کیا ہے، کہ وہ اجازت لیں ان اوقات میں عورت کو چاہئے کہ وہ بالخصوص تیار رہے صاف ستھری رہے اس لئے کہ شریعت کی نظر میں وہ تنہائی کے اوقات ہیں اور وہ اوقات کون سے ہیں؟ فجر سے پہلے دوپہر کے وقت عشا کے بعد۔

عورت کی طبیعت کو پہچاننا کہ اس کو اپنے خاوند سے کس طرح زیادہ سکون ملتا ہے اس کا دل خوش ہوتا ہے میاں بیوی کے میل ملاپ میں کس طرح سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، یہ مرد کا کام ہوتا ہے مرد اپنی بیوی کو جتنا خوش رکھے گا تو بیوی بھی اتنا ہی اس کا گھر آباد کرے گی، اور یہ گھر چھوٹی سی جنت بن جائے گا اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت میں سکون نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

www.alhijazibooks.wordpress.com

مناجات

دل مغموم کو مسرور کردے
دل بے نور کو پرنور کردے

فروزاں دل میں شمع طور کردے
یہ گوشہ نور سے پرنور کردے

مرا ظاہر سنور جائے الٰہی
مرے باطن کی ظلمت دور کردے

مئے وحدت پلا مخمور کردے
محبت کے نشے میں چور کردے

نہ دل مائل ہو میرا انکی جانب
جنہیں تیری عطا مغرور کردے

ہے میری گھات میں خود نفس میرا میر
خدایا اسکو بے مقدور کردے د

www.alhijazibooks.wordpress.com

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾

ازدواجی زندگی کی بہار

۲

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم

(نقشبندی مجددی)

www.alhijazibooks.wordpress.com

فہرست عنـــــــــاوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	خوشیاں کیسے حاصل ہوں	۸۰
۲	خاوند کی نافرمان رب کی نافرمان	۸۱
۳	گھر کی بربادی	۸۱
۴	عجیب عورت	۸۲
۵	میاں بیوی کیسے رہیں	۸۲
۶	گیارہ عورتیں	۸۳
۷	پیار محبت کا پیارا نمونہ	۸۴
۸	مسکراتا ہوا چہرہ	۸۵
۹	سیرت کا ایک انوکھا نمونہ	۸۵
۱۰	اچھی بات کی حقیقت	۸۶
۱۱	بیوی شوہر کا دل کیسے جیتے	۸۷

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱۲	فون یا ایمان کا خون	۸۸
۱۳	مستقبل کا فیصلہ کس کے سپرد کریں	۸۹
۱۴	عورت فون پر کس طرح بات کریں؟	۸۹
۱۵	اچھی باتوں کا کمال	۹۰
۱۶	پیارے محبوب کا واقعہ	۹۳
۱۷	جنتی عورت کی پہچان	۹۴
۱۸	بہترین عورت کی علامتیں	۹۵
۱۹	ڈرنے کی بات	۹۶
۲۰	ایک عبرت انگیز واقعہ	۹۷
۲۱	بڑھیا کیوں نا روتی ہوئی	۹۹

www.alhijazibooks.wordpress.com

اقتباس

اللہ اللہ اللہ

مسکراتا ہوا چہرہ

نبی علیہ السلام خوش مزاج شوہر تھے چنانچہ جب آپ گھر آتے تھے ازواج مطہرات کے پاس تو آپ کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی اور آج کل دیکھا کہ شوہر حضرات باہر تو بہت خوش مزاج رہتے ہیں اور گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ایسی سڑی ہوئی شکل بنا کر آتے ہیں جیسے پتہ نہیں مصیبت کا مارا کون آ گیا یہ چیز اچھی نہیں ہے۔

نبی علیہ السلام اپنے گھروں میں اپنی بیویوں کے ساتھ کام میں ان کا ہاتھ بھی بٹایا کرتے تھے جب محبت ہو تو مل کر کام کرنے میں مزہ اور زیادہ آتا ہے۔

از افادات

حضرت پیر ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّابَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ﴾

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

خوشیاں کیسے حاصل ہوں

ازدواجی زندگی کس طرح پرسکون ہو اس عنوان پر گفتگو ہو رہی ہے چونکہ بیوی کا عنوان چل رہا ہے تو اسی سلسلہ میں مزید کچھ باتیں بتانے کا ارادہ ہے مستورات ان کو دل کے کانوں سے سنیں اور عمل کی نیت سے سنیں، آپ خود تجربہ کریں گی کہ گھروں کے اندر ان اصولوں پر عمل کرنے کی وجہ سے خوشیاں آئیں گی، جو میاں بیوی سالہا سال سے ایک دوسرے کے ساتھ اجنبیت والی زندگی گذار رہے ہیں ان کو آپس میں محبت کی زندگی نصیب ہو جائے گی، جس طرح بیوی چاہتی ہے کہ میرا شوہر بدل جائے اسی طرح شوہر بھی چاہتا ہے کہ میری بیوی بھی بدل جائے اچھی بن جائے تو اسی عنوان پر بات ہو رہی ہے کہ بیوی کیسے اچھی بن سکتی ہے جب بیوی اچھی بن جائے گی تو پھر خاوندوں کو بھی اصول وضوابط بتائیں گے جو شریعت نے بتائے ہیں۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

خاوند کی نافرمان رب کی نافرمان

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کی نافرمان ہوتی ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی بلکہ اس کی نماز اس کے سر سے اوپر اٹھائی ہی نہیں جاتی، جب تک کہ وہ اپنے خاوند کے پاس نہ لوٹ آئے، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بیویاں جو جھگڑے کرتی ہیں بات بات پر میکے بھاگتی ہیں، خاوند سے ہم کلامی بند کر دیتی ہیں، مختلف طریقوں سے خاوند کو اپنے تحت لانے کی کوششیں کرتی ہیں یہ نافرمان بیویاں ہیں اگر یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کریں ان کی نمازیں ان کے سروں سے اوپر اٹھائی ہی نہیں جاتیں، جب تک کہ یہ اپنے شوہر کو راضی نہ کر لے۔

گھر کی بربادی

اکثر بیویاں اپنے گھروں کو خوشیوں سے آباد کرتی ہیں مگر کہیں کہیں ایسی ضدی طبیعت کی بیویاں بھی ہوتی ہیں جن کے اندر انانیت ہوتی ہے، ہٹ دھرمی ہوتی ہے، چھوٹی چھوٹی بات کا بتنگڑ بنا لیتی ہیں اور اس وجہ سے وہ اپنی زندگی بھی برباد کرتی ہیں اور اپنے خاوند کی زندگی کو بھی برباد کرتی ہیں اور کئی بیویوں کو شوق ہوتا ہے کہ اپنے خاوند کو رعب میں رکھیں اس سے بڑھ کر اور بیوقوفی کیا ہوگی، خاوند خاوند ہوتا ہے اور بیوی بیوی ہوتی ہے خاوند کو اس طرح رعب میں رکھنے کی تمنا کرنا جس طرح ماں بیٹے کو رکھتی ہے یہ بڑی بیوقوفی ہے، خاوند کو جب اللہ نے عزت دی تو بیوی کو چاہئے کہ وہ بھی عزت اور اکرام کے ساتھ رہے، کئی عورتوں کو تو خاوند کی ڈانٹ ڈپٹ سے ہی فرصت نہیں ہوتی اگر لکھی پڑھی ہیں عقل مند اور سمجھدار ہیں یا مال میں برتر ہیں تو بس ان کو خاوند کو ڈانٹ نے ہی میں مزہ آتا ہے اور یہی چیز گھر کی بربادی کا سبب بنتی ہے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

اور ایسی بیوی سے خاوند جان چھڑا کر کے خوش ہوتا ہے۔

عجیب عورت

خالدؒ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ بنو اسد کی ایک خوبصورت عورت ہے تو میں نے اس کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا اس عورت نے مجھے بلوایا کہ میں آپ سے گفتگو خود کرنا چاہتی ہوں میں جب گیا تو اس نے ایک جالی نما باریک پردہ لگایا ہوا تھا اور اس کے پیچھے وہ بیٹھی ہوئی تھی تو اس نے جب دیکھا کہ میں بیٹھ گیا ہوں تو وہ پردہ کے قریب بیٹھ گئی اس نے اس وقت اپنا کھانا منگوایا ایک تھال کے اندر پلاؤ رکھا ہوا تھا اور اس پر بھنا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا، وہ کھانے بیٹھی اور پورا تھال اس نے خالی کر دیا، پھر اس کے بعد اس نے دودھ کا بڑا کٹورا منگوایا اور دودھ کے کٹورے کو ایک سانس میں پی گئی اور اس کے بعد اس نے اپنی باندی سے کہا کہ درمیان کا پردہ اٹھا دو تا کہ میں اس بندے سے گفتگو کر سکوں کہتے ہیں کہ پردہ اٹھایا گیا تو کہتے ہیں کہ شکل کی تو بہت ہی زیادہ خوبصورت تھی مگر اچھی خوراک کی وجہ سے وہ کافی موٹی تازی بھی تھی، وہ شیر کی کھال کے اوپر بیٹھی ہوئی تھی وہ مجھ سے کہنے لگی کہ میں بنو اسد کی اسدہ ہوں اسدہ کا مطلب شیرنی، یہ تم نے میری خوراک دیکھی اور اب تم مجھے دیکھ رہے ہو اگر چاہتے ہو تو میں نکاح کے لئے حاضر ہوں، میں نے اسے کہا کہ میں استخارہ کروں گا اور یہ کہکر میں وہاں سے نکلا اور لوٹ کر کبھی وہاں نہ گیا، تو اگر اس طرح عورت اپنے آپ کو گھر میں شیرنی بنا کر رکھنا چاہے اور خاوند کو سمجھے کہ یہ ہرن بن کر رہے تو زندگی کیسے گذرے گی؟ ایسی بری عورتوں سے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پناہ عطا فرمائے۔

میاں بیوی کیسے رہیں

شریعت نے یہ حکم دیا کہ میاں بیوی آپس میں محبت و پیار کی زندگی گذاریں

www.alhijazibooks.wordpress.com

چنانچہ جابرؓ ایک صحابی ہیں انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ: میں نے نکاح کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے کس سے نکاح کیا انہوں نے بتایا کہ ایک بیوہ عورت سے تو نبیؐ نے فرمایا کہ کتنا اچھا ہوتا کہ تم کنواری سے نکاح کرتے وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے تو یہ جو فقرہ ہے کہ وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے اس سے مراد یہ کہ شریعت اس چیز کو پسند کرتی ہے کہ میاں بیوی آپس میں محبت و پیار کی زندگی گذاریں، اگر آپس میں ہنسی مذاق بھی رہے ایسا ہنسی مذاق جو ناگواری کا سبب نہ بنے بلکہ خوش دلی کا سبب بنے تو میاں بیوی کا ہنسی مذاق بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

گیارہ عورتیں

حدیث پاک میں آتا ہے ایک مرتبہ گیارہ عورتیں اکٹھی ہوئیں چونکہ عرب میں پانی بھرنے کی جگہ پر دور دور سے عورتیں اپنے برتن لے کر آتی تھیں اور پانی بھر کر جاتی تھیں تو گیارہ نوجوان لڑکیاں اکٹھی ہوئیں، انہوں نے آپس میں طے کیا کہ آج ہم اپنے دل کی سب باتیں بتادیں گی کچھ بھی نہیں چھپائیں گی، ان میں سے ہر عورت نے اپنے خاوند کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے، بالآخران میں ایک عورت تھی ام ذرع اس نے اپنے خاوند ابوذرع کی خوب تعریف کی کہ اس نے مجھے کتنے سکون پیار سے رکھا ہے نبی علیہ السلام نے یہ واقعہ عائشہ صدیقہؓ کو سنا کر فرمایا کہ ابوذرع جتنا ام ذرع کے لئے اچھا تھا میں اس سے بھی تمہارے لئے زیادہ اچھا ہوں۔

میاں بیوی آپس میں اتنے محبت و پیار کی زندگی گذاریں کہ بیوی بات کرے تو خاوند کی تعریف کرتے نہ تھکے اور خاوند کی نظر اٹھے تو بیوی کو دیکھ کر اس کا دل خوشی سے باغ باغ ہو جائے، ایسی اچھی ازدواجی زندگی کا تصور شریعت نے پیش کیا ہے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

پیار محبت کا پیارا نمونہ

حدیث پاک میں آتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ ایک مرتبہ پیالے میں پانی پی رہی تھیں نبی علیہ السلام نے دیکھا تو فرمایا ''حمیرہ'' نبی علیہ السلام نے عائشہ صدیقہؓ کا محبت سے حمیرہ نام رکھا ہوا تھا حمیرہ کا مطلب ہوتا ہے سرخ وسفید چہرے والی چونکہ اللہ رب العزت نے ان کو اتنی خوبصورتی دی تھی کہ ان کے چہرے پر ہر وقت لالی بھی ہوتی تھی سفیدی بھی ہوتی تھی تو نبیؐ ان کو کبھی کبھی ''عائش'' کہتے تھے محبت میں اور کبھی حمیرہ فرماتے تھے تو یہ بھی پتہ چلا کہ خاوند محبت میں بیوی کو ایسا نام لے کر پکارے جو بیوی کو بھی پسند ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے محبت کا پیغام ہوتا ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ حمیرہ میرے لئے بھی پانی بچا دینا اب غور کریں نبی علیہ السلام الگ بھی تو پانی منگا سکتے تھے مگر محبت اپنی جگہ، چنانچہ عائشہ صدیقہؓ نے پانی بچا دیا تو نبی نبی علیہ السلام نے وہ پیالہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور آپ رک گئے اور آپ نے پھر پوچھا کہ عائشہ تم نے کہاں پر اپنے لب لگا کر پانی پیا تھا تو عائشہ صدیقہؓ نے بتایا کہ اس جگہ سے پانی پیا تھا حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی نے پیالے کے رخ کو پھیرا اور جہاں سے زوجہ نے لب لگا کر پانی پیا تھا نبی نبی علیہ السلام نے اسی جگہ پر اپنے لب مبارک رکھ کر پانی نوش فرمایا، اب سوچیں جب خاوند بیوی کو ایسی محبت دے تو پھر وہ گھر کیوں آباد نہیں کرے گی، شریعت چاہتی ہے کہ میاں بیوی ایسے محبت و پیار سے رہیں۔

ایک حدیث پاک میں آیا ہے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اس وقت تک ہاتھ نہ پونچھے جب تک کہ اس کو خود نہ چاٹ لے یا چٹا نہ لے تو مسلم شریف کی اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ نبی

www.alhijazibooks.wordpress.com

علیہ السلام نے یہاں تک تعلیم دی کہ اگر کھانا کھایا تو اب جو کھانا انگلیوں پر لگا ہوا ہے اس کو دھونے سے پہلے صاف کرتے سے پہلے یا تو انسان خود اپنے منہ سے صاف کرلے، یا میاں بیوی میں اتنی محبت ہو کہ خاوند کی انگلیاں بیوی صاف کرے تو شریعت نے اس کو پسند فرمایا ہے۔

مسکراتا ہوا چہرہ

نبی علیہ السلام خوش مزاج شوہر تھے چنانچہ جب آپ گھر آتے تھے ازواج مطہرات کے پاس تو آپ کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی اور آج کل دیکھا کہ شوہر حضرات باہر تو بہت خوش مزاج رہتے ہیں اور گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ایسی سڑی ہوئی شکل بنا کر آتے ہیں جیسے پتہ نہیں مصیبت کا مارا کون آ گیا یہ چیز اچھی نہیں ہے۔

نبی علیہ السلام اپنے گھروں میں اپنی بیویوں کے ساتھ کام میں ان کا ہاتھ بھی بٹایا کرتے تھے جب محبت ہو تو مل کر کام کرنے میں مزہ اور زیادہ آتا ہے۔

سیرت کا ایک انوکھا نمونہ

نبی علیہ السلام کی حیثیت دیکھئے کہ آپ نبی بھی ہیں اور شوہر بھی ہیں حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب صفیہؓ سے شادی ہوئی اور سفر کی حالت میں رخصتی ہوئی وہاں سے کوچ کرنا تھا تو نبی علیہ السلام ان کے اونٹ کے قریب آئے اور آپ اونٹ کے قریب بیٹھ گئے اور آپ نے صفیہؓ سے فرمایا کہ تم میرے گھٹنے پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اس طرح بیٹھے کہ ان کی زوجہ محترمہ نے ان کے گھٹنے پر پاؤں رکھا اور سیڑھی کی طرح اس کو بنا کر پھر اس پر سوار ہوئیں اللہ تعالیٰ کے محبوب اپنی بیویوں کو اگر ایسی محبت دے سکتے ہیں تو آج کے خاوند اپنی بیوں کو کیوں محبت نہیں دے سکتے ، نبی علیہ السلام بہت قدر دانی فرمایا کرتے تھے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

حدیث پاک میں آتا ہے ایک سفر میں ایک صحابی ازواج مطہرات کے اونٹوں کو مہار سے پکڑ کر لے جا رہے تھے تو انہوں نے اونٹوں کو ذرا تیز چلانا شروع کر دیا تو انجشہ صحابی تھے نبی علیہ السلام نے ان کو دیکھ کر فرمایا انجشہ اونٹوں کو ذرا آہستہ چلاؤ اسلئے کہ ان کے اوپر آب گینے سوار ہیں تو نبی علیہ السلام نے عورتوں کو آب گینے سے تشبیہ دی یعنی ہیرے اور موتی تو اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ محبوب عالم ﷺ کس طرح تعلیم دیتے تھے کہ خاوند اپنے گھروں میں اپنی بیویوں کو کتنی قدر دانی سے رکھیں۔

اچھی بات کی حقیقت

شریعت نے کہا کہ جب میاں بیوی آپس میں بات کریں تو ایسے اچھے الفاظ سے ایسے اچھے انداز سے بات کریں کہ محبت بڑھتی چلی جائے، یہ جو بات چیت ہے اسی سے محبت بڑھتی اور اسی سے محبت گھٹتی ہے، سڑی ہوئی بات کرو تو دوسرے کا دل بیزار ہو جائے گا پیار کی بات کرو تو سویا ہوا انسان اٹھ کر بیٹھ جائے گا اور قرآن مجید سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے، چنانچہ سنئے قرآن عظیم الشان اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کی بیویوں کے بارے میں مگر پوری امت کی عورتوں کو یہ سبق ہے کہ اگر کسی غیر مرد سے تمہیں بات کرنے کا موقع آئے، ﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ﴾ تو تم اپنی آواز میں نرمی نہ رکھو مناسب انداز سے بات کرو ایسا نہ ہو کہ تمہاری بات سن کر آواز سن کر طمع کرے وہ شخص جس کے دل کے اندر مرض ہے، اب قرآن مجید میں یہ جو طمع کا لفظ ہے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی آواز میں بھی کشش رکھی ہے مرد کے لئے، یہ ایک حقیقت ہے اور عجیب بات ہے کہ عورتیں اپنی اس صفت کو استعمال نہیں کرتیں اپنے خاوند کے سامنے بیچاری تعویذ ڈھونڈتی پھر رہی ہوتی ہیں کہ خاوند ہمارے تابع ہو جائے انہیں قرآن نے تعویذ بتا دیا کہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

اگر عورت کی نرم آواز کی گفتگو سے پیار کی گفتگو سے غیر مرد متوجہ ہوسکتا ہے تو خاوند کیوں متوجہ نہیں ہوسکتا مگر بہت کم دیکھا گیا کہ عورتیں اس صفت کو خاوند کے لئے استعمال کریں، شریعت یہ چاہتی ہے کہ عورت جب خاوند سے بات کرے تو اتنے پیار بھری آواز سے بولے کہ خاوند کا دل کھنچتا ہی چلا آوے۔

بیوی شوہر کا دل کیسے جیتے

بیوی اپنے خاوند کے دل کو مائل کرے اس کی آنکھ میں بھی جاذب نظر بنے صاف ستھری رہ کر اچھے کپڑے پہن کر تا کہ خاوند آنکھوں سے دیکھے تو دل میں محبت بڑھے اچھی خوشبو استعمال کرے تا کہ خاوند ناک سے سونگھے تو خاوند کے اندر محبت کا جذبہ اور بیدار ہو اور کان کے ذریعہ سے بھی اسے اپنی طرف متوجہ کرے پیار کے، ایسے بول بولے ایسے الفاظ استعمال کرے کہ خاوند کے دماغ میں وہ الفاظ گونجتے رہیں، جب قرآن مجید بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ اس کی آواز کا بھی مرد کے اوپر اثر ہوتا ہے تو عورت کو ایک ٹول (اوزار) مل گیا جس سے وہ اپنے خاوند کو اپنے دل سے قریب رکھ سکتی ہے، چنانچہ یہیں عورتیں غلطی کر بیٹھتی ہیں کہ خاوند کے ساتھ ایسی بے رخی سے بات کرتی ہیں نہ الفاظ کا اچھا چناؤ ہوتا ہے نہ الفاظ کو اچھے انداز سے بیان کرتی ہیں بس جھگڑالو انداز میں باتیں کرتی ہیں، جس کی وجہ سے خاوند کا دل الٹا اچاٹ ہو جاتا ہے اور دوسری طرف پھر کیا ہوتا ہے کہ یہی خاوند جب اپنے دفتر میں جاتا ہے اور اس کی سیکریٹری اس کے ساتھ میٹھا بول بول لیتی ہے سر! آپ کیسے ہیں سر آج آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں تو اس منحوس سیکریٹری کے یہ دو فقرے اس خاوند کی ازدواجی زندگی کو برباد کر دیتے ہیں چنانچہ بیوی گھر میں رہتی ہے اور خاوند پھر اپنی سیکریٹری کے شوق اور خیال میں رہتا ہے یا کبھی کسی اور عورت سے بات کرنے کا موقع مل گیا اور اس عورت نے نرم انداز

www.alhijazibooks.wordpress.com

میں بات کرلی تو خاوند کا دل اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

فون یا ایمان کا خون

یہ سیل فون کا استعمال اتنا برا اتنا برا کہ مت پوچھو اس نے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو گناہ کے راستے پہ ڈال دیا اور شادی شدہ لوگوں کے گھروں کا سکون لوٹ لیا کہیں خاوند پریشان کہ بیوی فون پر غیر مرد سے باتیں کرتی ہے، چوری چھپے باتیں ہو رہی ہیں، خاوند کے گھر سے نکلنے کی دیر کہ اب فون بزی مل رہا ہے اور کئی جگہ غیر شادی شدہ لڑکے اور لڑکیاں وہ آپس میں ٹیلی فون پر اتنی باتیں کہ ان کو کسی اور کا ہوش ہی نہیں ہوتا اسی لئے یہ عاجز سیل فون کو ہیل فون کہتا ہے کہ یہ انسان کے جہنم میں جانے کا سبب بن جاتا ہے، نوجوان بچے اور بچیوں کو ٹیلی فون پر ایک دوسرے سے باتیں کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے اول تو گھر میں نوجوان بچی کو ٹیلی فون اٹھانے کی اجازت ہی نہیں ہونی چاہئے، مرد اٹھائیں مرد نہیں تو بڑی عورت اٹھائے اور پھر جس کا فون ہے اسکو دیدے مگر ہم نے تو ایسا بھی دیکھا کہ سارے گھر کے لوگ بیٹھے ہیں اور کنواری جوان العمر لڑکی وہی فون اٹینڈ کرتی ہیں اب سہیلی کے فون بھی اسے آرہے ہیں اور سہیلوں کے فون بھی آرہے ہیں وہ کئی مرتبہ گھر میں فون ایسے کرتی ہے کہ لڑکی سے بات کر رہی ہے حقیقت میں آگے سے لڑکا بول رہا ہوتا ہے اور وہ صیغہ بھی لڑکی کا استعمال کرتی ہے تم کیسی ہو؟ تم کیا کر رہی ہو؟ ماں باپ کو بیوقوف بنا رہی ہوتی ہے اور ماں مطمئن ہوتی ہے اچھا ہے اپنی سہیلی سے ہی باتیں کر رہی ہے، تو پہلے زمانہ میں شیطان کے پاس جتنے آلات تھے گمراہی کے سیل فون نے ان آلات میں اور اضافہ کر دیا، اس کی وجہ سے گمراہی پھیل رہی ہے زندگیاں برباد ہو رہی ہیں نوجوان بچے بچیاں نہ تو تعلیم میں توجہ دیتے ہیں اور نہ ہی ان کے مستقبل کی زندگی اچھی گذر رہی ہوتی ہے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

مستقبل کا فیصلہ کس کے سپرد کریں

چنانچہ ماں باپ چاہتے ہیں کہ شادی فلاں جگہ کی جائے زیادہ موزونیت ہے زیادہ مناسبت ہے اور بچی نے ٹیلی فون کے ذریعہ ہی کسی اور کو دل میں بسایا ہوا ہوتا ہے، نہ کوئی جوڑ نہ کوئی حساب پورے خاندان کی سمجھ میں نہیں آرہا ہوتا مگر لڑکی ہے کہ مانے کو تیار ہی نہیں اور یہ بیوقوف ہوتی ہے اگر اسی لڑکے سے شادی کردی جائے تو وہ عاشق مزاج لڑکا اس کو اتنا زندگی میں رلائے کہ یہ ساری زندگی روتی رہے مگر باتوں کے چکر میں آکر اس کو سمجھ نہیں آتی کہ میرے لئے اچھا کیا ہے؟ برا کیا ہے؟ تو نوجوان بچے بچیوں کو چاہئے کہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود نہ کریں مصیبت میں نہ پڑیں اس میں اپنے ماں باپ کے مشورے کو اہمیت دیں، جنہوں نے پال پوس کر بڑا کیا جتنا درد ان کو ہوگا اتنا درد کسی کو نہیں ہوگا، چنانچہ مرد حضرات ایک ایک وقت میں دو دو چار چار چھ چھ لڑکیوں کے ساتھ وہی باتیں کر رہے ہوتے ہیں لڑکی سیریس ہوتی ہے اور اس کو یہ نہیں پتہ ہوتا کہ دوسری طرف فقط وقت گذاری ہو رہی ہے اسلئے نوجوان بچیوں کو چاہئے فون کو ہاتھ لگانے سے پہلے ڈرا کریں کہ کہیں یہ فون میری زندگی کا خون کرنے کا سبب نہ بن جائے۔

عورت فون پر کس طرح بات کریں؟

اگر بات کرنی بھی ہو تو فون پر ایسے بات کریں کہ جیسے کوئی ناراض ناراض آدمی بات کر رہا ہوتا ہے، یعنی ایسے عورت فون پہ بات کرے کسی مرد کے ساتھ کہ اگلے نے اگر دو باتیں کرنی ہیں تو وہ ایک ہی بات کر کے فون بند کردے ایسا انداز غیر مرد کے ساتھ اختیار کرنے پر عورت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے، تو مصیبت یہی ہے کہ خاوند سے بات کرتی ہیں تو زبان میں ساری دنیا کی تلخی آجاتی ہے، غیر مرد سے بات کرتی ہیں تو ساری دنیا کی شیرینی آجاتی ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

اسی سے گھر برباد ہوتے ہیں، تو شریعت کہتی ہے کہ جب بیوی خاوند سے بات کرے تو آواز میں نرمی بھی ہو گرمی بھی ہو شیرینی بھی ہو ایسے الفاظ کا چناؤ ہو کہ اپنی بیوی کی بات سے خاوند کا دل خوش ہو جائے، اسلئے شاعر نے کہا:

کہ..... سلمی ایسے بات کرتی ہے کہ جیسے موتیوں کی لڑی ٹوٹ گئی

اور موتی گرتے چلے جا رہے ہیں.....

تو بیوی سوچے کہ کیا میں بھی ایسی باتیں کرتی ہوں کہ میرے الفاظ میرے خاوند کی نظر میں موتیوں کی طرح بن جائیں۔

اچھی باتوں کا کمال

واقعہ نمبر (۱) ایک مرتبہ ایک بادشاہ کے پاس ایک باندی لائی گئی مگر اس کی ناک دبی ہوئی تھی اور چہرے پہ کوئی داغ بھی تھے تو بادشاہ نے دیکھا تو اسے ناپسند کیا کہ میری خدمت کے لئے ایسی بدصورت لڑکی مجھے نہیں چاہئے تو لڑکی نے کہا اگر بادشاہ سلامت اجازت ہو تو میں بھی کچھ کہوں اس نے کہا ہاں کہنے لگی کہ آپ نے کہا کہ میری ناک دبی ہوئی ہے اور میرے چہرے پر داغ ہیں تو آپ نے سنا ہوگا کہ ہرن کا حسن اور چاند کا حسن ضرب المثل ہے جب کہ ہرنی کی ناک دبی ہوتی ہے اور چاند کے اوپر داغ ہوتے ہیں ایسی برموقع اس نے بات کہی کہ بادشاہ نے اس کو اپنی خدمت کے لئے پسند کر لیا۔

واقعہ نمبر (۲) خلیفہ مہندی کے پاس جب خضران باندی آئی تو بہت ہی دبلی پتلی سی لڑکی تھی تو بادشاہ نے دیکھ کر کہا کہ یہ دبلی پتلی لڑکی میری کیا خدمت کرے گی تو خضران بولی کہ بادشاہ سلامت میں دبلی پتلی ہوں میرے حسن کا بڑا وزن ہے، ایسے انداز سے اس نے بات کی کہ خلیفہ مہندی کو پسند آئی چنانچہ اس کی تمام بیویوں میں سے سب سے زیادہ با اثر بیوی یہی لڑکی تھی اور بڑے بڑے فیصلے خلیفہ مہندی اس کے کہنے پر کر دیا کرتا تھا۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

واقعہ نمبر (۳) علی بن جہم نے نکاح کیا بیوی خوبصورت تھی تو اس نے ایک رات بیوی سے کہا کہ آؤ ذرا باہر چاندنی رات ہے کھلے آسمان کے نیچے مل بیٹھیں تو بیوی نے خاوند کو دیکھ کر مسکرا کر کہا کہ جب آپ مجھے کھلے آسمان کے نیچے بٹھائیں گے تو دو چاندوں کو آپ ایک وقت میں کیسے دیکھ سکیں گے مقصد کیا تھا کہ آسمان کے چاند کو دیکھیں گے یا میں زمین کا چاند ہوں مجھے آپ دیکھیں گے، تو یہ باتیں صرف اسلئے بتائی جارہی ہیں کہ جو اچھی بیویاں ہوتی ہیں وہ پیار کے انداز سے بات کر کے غصہ میں بھرے ہوئے شوہر کو بھی موم کر لیتی ہیں۔

واقعہ نمبر (۴) چنانچہ خالد بن یزید نے ایک مرتبہ عبداللہ ابن زبیرؓ کے بارے میں کوئی ناپسندیدہ بات کہہ دی عبداللہ ابن زبیرؓ کی بہن رملہ بنت زبیر ان کی بیوی تھی وہ پاس بیٹھی سن رہی تھی تو جب اس نے ناپسندیدہ باتیں کی اور دیکھا کہ بہن نے یہ باتیں سن لیں مگر چپ بیٹھی ہوئی ہے تو اس کو حیرت ہوئی تو وہ رملہ سے کہنے لگا کہ کیا بنا کیا تم میری باتوں کی تصدیق کرتی ہو یا تمہیں میری بات کی سمجھ ہی نہیں آئی تو رملہ نے آگے سے جواب دیا کہ نہ میں تصدیق کرتی ہوں اور نہ یہ کہتی ہوں کہ تمہاری بات مجھے سمجھ نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ ہم عورتیں ہیں ہمیں مردوں کی باتوں کے درمیان آنے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھول کی طرح بنایا ہے جس پھول کی خوشبو سونگھی جاتی ہے تو ہمیں تو پھول ہی بن کر رہنا ہے رملہ کی یہ بات غصہ میں بھرے ہوئے خاوند کو اتنی اچھی لگی کہ اس نے آگے بڑھ کر اپنی بیوی کی پیشانی کا بوسہ لیا اور جو غصہ تھا وہ سب ختم ہو گیا تو اس سے اندازہ لگائیے کہ جو اچھی بیویاں ہوتی ہیں وہ ایسی بات کرتی ہیں کہ جس سے محبتیں بڑھ جاتی ہیں۔

واقعہ نمبر (۵) ایک شاعر اور اس کی بیوی کا واقعہ کتابوں میں لکھا ہے بعض کہتے ہیں کہ علیؓ اور فاطمہؓ کا واقعہ ہے تاہم شاعر ذرا غصہ میں تھا تو بیوی کو دیکھ کر اس نے شعر کہہ دیا کہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

ان النساء شیاطین خلقن لنا

نعوذباللہ من شر شیاطین

کہ "عورتیں شیاطین ہیں جن کو اللہ نے ہمارے لئے بنایا ہم ان شیطانوں کی شیطانیت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں" بیوی نے یہ شعر سن لیا اور آگے سے شعر کو بدل کر یوں پڑھا کہ:

ان النساء ریاحین خلقن لکم

وکلکم تشتھی شم ریاحین

کہ "ہم عورتیں پھول ہیں جن کو تمہارے لئے پیدا کیا گیا اور تم میں سے ہر کوئی پھول کی خوشبو سونگھنا پسند کرتا ہے" اس کے جواب دینے سے اس شاعر کا غصہ ختم اور میاں بیوی کے درمیان پھر محبت بھری زندگی شروع ہوگئی۔

واقعہ نمبر (۶) ایک مرتبہ ایک خاوند بیوی سے ناراض تھا خوب برستا رہا خوب برستا رہا وہ بیوی چپ رہی، جب اس نے دیکھا کہ خاوند خوب بول بول کر چپ ہوگیا اور کچھ ٹھنڈا ہوگیا تو اس نے مسکرا کر خاوند کی طرف دیکھا اور کہنے لگی کہ میں جانتی ہوں کہ میرا شوہر اتنا اچھا ہے کہ اس کا علاج ایک نرم نگاہ اور ایک تبسم ہے، ان الفاظ کو سن کر خاوند کو اپنی بات پر پشیمانی ہوئی اس نے معافی مانگی اور پھر اپنی بیوی کے ساتھ محبت سے رہنا شروع کر دیا۔

تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت اس کو پسند کرتی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ جب بات چیت کریں تو انداز بھی محبت کا اپنائیں اور الفاظ کا چناؤ بھی ایسا ہو کہ دوسرے کے دل میں بات اتر جائے اور اگر کبھی ایسا ہو کہ میاں بیوی میں سے کوئی ایک غصہ میں ہو تو دوسرے کو صبر کر لینا چاہئے اسلئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر تمہیں اپنی بیوی کی کوئی بات بری لگے تو تم اس کی دوسری باتوں میں غور کرو اس کی کتنی باتیں ایسی ہونگی جو تمہیں اچھی لگیں گی قرآن مجید نے فرمایا ﴿عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ ممکن ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

تمہارے ایک چیز کو ناپسند کرو اور اس میں اللہ نے تمہارے لئے خیر رکھی ہو لہذا جب شادی کے بعد جب بچے ہو جائیں اور شادی کے بعد کئی سال گذر جائیں تو اگر کسی معاملہ میں کوئی چھوٹی موٹی تلخی بھی ہو جائے تو اس کو درگذر کرنا چاہئے بیوی بھی درگذر کرے خاوند بھی درگذر کرے عام طور پر دیکھا کہ جب عمریں زیادہ ہو جاتی ہیں پچاس یا اس سے اوپر کی عمر ہو گئی جب میاں بیوی کو جسمانی اعتبار سے ایک دوسرے کو اتنی ضرورت نہیں رہتی تو اس عمر میں پھر میاں بیوی کے جھگڑے بڑھ جاتے ہیں بوڑھے میاں بیوی زیادہ جھگڑتے ہیں تو اس وقت یہ اصول کام آتا ہے کہ اگر کسی ایک نے کوئی ایک بات غصہ میں کہہ بھی دی تو دوسرا اس کو برداشت کر لے اور اپنے گھر کے سکون کو برباد نہ کرے۔

چنانچہ ایک بوڑھے میاں بیوی حضرت عمرؓ کے پاس آئے کہا کہ جی مجھے اب اپنی بیوی میں ذرا دلچسپی نہیں رہی تو عمرؓ نے فرمایا کہ گھر کی تعمیر فقط محبت پر نہیں اسلام پر بھی کی جاتی ہے اب تمہارے بال بچے ہو گئے اب تم فقط ان محبتوں کو نہ دیکھو بلکہ اسلام کی تعلیمات کو دیکھتے ہوئے اپنے گھروں کو آباد رکھو۔

پیارے محبوب کا واقعہ

چنانچہ ایک مرتبہ سیدنا عائشہ صدیقہؓ کسی بات پر نبی علیہ السلام کے سامنے گفتگو کر رہی تھیں کہ اتنے میں صدیق اکبرؓ وہاں پہنچ گئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر ہم تمہیں ثالث بنا لیتے ہیں، صدیق اکبرؓ بات سننے لگے جب بات سننے لگے تو عائشہ صدیقہؓ غصہ میں تھیں نبی علیہ السلام سے یہ کہہ دیا کہ بالکل سچ سچ بات کرنا تو جب انہوں نے یہ بات کہی تو صدیق اکبرؓ نے اتنے زور سے تھپڑ لگایا کہ عائشہ صدیقہؓ کے منہ سے خون آ گیا فرمانے لگے کہ تم اللہ کے محبوب کو یہ کہہ رہی ہو کہ سچ سچ بات کرنا او خدا کی بندی! وہ سچ نہیں کہتے تو کیا کہتے ہیں، اب عائشہ صدیقہؓ کو جب باپ کا تھپڑ لگا عمر تو چھوٹی تھی تو وہ مزید

www.alhijazibooks.wordpress.com

تھپڑ سے بچنے کے لئے نبی علیہ السلام کے پیچھے ہوگئی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر ہم نے تمہیں ثالث بنایا تھا ہم تم سے یہ تو نہیں چاہتے تھے چنانچہ نبی علیہ السلام نے پھر صدیق اکبرؓ کو کہا آپ اب بیشک جائیں ہم آپس میں ہی فیصلہ کرلیں گے تو صدیق اکبرؓ واپس ہوگئے تو جب واپس آئے تو نبی علیہ السلام نے مسکرا کر عائشہ صدیقہؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا دیکھا باپ نے تو تھپڑ لگایا میرے پیچھے ہی چھپ کر جان بچی نا اور اس کے بعد پھر عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ اسی طرح محبت پیار سے رہنے لگے۔

تو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی انسان کی طبیعت غصہ میں ہے خوشی میں ہے ایسے الفاظ کوئی کہہ سکتا ہے کہ دوسرے کو برے لگیں مگر فوراً کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کو منالیں معافی مانگ لیں تاکہ گھر کی محبت کا ماحول وہ محبت پیار کا ہی رہے۔

جنتی عورت کی پہچان

حدیث پاک میں ہے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں جنتی عورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ضرور بتایئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر وہ عورت جو شوہر سے بہت محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، جب اسکا شوہر اس سے ناراض ہو تو وہ اپنے شوہر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر کہے کہ اس وقت تک اس جگہ سے نہیں ہلوں گی جب تک کہ آپ مجھ سے راضی نہیں ہوجائیں گے تو جتنی بھی نبی علیہ السلام نے نشانیاں بتائیں کہ جنتی عورت وہ ہوتی ہے کہ جو شوہر سے بہت بے پناہ محبت کرنے والی ہو، اولاد والی ہو، اور اگر کبھی اس کا شوہر کسی بات پر ناراض ہو تو وہ اپنے شوہر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر کہے کہ میں تمہاری ہوں اور میں یہاں سے نہیں ہٹوں گی، جب تک کہ آپ مجھ سے راضی نہیں ہوجائیں گے اس طرح

www.alhijazibooks.wordpress.com

منا لے یہ منانے کا عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند کہ اللہ کے محبوب نے جنتی عورت کی پہچان بتائی اور آج تو کئی بیویاں ایسی بات کرتی ہیں کہ جان بوجھ کر خاوند کو ستاتی ہیں اس کا دل دکھاتی ہیں ان عورتوں کو تو جنت کی ہوا بھی نہیں لگے گی۔

بہترین عورت کی علامتیں

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں بہترین عورت بتاؤں کہ جس کو خاوند دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے اب کونسی بیوی کو خاوند دیکھے گا تو دل خوش ہوگا جو محبت کرنے والی ہوگی خدمت کرنے والی ہوگی تو بہترین بیوی کی پہچان نبی علیہ السلام نے یہ بتلائی کہ جس کو خاوند دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے یا یوں سمجھ لیں کہ وہ اپنے دل میں الحمدللہ پڑھے ایسی بیوی نہ ہو کہ جس کو خاوند دیکھے تو دل میں اعوذ باللہ پڑھے تو نبی علیہ نے فرمایا کہ بہترین عورت وہ ہے کہ جس کو خاوند دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے اگر خاوند کسی کام کا حکم کرے تو وہ عورت اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنے نفس میں اور مال میں اپنے شوہر کی مخالفت نہ کرے اپنے نفس سے کیا مراد؟ اپنی عزت آبرو کے معاملے میں اور خاوند کے مال کے معاملہ میں خیانت نہ کرے تو اس حدیث میں چار نشانیاں بتائی گئی کہ

۱..... خاوند دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے۔

۲..... جب کوئی کام کے لئے وہ کہے تو فوراً اس کی بات کو مان لے۔

۳..... اپنی عزت۔

۴..... اور اپنے مال میں اپنے خاوند کی خیانت نہ کرے اب عورت کے لئے یہ چار کام کرنے کتنے آسان ہیں، اسی لئے یہ عاجز کہتا ہے کہ مردوں کو ولی بننے کے لئے تو کتنی نمازیں کتنی تلاوتیں اور کیا کیا مجاہدے کرنے پڑتے ہیں اور عورت کو تو ولیہ بننے کے لئے اللہ نے بہت آسانیاں دیدیں یہ چار کام کرلے اور اللہ تعالیٰ کی ولیہ بن کر زندگی گذارے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

ڈرنے کی بات

چنانچہ جولوگ کسی عورت کو خاوند کے خلاف بھڑکاتے ہیں ان کے بارے میں شریعت میں بہت بڑی وعید ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا دل کے کانوں سے سنیں کہ جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ میری امت میں سے نہیں حدیث پاک کی کتاب مستدرک ہے جس کے اندر یہ حدیث بیان کی گئی کتنی سخت وعید ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے بھی بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ میری امت میں سے ہی نہیں اللہ اکبر یعنی قیامت کے دن اس کو محبوب کے جھنڈے کے نیچے حاضری کی توفیق ہی نہیں ہوگی یا یوں سمجھ لیجئے کہ اس کی ایمان کے اوپر موت ہی نہیں ہوگی اتنی بڑی وعید اللہ اکبر اور یہ کام بہت سارے لوگ کرتے ہیں مثال کے طور پر بیوی اپنی سہیلی کو ملی اس نے کہا کیا وہی کپڑے پہنے پھرتی ہو تمہارا خاوند تمہیں نئے کپڑے بنوا کر ہی نہیں دیتا کسی کام کا نہیں تمہارا خاوند، اب یہ سہیلی صاحبہ یہ جو الفاظ کہہ رہی ہے کہ جس کو سن کر بیوی کے دل میں خاوند کے خلاف نفرت آئے یہ عورت اتنے الفاظ بول کر جہنم میں جانے کا راستہ ہموار کر رہی ہے تو آپ ذرا اس اصول پر غور کریں تو کئی مرتبہ بہنیں اس پر عمل کرتی ہیں اپنی بہن کو کہتی ہیں دیکھا تیرے خاوند نے یہ نہیں کیا تیرے خاوند نے یہ نہیں کیا تیرا خاوند تو ایسا ہے تو ایسی کوئی بھی بات جس نے کی چاہے وہ سگی بہن ہو چاہے وہ سگی ماں ہو کئی مرتبہ خود ماں اپنی بیٹی کو شوہر کے خلاف باتیں کرتی ہیں وہ یہ نہیں کرتا وہ یہ نہیں کرتا تاکہ بیوی کے دل میں خاوند کے بارے میں غصہ آجائے تو ایسی ماں ایسی بہن ایسا بھائی ایسی پڑوسن جو لوگ بھی اس قسم کی بات کر رہے ہیں کہ جس سے عورت کے دل میں خاوند کے خلاف کوئی جذبہ آرہا ہے یہ سارے لوگ اپنے واسطے جہنم کا راستہ ہموار کر رہے ہیں، یہ کوئی چھوٹی وعید نہیں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ میری امت میں سے ہی نہیں اس گناہ میں آپ اگر دیکھیں گی تو بہت

www.alhijazibooks.wordpress.com

سارے لوگ ملوث ہیں تو ایک دستور سمجھ لیں کہ ہمیشہ بیوی سے ایسی بات کریں کہ اس کے دل میں خاوند کی محبت بڑھے اگر آپ چاہتی ہیں کہ ایمان پر آپ کی موت آئے ورنہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ میری امت میں سے ہی نہیں اور اس کا ایک انداز اور بھی ہے اور وہ انداز یہ کہ کچھ مرد بھی ایسے ہوتے ہیں جو دیکھنے میں مرد حقیقت میں شیطان، وہ بھی یہ کام کرتے ہیں ایک بیوی اپنے میاں کے ساتھ خوشی کی زندگی گذار رہی ہے اب اس عورت کی تعریف کر کے اس کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس نے شادی شدہ عورت کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی اس نے گویا اس عورت کے دل میں خاوند کی نفرت کو پیدا کیا، یہ آدمی بھی ایمان کی موت نہیں مرے گا، اب سوچیں کہ کتنے مرد ہیں جو اس گناہ میں ملوث ہیں، بیوی کسی اور کی اور تعریفیں کر کے اس کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں کہتے ہیں تیرا خاوند تجھے ایسے نہیں رکھتا تجھے ایسے رکھنا چاہیے، تو تو اتنی اچھی ہے، تو یہ اصول سمجھ لیں کہ جس کسی نے بھی ایسی باتیں کی جس بات سے بیوی اپنے خاوند سے دور ہوتی ہے اس بندے کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ میری امت میں سے ہی نہیں تو ایسا کام کرنا تو جہنم کے لئے راستہ ہموار کرنے والی بات ہے۔

ایک عبرت انگیز واقعہ

بنی اسرائیل کا ایک کسان تھا جس کی بیوی بہت خوبصورت تھی وہ غریب آدمی تھا بادشاہ کی کہیں اس عورت پر نظر پڑ گئی تو بادشاہ اس پر فریفتہ ہو گیا اس نے کسی عورت کے ذریعہ اس بیوی کو متوجہ کیا کہ اگر تم میرے ساتھ شادی کر لو تو میں تمہیں محل کے اندر ملکہ بنا کر رکھوں گا اور تم تو یہاں مٹی میں ملکر مٹی بنتی چلی جا رہی ہو، چنانچہ اس بوڑھی عورت نے جا کر اس طرح کی باتیں کی کہ وہ عورت اپنے خاوند

www.alhijazibooks.wordpress.com

کے ساتھ بے رخی برتنے لگی کسان نے پوچھا کیا بات ہے میں تمہارے اندر محبت کی وہ جھلک نہیں دیکھ رہا جو تمہیں پہلے تھی، تو بیوی نے کہا ہاں مجھے تم سے کوئی محبت نہیں، خاوند نے پوچھا تم کیا چاہتی ہو کہنے لگی مجھے طلاق دیدو، نیک نیت خاوند تھا اس نے سوچا کہ جب اس کو میرے ساتھ محبت ہی نہیں رہی اور طلاق مانگ رہی ہے تو اس نے اس کو ایک طلاق دیدی جب عورت کو طلاق ہوگئی تو اس نے عدت گذارنے کے بعد بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ میں فارغ ہوچکی تو بادشاہ نے اس سے شادی کرلی جب پہلی رات بادشاہ اس عورت کے پاس ملنے کے لئے آیا اور اس کی طرف ہاتھ اٹھائے تو اللہ رب العزت کی غیرت کو اتنا جوش آیا کہ دونوں پر فالج کا حملہ ہوا اور دونوں کے اعضاء معطل ہوگئے، چنانچہ دونوں زندہ نعشیں بن گئیں صبح جب لوگوں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں سب کے سب فالج کے اثر میں تھے وہ بھی زندہ نعش اور یہ بھی زندہ نعش ایک دوسرے کے کام کے ہی نہ رہے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسروں کے لئے عبرت کی نشانی بنادی بادشاہ پر فالج اس وجہ سے ہوا کہ تم نے ایک نیک انسان کے گھر کو برباد کیا اور عورت پر فالج اس لئے ہوا کہ تم نے نیک خاوند سے بدنیتی کے ساتھ جان چھڑا کر دنیا کی طرف قدم بڑھایا، تم ان دنیا کی لذتوں کو حاصل نہیں کرسکو گے، تو اس سے اندازہ لگایئے کہ اللہ رب العزت اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ میاں بیوی آپس میں محبت و پیار کی زندگی گذاریں کیوں کہ انہوں نے اللہ کے نام پر ایک دوسرے کو میاں بیوی کے طور پر قبول کرلیا، اب اگر ان کے درمیان کوئی تیسرا بندہ رخنہ اندازی کرنے لگے گا تو وہ آدمی اپنے لئے جہنم کا راستہ ہموار کرے گا تو کوئی مرد یا کوئی عورت ایسی بات کرے کہ جس سے بیوی خاوند سے دور ہو اللہ تعالیٰ اس چیز کو بہت ناپسند فرماتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جو بھی کسی بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکائے وہ میری امت میں سے نہیں۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

بڑھیا کیوں نابینا ہوئی

ایک اور واقعہ ہے اس امت میں ایک بڑے بزرگ گذرے ہیں ابو مسلم خولانیؒ اتنے نیک اور اتنے اللہ کے ولی تھے کہ ان کو مسیلمہ کذاب نے گرفتار کیا جس نے جھوٹی نبوت کا دعوی کیا تھا اور اس نے ان کو کہا کہ تم مجھے اپنا نبی مانو انہوں نے انکار کیا اس نے آگ جلوائی کہا کہ میں تمہیں آگ میں ڈال دوں گا تو ابو مسلم خولانیؒ نے فرمایا فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ تو جو کرنا چاہتا ہے کر لے میں دین سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا چنانچہ اس نے ان کو آگ میں ڈلوا دیا اللہ رب العزت کی رحمت کا ظہور ہوا اور یہ بہت دیر آگ کے اندر رہے مگر ان کے لئے اسی طرح گل گلزار بن گئی جس طرح ابراھیم علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی تھی چنانچہ اس نے ان کو ڈر کے مارے چھوڑ دیا تو یہ پھر نبی علیہ السلام کے روزۂ انور پر حاضری کے لئے مدینہ طیبہ آئے عمرؓ کو پتہ چلا تو وہ ان کو ابو بکر صدیقؓ پاس لیکر گئے تو صدیق اکبرؓ نے ان کو دیکھ کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کی خاطر اللہ نے آگ کو اسی طرح گلزار بنا دیا جیسے اس نے اپنے خلیل کے لئے آگ کو گلزار بنا دیا تھا، یہ ابو مسلم خوالانیؒ جو اتنے نیک بزرگ تھے مستجاب الدعوات تھے ان کی بیوی ان سے بہت محبت کرتی تھی جب بھی یہ گھر میں آتے تو ان کی بیوی آگے بڑھ کر مسکرا کر استقبال کرتی اور ان کے جوتے اپنے ہاتھوں سے پاؤں سے خود نکالتی تھی ایک دن کیا ہوا کہ ایک بڑھیا فتنے کی پڑیا وہ کہیں ان کی بیوی کے پاس آ گئی اور اس نے ان کی بیوی کو کہا کہ تمہارے خاوند کے ساتھ تو وقت کا حاکم اتنا محبت کرتا ہے اتنا احترام کرتا ہے تم اپنے میاں سے کیوں نہیں کہتی کہ وہ تمہارے لئے کوئی ماہانہ مقرر کر دے اور تمہیں کوئی خدمت کے لئے باندی لا کر دے تو اس بڑھیا نے یہ مشورہ دیا جس پر کہ ان کی بیوی کے دل میں یہ بات آ گئی کہ مجھے خاوند کو

www.alhijazibooks.wordpress.com

یوں کہنا چاہئے، چنانچہ ابو مسلم خولانیؒ جب اپنے گھر آئے تو نہ تو بیوی نے مسکرا کر استقبال کیا اور نہ ان کے پاؤں سے جوتے اتارے بلکہ خاموش، سوچوں میں ڈوبی ہوئی اپنی جگہ بیٹھی رہی ابو مسلم خولانیؒ بڑے فراست والے تھے پہچان گئے کہ میری بیوی کو کسی نے بگاڑا تو ان کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ اللہ اس شخص کو اندھا کرے جس نے میری بیوی کو بگاڑا تو کہتے ہیں کہ ان الفاظ کے نکلتے ہی وہ بڑھیا اپنی جگہ اندھی ہوگئی ان کی بیوی نے جب بچے کو بھیج کر پتہ کروایا اور اسے یقین ہوگیا کہ واقعی وہ عورت اندھی ہوگئی تو اس نے اپنے خاوند کے سامنے معافی مانگی اور ان کو پورا واقعہ سنایا اور پھر کہنے لگی کہ جی آپ رحم فرمائیں اور اس بڑھیا کے لئے دوبارہ دعا کریں اللہ اس کو بینائی عطا فرمادے تو بیوی کے توبہ تائب ہونے پر انہوں نے اس بڑھیا کے لئے دعا کی اللہ نے ان کی بینائی کو پھر واپس فرمادیا، تو ان واقعات سے آپ اندازہ لگائیں جو شخص کسی بیوی کو خاوند کے خلاف کرے وہ اپنے لئے جہنم کا راستہ ہموار کرتا ہے۔

اسلئے چاہئے کہ اگر کوئی بیوی خاوند سے ناراض بھی ہو تو کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے اس کی ناراضگی بڑھے بلکہ ایسی بات کریں کہ جس سے اس کا غصہ ٹھنڈا ہوجائے اور وہ خاوند کے قریب ہوجائے یہ اصول تمام مستورات اپنی زندگی میں اپنالیں ان کے لئے ایمان پر مرنا آسان ہوجائے گا، ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں کبھی بھی کوئی بیوی آپکے سامنے خاوند کے خلاف باتیں کریں کبھی اس کی ہاں میں ہاں نہ ملائے دنیا میں کوئی انسان فرشتہ نہیں ہے ہر انسان کے اندر خامیاں ہوتی ہیں اس بیوی کو حتی الوسع ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں آپ اسکو سمجھانے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنے میاں کے قریب ہوجائے اگر آپنے بیوی کو میاں کے قریب کردیا تو آپ کو کلمہ کے اوپر مرنا آسان ہوجائے گا اللہ رب العزت ہمیں شریعت اور سنت والی زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارا یہ ٹپک اتنا وسیع ہے کہ ابھی آنے والے چند دنوں میں انہیں کے اوپر ہی گفتگو ہوتی رہے گی لہذا

www.alhijazibooks.wordpress.com

یہ عاجز کل مستقل اس عنوان پر بات کرے گا کہ گھر کو کیسے بسایا جاتا ہے خوشگوار زندگی کیسے حاصل کی جاسکتی ہے، بیوی کن باتوں کو مدنظر رکھے تو اسکا گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے اور اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

www.alhijazibooks.wordpress.com

ابیات شوقیہ

بناؤں گا اپنے نفس سرکش کو اب تو یارب غلام تیرا — میں چھوڑ کر کاروبار سارے کروں گا ہر وقت کام تیرا
کیا کروں گا بس اب الٰہی میں ذکر ہی صبح و شام تیرا — جماؤں گا دل میں یاد تیری رٹوں گا دن رات نام تیرا
ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب کہوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

میں اے خدا دم بھروں گا تیرا بدن میں جب تک جان رہے گی — پڑھوں گا ہر وقت تیرا کلمہ زبان میں جب تک زبان رہے گی
کوئی رہے گا نہ ذکر لب پر تری ہی بس داستان رہے گی — نہ شکوۂ دوستاں رہے گا نہ غیبت دشمناں رہے گی
ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب کہوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

رہا میں حیران رات غفلتوں میں عبث یوں ہی زندگی گزاری — کیا نہ کچھ کام آخرت کا کئی گناہوں میں عمر ساری
بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری — میں سر جھکا کا ہوں میرے مولا میں توبہ کرتا ہوں میرے باری
ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب کہوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

میں دین لوں گا میں دین لوں گا نہ لوں گا میں نربہار دنیا — دکھا کے نقش و نگار اپنے لبھائے مجھ کو ہزار دنیا
اسے میں خوب آزما چکا ہوں بہت ہے بے اعتبار دنیا — لگاؤں گا اس سے دل میں ہرگز یہ چار دن کی ہے یار دنیا
ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب کہوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

مجھان دلبر تو سیکڑوں ہیں مگر کوئی باوفا نہیں ہے — وَدُود اور لائق محبت فقط ہے تُو دوسرا نہیں ہے
کوئی تجھ ذکر کے برابر مزے کی شئے اے خدا نہیں ہے — مزے کی چیزیں ہیں گو ہزاروں کسی میں ایسا مزہ نہیں ہے
ہر دم کروں گا اے میرے باری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
مثل نفس اب کہوں گا جاری اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

www.alhijazibooks.wordpress.com

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ازدواجی زندگی کی بہار

۳

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم
(نقشبندی مجددی)

www.alhijazibooks.wordpress.com

فہرست عناوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	میاں بیوی کو ورغلانے والے	۱۰۶
۲	جھوٹ ناپسندیدہ چیز	۱۰۷
۳	میاں بیوی کے دشمن	۱۰۸
۴	بیوی کا سچا دوست کون؟	۱۰۹
۵	ایک واقعہ	۱۱۰
۶	گھر بنانا اور ہے گھر بسانا اور	۱۱۱
۷	دل کی ملکہ کیسے بنے	۱۱۳
۸	کامیاب زندگی کے چند اصول	۱۱۴
۹	ایک لطیفہ	۱۱۸
۱۰	درد بھرا قصہ	۱۱۹

www.alhijazibooks.wordpress.com

اللہ اللہ اللہ

اقتباس

بیوی کو چاہئے کہ شادی کے بعد نہ تو وہ اپنے خاوند کے خلاف کوئی بات سنے نہ کسی ایسی بات کے اوپر دھیان دے، بیوی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں اس کا ایک ہی سچا دوست ہوسکتا ہے اور وہ اس کا خاوند ہے، خاوند کے سوا پوری دنیا میں اس کا سچا دوست کوئی بھی نہیں ہوسکتا۔

افادات

حضرت پیر ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّابَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ﴾

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

میاں بیوی کو ورغلانے والے

نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ ''جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں'' تو اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ کوئی بھی آدمی اگر کسی بیوی کے سامنے اگر کوئی ایسی بات کرے جس سے بیوی کے دل میں خاوند کی نفرت پیدا ہو تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ نبی علیہ السلام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں یوں سمجھے کہ اس کو کلمہ پہ موت ہی نہیں آئے گی اسی طرح جو آدمی خاوند کو بیوی کے خلاف بھڑکائے اس کو بھی اس پر قیاس کیا جائے گا اور آج غور کریں کہ یہ گناہ آج ہمارے معاشرے میں بہت عام ہو گیا قریب قریب کے رشتہ دار کہیں تو بیوی کے خلاف بات کر دیتے ہیں اور کہیں خاوند کو بیوی کے خلاف کر دیتے ہیں اس کی کئی وجوہات ہیں ایک وجہ تو ہمدردی جتاتا ہے مثلاً خاوند غریب ہے کم پڑھا ہوا ہے اب لڑکی کی سہیلیاں لڑکی کی بہنیں لڑکی کی ماں اس کی ہمدرد بن کر اس کو کہیں گی تیرا خاوند تو یہ نہیں یہ بھی نہیں تو ہمدردی میں یہ عورتیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

بیٹھی ہوئی جہنم کمارہی ہیں سگی ماں کئی مرتبہ اپنی بیٹی کو ایسی بات کردیتی ہے کہ اس کے دل میں خاوند کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے تو یہ ماں اس ہمدردی کی آڑ میں اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنارہی ہے اور ہم نے تو یہاں تک بھی دیکھا کہ رنجش بڑوں کی اور ماں باپ نے بیٹی کو گھر بٹھایا ہوا ہے کہ ہم اس کو نہیں جانے دیتے بیٹی اپنے خاوند کے پاس جانا چاہتی ہے اور ماں باپ کہتے ہیں کہ خبردار اگر تم نے باہر قدم رکھا، یہ کس لئے کہ انہوں نے دین اسلام کی تعلیم کو پڑھا ہی نہیں ہوتا اگر پڑھ لیتے تو یہ کبھی بھی بیوی کو خاوند سے دور نہ کرتے۔

اسی طرح کئی مرتبہ جب ساس دیکھتی ہے کہ میرا بیٹا اپنی بیوی کے زیادہ قریب ہوتا جارہا ہے تو اسے ڈر پڑ جاتا ہے کہ کہیں میرے ہاتھ سے نکل نہ جائے اور بیوی کا نہ بن جائے تو وہ اس کی بیوی کی چھوٹی موٹی باتوں کا بتنگڑ بنا کر اپنے بیٹے کو اس طرح سے پیش کرتی ہے کہ اس کے دل میں اس کی نفرت آجاتی ہے، یہ ماں اپنے بیٹے کو تو اپنی مٹھی میں کرلے گی لیکن خود جہنم میں جائے گی، اسلئے جب کسی لڑکے اور لڑکی کا نکاح ہوگیا اب قریب والوں میں سے کسی کو بھی کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے کہ خاوند بیوی کے خلاف ہو یا بیوی خاوند کے خلاف ہو بلکہ اگر ان کے دل میں فاصلے ہونے بھی لگیں تو ان کو جوڑنے کی کوشش کرنی چاہئے یہ کام اتنا اہم ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کی خاطر اپنا حق معاف کردیا۔

جھوٹ ناپسندیدہ چیز

شریعت میں جھوٹ بولنے کو بہت ناپسند کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں فرمادیا ﴿كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ کہ جب انسان وہ بات کہے جو کرتا نہیں تو اللہ تعالیٰ کا غصہ بھڑکتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کو جھوٹ سے اتنی نفرت ہے لیکن اگر میاں بیوی کے درمیان صلح کروانے کے لئے کوئی جھوٹ کی بات بھی کردے تو شریعت کہتی ہے اگرچہ جھوٹ ہے مگر اللہ تعالیٰ

www.alhijazibooks.wordpress.com

اس بندے سے اس گناہ پر مواخذہ نہیں فرمائیں گے تو اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ شریعت نے ہر ایسی بات جو میاں بیوی کو دور کرے اس کو ناپسند کیا اور ان کو قریب کرنے کے لئے اگر کوئی جھوٹ بھی بول لے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی معاف کرنے کا اظہار فرمادیا تو یہاں سے ثابت ہوا کہ دین اسلام میں شریعت محمدی میں اسی چیز کو پسند کیا کہ جب کوئی لڑکا لڑکی آپس میں نکاح کے ذریعہ میاں بیوی بن گئے اب تم ان کو جوڑے رکھو اور ان کو دور کرنے کی نہ کوشش کرو بلکہ وہ دور ہونا بھی چاہیں تو ان کو جوڑو اس پر اللہ تعالیٰ کی تم پر رحمتیں ہونگی، لہٰذا نندوں کو ساس سسر کو چاہئے کہ وہ اپنے بیٹے کو بیوی کے کبھی بھی خلاف نہ کریں اگر کریں گے تو جہنم کمائیں گے۔

اسی طرح میکے والوں کو چاہئے کہ وہ شادی کے بعد لڑکی پر اپنے حق نہ جتائیں اب شادی ہوگئی اب وہ اپنے گھر کی ہے اگر وہ اپنے میاں کے ساتھ خوشی سے زندگی گذار رہی ہے تو کوئی ایسی بات نہ کریں کہ جس سے بیوی کے دل میں میاں کے خلاف کوئی بات آئے سوچنے کی بات ہے کہ کونسا انسان ہے جس کے اندر غلطیاں نہیں ہوتیں کوتاہیاں نہیں ہوتیں اگر ایک بندہ خردبین ہی فٹ کرلے تو اس کو تو بیوی میں بھی سو برائیاں نظر آجائیں گی اور خاوند میں بھی سو برائیاں نظر آجائیں گی تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ میاں بیوی کو جدا ہی کرتے رہو غلطیوں کے باوجود ان کو چاہئے کہ وہ اکثر ہیں اچھا جو لوگ ان کی غلطیوں کو (zoom) یعنی بڑا کر کے بتارہے ہوتے ہیں، یہ ساس سسر نندیں کیا اپنے اندر ان کی غلطیاں نہیں ہوتیں ان کی اپنی زندگی دیکھو تو سو عیب ان کے اندر نکل آئیں گے۔

میاں بیوی کے دشمن

شریعت کے مزاج کو سمجھنا چاہئے کہ جب بھی میاں بیوی کی حیثیت سے کوئی جڑ جائے تو اب تیسرے بندے کو اجازت نہیں کہ کوئی ایسا عمل کرے یا ایسا

www.alhijazibooks.wordpress.com

بول بولے جس سے کہ میاں بیوی کے درمیان فاصلے پیدا ہو جائیں ان میں کئی مرتبہ شیطان مردوں اور عورتوں کو نفسانی رنگ میں بھیجتا ہے تو کچھ عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو اس عورت کے خاوند کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ بے پردگی کی وجہ سے اکثر جو قریب کی رشتہ دار لڑکیاں ہوتی ہیں یا اس لڑکی کی سہیلیاں ہوتی ہیں وہی اس کے خاوند کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہیں اور کئی مرتبہ خاوند کے رشتہ داروں میں سے دوستوں میں سے سگے بھائیوں میں سے ایسے نامعقول مرد ہوتے ہیں جو اس کی بیوی کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں، اور کئی مرتبہ بیوی گھر تو نہیں چھوڑتی مگر اس کا دل خاوند کے دل سے جدا ہو جاتا ہے، تو جس نے اس کے دل کو خاوند کے دل سے جدا کر دیا وہ بھی اسی حکم میں شامل ہوگا، تو یہ بہت بڑا گناہ ہے کیوں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ایسا کرنے والا میری امت میں سے ہی نہیں۔

بیوی کا سچا دوست کون؟

بیوی کو چاہئے کہ شادی کے بعد نہ تو وہ اپنے خاوند کے خلاف کوئی بات سنے نہ کسی ایسی بات کے اوپر دھیان دے، بیوی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں اس کا ایک ہی سچا دوست ہو سکتا ہے اور وہ اس کا خاوند ہے، خاوند کے سوا پوری دنیا میں اس کا سچا دوست کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

ابھی تین چار مہینہ پہلے مجھے ساؤتھ افریقہ میں ایک شہر کا دورہ کرنے کا موقع ملا دوربن کا شہر تھا، ایک واقعہ سامنے آیا کہ میاں بیوی خوشی کی زندگی گذار رہے تھے خاوند کے کسی کاروباری دوست کو پتہ چل گیا کہ اس کی بیوی بڑی خوبصورت ہے اس نے کسی طریقہ سے فون پر بات کرنی شروع کر دی اور یہ پڑھی لکھی بیوقوف لڑکی اس کو خاوند کا دوست سمجھتے ہوئے اس کی باتوں کا جواب دیتی رہی، اب یہ باتونی انسان تھا باتوں باتوں میں اس نے اس کے ساتھ ایسا معاملہ کیا کہ اس

www.alhijazibooks.wordpress.com

کے دل کو خاوند سے دور کر دیا، پھر اس نے اس کو طریقہ سنایا کہ تمہارے رشتہ دار انگلینڈ میں رہتے ہیں لہذا خاوند سے کہو کہ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس جانا چاہتی ہوں چنانچہ اس نے ضد کر کے اجازت لے لی اور اکیلے سفر کیا، اور اس مرد نے خود اس کے ساتھ سفر کر لیا، اور ایک مہینہ دونوں نے حرام کاری میں وقت گذارا وہ لڑکی سمجھنے لگی کہ یہ آدمی مجھ سے بہت پیار کرتا ہے لہذا جب وہ واپس آئی تو اس نے آکر اپنے خاوند سے طلاق لے لی، جب طلاق لے لی تو اس کے بعد اس مرد کا اس کو کوئی فون ہی نہ آیا۔

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔

اب وہ بچی خط لکھ کر پوچھتی ہے کہ میں کیا کروں اس بچی پر ترس بھی آیا افسوس بھی ہوا کہ دیکھو ہنستے بستے گھر میں رہنے والی ایک بچی نے غیر مرد کی باتوں پر یقین کر کے اپنی زندگی کو تباہ کر لیا، تو یہ بات اسلئے ذرا تفصیل سے بتائی کہ اس طرح کے واقعات پیش آرہے ہیں اطلاعیں مل رہی ہیں اس لئے بیویوں کو بہت محتاط رہنا چاہئے۔

ایک واقعہ

کتابوں میں واقعہ لکھا ہے ایک بہت غریب آدمی تھا اور اللہ تعالی نے اس کو بہت خوبصورت بیوی دیتی تھی مگر وہ خوبصورت ہی نہیں وہ خوب سیرت بھی تھی نیک بھی تھی وقت کے ایک بادشاہ نے اس کو دیکھا اور اس نے زور لگا لیا کہ یہ عورت اس سے طلاق لے اور میں اسے ملکہ بنالوں مگر اس عورت نے بادشاہ کو پیغام بھجوایا کہ میں تیرے خزانوں پر لات مارتی ہوں اور جس کو اللہ نے میرا شریک حیات بنا دیا میں اس کے قدموں کی خاک بن کر رہنا چاہتی ہوں، تو ایسی نیک بیویاں بھی دنیا میں موجود ہوتی ہیں کہ جو غربت میں رہتی ہیں تنگی میں رہتی ہیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

مگر اللہ رب العزت کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے وہ کسی شیطان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتیں تو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ شیطان ہر وقت پیچھے لگا ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح انسان کے گھر کو برباد کرے انسان کے ایمان کو برباد کرے۔

اسلئے یہ بات اچھی طرح ذہن میں بٹھالیں کہ آپ کوئی ایسی بات کسی بھی مرد کو یا کسی بھی عورت کو نہ کہیں کہ جس سے مرد بیوی کے خلاف ہو یا بیوی مرد کے خلاف ہو مثلاً آپ نے اتنا ہی کہہ دیا کہ تیرا خاوند تجھے کپڑے نہیں بنوا کے دیتا؟ زیور نہیں بنوا کر دیتا؟ اتنی سی بات کرنے سے بھی بیوی کے دل میں خاوند کے خلاف بات آجاتی ہے اس کو اپنی محرومی کا احساس ہونے لگتا ہے تو گفتگو کے اندر بہت محتاط بات کرنی چاہئے ہمیشہ ایسی بات کریں کہ میاں بیوی اگر دور بھی ہو رہے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں جو بچھڑے ہوئے کو ایک دوسرے سے قریب کرے گا اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنے قریب فرمالیں گے۔

گھر بنانا اور ہے گھر بسانا اور ہے

گھر کو بنانا مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے گھر کو سجانا یا گھر کو بسانا یہ عورت کی ذمہ داری ہوتی ہے، اسلئے ہر خاوند کو چاہئے کہ جتنا جلدی ہو سکے وہ اپنے اور اپنی بیوی کے لئے اپنا گھر بنائے ہمارے حضرت مرشد عالمؒ یہاں تک فرماتے تھے ''لا ایمان لمن لا مکان لہ'' کہ جس بندے کا مکان نہیں اس بندے کا ایمان ہی نہیں ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضرت اتنی بڑی بات کیسے کر دی کہ جس کا مکان نہیں اس کا ایمان ہی نہیں تو حضرت نے فرمایا کہ ہم نے خود دیکھا کہ کرائے کے مکانوں میں رہنے والے میاں بیوی ہیں خاوند کسی حادثہ کی وجہ سے یا کسی وجہ سے فوت ہو گیا اب بیوی کا کوئی مکان ہی نہیں دھکے کھاتی پھر رہی ہے اور قریب اس کا کوئی اور مدد کرنے والا نہیں تو وہ مایوس ہو کر ایسے کلمے زبان سے

www.alhijazibooks.wordpress.com

بول دیتی ہے جو کفریہ کلمے ہوتے ہیں جن سے بندے کا ایمان ہی ضائع ہو جاتا ہے تو اسلئے خاوند کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ کہ اللہ تعالیٰ اگر اس کو کچھ وسائل دیں وہ محنت کرے کوشش کرے اور پہلی فرصت میں اپنا مکان بنائے ساس سسر کا یہ سوچنا کہ بیٹا ساری عمر ہمارے ساتھ ہی رہے یہ پرلے درجہ کی بیوقوفی ہے، یاد رکھنا جس طرح چولہے میں آگ جلتی ہے اسی طرح چولہا اکٹھے ہونیکی وجہ سے دلوں میں بھی آگ جلتی ہے، عقل مند ساس سسر وہ ہوتے ہیں کہ جو اپنے بیٹے کو الگ مکان میں رکھیں مگر اپنے قریب رکھیں، تا کہ وہ میاں بیوی سارا دن ان کی خدمت میں گذارے ایسی صورت میں یہ میاں بیوی ساری زندگی ان کے غلام بن کر گذاریں گے اور جہاں چولہا ایک ہو وہاں پر شیطان عورتوں کے اندر لڑائیاں جلدی ڈلوا دیتا ہے۔

نوجوانوں کو کھانے اور طرح کے پسند ہوتے ہیں بوڑھی عورتوں کے کھانے کے طور طریقے اور طرح کے ہوتے ہیں، بوڑھی عورتوں کو اور کوئی کام ہوتا نہیں ہے بس بیٹھی ہوئی تنقید کر رہی ہوتی ہیں، بیویاں کہتی ہیں کہ ہمیں تو یہاں سانس لینے کی اجازت نہیں ہمیں تو فرج (freedge) کا دروازہ کھولنے کی بھی اجازت نہیں تو وہ اپنے آپ کو قیدی محسوس کرتی ہیں، اس لئے دلوں میں اپنی ساس سے نفرت کرتی ہیں تو بہو کے جسم کو قریب رکھنا اور اس کے دل میں نفرت بھر دینا یہ کہاں کی عقل مندی ہے، اس سے تو زیادہ بہتر ہے کہ وہ بیشک ساتھ والے مکان میں رہے مگر اس کے دل میں ساس سسر کی محبت بھری ہوئی ہو، اکثر لڑائیاں دیکھی گئی ہیں وہ جہاں سب لوگ ایک گھر میں اکٹھا رہتے ہیں وہیں پر جھگڑے زیادہ پھیل جاتے ہیں اور اوپر سے وہ ظاہرداری میں اکٹھے بھی رہتے ہیں دلوں میں نفرتیں ہوتی ہیں ایسے گھروں میں جہاں کوئی بندہ ہوگا وہ ہمیشہ دوسرے کی غیبت کر رہا ہوگا تو ظاہرداری میں تو یہ لوگ ایک نظر آرہے ہوتے ہیں مگر ان کے دلوں میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا ہے اتنا حرام وہاں ہو رہا ہوتا ہے غیبت، جھوٹ،

www.alhijazibooks.wordpress.com

بہتان، چغل خوری اگر انسان ان گناہوں کو گناہ سمجھتا ہے تو یوں سمجھیں کہ اس گھر میں ہر وقت یہی کچھ ہو رہا ہوتا ہے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ قریب قریب گھر ہوں یا ایک بڑا گھر ہے تو اس کے کچھ حصے بنا لئے جائیں جس سے کہ تمام بچوں کے چولہے کا معاملہ اپنا اپنا ہو مگر قریب رہ کر آپس میں محبت اور پیار کی زندگی گذاریں تو گھر بنانا یہ خاوند کی ذمہ داری اور گھر کو سجانا یا گھر کو بسانا یہ بیوی کی ذمہ داری اسی لئے بیوی کو گھر والی کہتے ہیں کہ وہ گھر کو آباد کرنے کا سبب بنتی ہے۔

دل کی ملکہ کیسے بنے

ایک بات ذہن میں رکھ لیں کہ عورت کتنی ہی خوبصورت کیوں نہ ہو تعلیم یافتہ کیوں نہ ہو اور مالدار کیوں نہ ہو خاوند کے دل کی ملکہ بننے کے لئے اس کو کوشش کرنی پڑتی ہے، یہ نہیں ہوتا کہ جی اب میرا نکاح ہو گیا اب میں خاوند کے دل کی ملکہ بن گئی، آپ خاوند کی بیوی تو بن گئی ہیں اپنے گھر سے چل کر اس کے گھر میں پہنچ گئی ہیں مگر اس کے دل میں گھر بنانے کے لئے آپ کو خود محنت کرنی پڑے گی وہ جب آپ کے اندر خوبیاں دیکھے گا اچھائیاں دیکھے گا اب آپ اس کے دل میں اپنا گھر بنا لیں گی تو خاوند کے گھر میں پہنچنا تو بڑا آسان کہ ماں باپ نکاح کر کے بیٹی کو رخصت کر دیتے ہیں اور ادھر سے ساس سسر اس کو دلہن بنا کر اپنے بیٹے کے گھر پہنچا دیتے ہیں تو گھر پہنچنا تو بڑا آسان کام ہے لیکن گھر پہنچنے کے بعد میاں کے دل میں اپنا گھر بنانا یہ اصل کام ہے، اور یہ بیوی تب بنا پاتی ہے جب اس کے اندر نیکی ہو جب اس کے اندر خدمت ہو وفاداری ہو خاوند کے ساتھ محبت ہو ان صفات کے ذریعہ وہ اپنے خاوند کے دل میں اپنا گھر بناتی ہے لہذا جو عورتیں شکوے کرتی پھرتی ہیں خاوند ہماری طرف دیکھتا نہیں توجہ نہیں کرتا ماں کی بات زیادہ مانتا ہے یہ سب وہ عورتیں ہوتی ہیں جو اپنے خاوند کے

www.alhijazibooks.wordpress.com

دل میں گھر بنانے کی کوشش ہی نہیں کرتی وہ یہی سوچتی ہیں کہ بس خاوند کے گھر میں پہنچ گئیں اب یہی کافی ہے، گھر تک نہیں پہنچنا خاوند کے دل تک پہنچنا ہے اس کے دل میں اپنا گھر بنانا ہے۔

کامیاب زندگی کے چند اصول

.....(۱) خاوند اگر غریب بھی ہو تو بھی اس کو اپنا امیر سمجھے اپنا بڑا سمجھے رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے جب میاں بیوی میں محبت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس محبت کی وجہ سے ان کے رزق میں بھی برکت عطا فرمائیں گے چنانچہ کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ شادی سے پہلے کا روبار اگر لاکھوں میں تھا تو جب بیوی پہنچی تو اللہ نے رزق میں ایسی برکت دی کہ اب ان کا کام کروڑوں پر پہنچ گیا تو بیوی جب آتی ہے تو اپنا رزق لے کر آتی ہے۔

.....(۲) خاوند کی خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دیں اور اس کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم کریں مثال کے طور پر آپ کو نیند آئی ہوئی ہے اور خاوند دیر سے کام سے واپس آیا اب آپ کی ضرورت ہے آپ سو جائیں اور خاوند کی ضرورت ہے کہ اس کو گرم کھانا دیا جائے اور پاس بیٹھ کر اس کے ساتھ بات چیت کی جائے تو ایسی صورتحال میں اپنی ضرورت پر خاوند کی ضرورت کو مقدم رکھا کریں اگر آپ اپنی نیند کر قربان کر دیں گی خاوند کو گرم کھانا دیں گی پاس بیٹھیں گی اس سے بات چیت کریں گی تو اس کی تھکن بھی اتر جائے گی اور اسکے دل میں آپ کی محبت بھی بڑھ جائے گی اور اگر آپ اس کو کہیں کہ جی فرج میں کھانا پڑا ہے آپ کھالیں اور میں تو سو رہی ہوں تو جس طرح وہ فرج کا ٹھنڈا کھانا کھائے گا اس طرح اس کا دل بھی آپ کی طرف سے ٹھنڈا ہو جائے گا۔

.....(۳) خاوند کے ساتھ ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آئیں جیسے حدیث پاک میں آتا ہے کہ اچھی بیوی وہ ہوتی ہے کہ خاوند اس کو دیکھے تو اس کا دل باغ

www.alhijazibooks.wordpress.com

باغ ہو جائے خوش ہو جائے تو آپ گھر میں ایسی بن کر رہیں کہ خاوند آپ کو دیکھے تو اپنی پریشانیوں کو بھول جائے اس کے لئے آپ نہائیں گی اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھیں گی صاف ستھرے کپڑے پہنیں گی خوشبو لگائیں گی تو جتنا آپ خاوند کے لئے اپنے آپ کو سجائیں گی آپ یوں سمجھیں کہ اتنی دیر آپ نے مصلے والی عبادت سے زیادہ افضل کام کرنے میں لگا دیا مصلے پر بیٹھ کر نفل پڑھ کر آپ کو وہ اجر نہیں مل سکتا جو آپ کو اپنے خاوند کے لئے تیار ہونے پر مل سکتا ہے، اس کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ ہر روز نئے جوڑے ہوں، بس کپڑے صاف ہونے چاہئیں تو صاف ستھرا انسان ہمیشہ دوسرے بندے کو اچھا لگتا ہے ایسا نہ ہو کہ خاوند باہر سے خوش آئے اور الٹا گھر میں آ کر پریشان ہو جائے اور کئی عورتوں کا تو وطیرہ ہوتا ہی یہی ہے کہ جہاں خاوند گھر میں آیا اور انہوں نے کوئی جھگڑے کا مسئلہ آگے رکھ دیا خوش بندے کو پریشان کر دینا یہ بہت بڑی بیوقوفی ہوتی ہے، تو حدیث پاک کے مطابق آپ ایسی بن کر رہیں کہ خاوند آپ کو دیکھے تو اپنی پریشانیوں کو بھول جائے،

.....(۴) اگر کھانا کھانے کا وقت ہے تو بیوی کو چاہئے کہ وہ کوشش کرے کہ اپنے میاں کے ہاتھ خود دھلائے اب اگر اسمیں عورتیں اپنی بے عزتی سمجھیں تو ان کی عقل کا قصور ہے خاوند کو اللہ نے مرتبہ ایسا ہی دیا ہے، یاد رکھیں نبی علیہ السلام کا یہ فرما دینا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں کہی گئی وہاں تو سجدے کی بات ہو رہی ہے اور یہاں ہاتھ دھلانے میں بھی اپنی بے عزتی محسوس کر رہی ہیں کیا اپنے گھر میں اپنی والدہ کے ہاتھ نہیں دھلاتیں، اپنے والد کے ہاتھ نہیں دھلاتیں تو اگر والدہ اور والد کے ہاتھ دھلا سکتی ہیں احترام کی وجہ سے تو پھر خاوند کو بھی تو اللہ تعالیٰ نے احترام عطا کیا ہے اس کے بھی ہاتھ دھلائیں تا کہ اس کو پتہ چلے کہ میری بیوی خاوند بھی میرے ساتھ محبت

www.alhijazibooks.wordpress.com

بھی کرتی ہے اور دستر خوان پر بیٹھیں تو خوش مزاجی کے ساتھ کھانا کھائیں ہر کھانے کو یادگار بنائیں۔

.....(۵) کبھی بھی خاوند کی گنجائش سے زیادہ فرمائش نہ کریں، آپ سمجھدار ہیں اگر آپ محسوس کر سکتی ہیں کہ خاوند دس روپے خرچ کر سکتا ہے تو بس اتنا ہی خرچہ سامنے رکھیں اور وہ خرچ دس روپے کر سکتا ہو اور آپ نے پلاننگ سو روپے کی بنائی ہوئی ہے تو یہ تو اپنے گھر کا سکون برباد کرنے والی بات ہوئی دنیا کی چیزوں کی خاطر خاوند کے دل میں اپنی نفرت پیدا کر لینا یہ کہاں کی عقل مندی ہے، خاوند کو آپ یقین دہانی کروائیں کہ آپ کو اس کے پیسے کا درد ہے عقلمند عورتیں ہمیشہ خاوند کے مال کو سلیقہ سے استعمال کرتی ہیں تو خاوند کے دل میں ان کا مقام بڑھ جاتا ہے اور جو عورت خاوند کے مال کو لوٹ کا مال سمجھیں تو خاوند کے دل میں اس عورت کا مقام گر جاتا ہے، اسلئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنتی عورت کی پہچان ان میں سے ایک یہ بتائی گئی کہ وہ اپنے ناموس کے بارے میں اور مال کے بارے میں خاوند کے ساتھ خیانت نہ کرے تو یہ اصول بنالیں کہ خاوند کو یہ یقین دہانی ہو جائے کہ میری بیوی کو میرے مال کا درد ہے یہ اس کو سوچ سمجھ کر استعمال کرتی ہے جس طرح کرنا چاہئے جب اس کو یہ یقین ہو جائیگا تو پھر وہ بینک کی بجائے آپ کو اپنا بینک سمجھنا شروع کر دے گا۔

.....(۶) بعض عورتیں یہ غلطی کرتی ہیں کہ بے موقع خاوند کو اپنی داستان سنانے بیٹھ جاتی ہیں یہ نہیں دیکھتیں کہ اس کو جلدی دفتر جانا ہے یا جلدی باہر جانا ہے یا یہ تھکا ہوا آیا ہے یا اس وقت اس کا دل باتوں کی بجائے آرام کرنے کو چاہ رہا ہے تو بے موقع اپنی داستان کو چھیڑ کر بیٹھ جانا یہ انتہائی بیوقوفی ہوتی ہے، وقت کو دیکھا کریں اور ایسے وقت پر بات کیا کریں کہ دوسرا بندہ توجہ کے ساتھ بات سنے تا کہ آپ کی بات کی قدر دانی ہو سکے۔

.....(۷) خاوند کے ذاتی کام ہمیشہ اپنے ہاتھوں سے خود کرنے کو عبادت

www.alhijazibooks.wordpress.com

سمجھیں۔

.....(۸) خاوند کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھیں بلکہ اگر آپ دیکھیں کہ وہ بہت مشکل مصیبت میں کسی وجہ سے آ گیا ہے تو ایسے انتہائی مشکل وقت میں اگر ممکن ہو تو اپنا زیور اس کو پیش کریں اور ساتھ یہ بھی کہیں کہ اگر میرے پاس کچھ اور ہوتا تو وہ بھی میں آپ کے قدموں میں ڈال دیتی اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ سلامت رکھے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے اس سے بہت اچھا بنا کر دیں گے اس سے خاوند کے دل میں خوشی بھی ہوگی اور وہ سمجھے گا کہ یہ بیوی تو واقعی مجھ پر قربان ہونے والی بیوی ہے۔

.....(۹) جب کبھی خاوند کو غصہ کی حالت میں دیکھیں تو بالکل نرم پڑ جائیں تھوڑی دیر کے بعد وہی خاوند جو اتنا غصہ میں تھا وہ آپ کو پیار کے ساتھ اپنی طرف بلائے گا آپ نے بچے کو نہیں دیکھا ماں جھڑکتی بھی ہے تھپڑ بھی لگاتی ہے اور ایک منٹ کے اندر اندر بچہ پھر اسی کی گود میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بچے میں یہ صفت رکھدی کہ وہ ایسی چیزوں کو بھول ہی جاتا ہے اتنا جلدی بھولتا ہے کہ ابھی آپ اس کو تھپڑ لگائیں وہ رو پڑیگا اور اگلے لمحے آپ اس کو کینڈی دیں تو وہ خوش ہو کر آپ کے گلے لگ جائے گا اگر بڑے انسانوں کی طرح اس کے دل میں بھی یہ چیزیں اثر کر سکتیں تو جس ماں نے تھپڑ مارا بچہ اس کے بلانے پر کبھی اس کے پاس واپس نہ آتا، تو عورت کو چاہئے کہ وہ بھی اسی طرح بچے والی صفت اپنے اندر پیدا کر لے کہ اگر خاوند کسی وقت غصہ بھی ہے تو بس ایک منٹ کے اندر آپ اس کو اگر دیکھ رہی ہیں کہ غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس کے ساتھ اتنا پیار والا عمل کریں، محبت والا نرمی والا کہ جیسے آپ کے دل پر تو کوئی اثر ہوا ہی نہیں اکثر گھروں میں جو مصیبتیں شروع ہوتی ہیں کہ خاوند نے بیجا غصہ کیا اور بیوی نے سمجھا کہ یہ تو ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ ہی کرتا رہتا ہے اور آگے سے بول پڑی شیطان کو پھر آگے سے موقع مل جاتا ہے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

.....(۱۰)اسی لئے اگر خاوند کسی وقت غلط تنقید بھی آپ پر کرے تو بھی آپ خاموش رہیں خاموشی کئی مرتبہ بہترین جواب ہوا کرتی ہے آپ اگر اپنے خاوند کو اپنے گھر کے اندر سکون دیں گی تو وہ تو دفتر اور دوکان سے بھاگ بھاگ کر گھر آئے گا وہ تو دوستوں سے جان چھڑا چھڑا کر گھر آئے گا، تیز تیز قدموں سے چلتا گھر آئے گا۔

ایک لطیفہ

حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ کا ایک مرید تھا اس نے ایک مرتبہ حضرت کو کہا کہ حضرت ایک عجیب بات ہے ہم آپ کی طرف آتے ہیں تو بڑے بوجھل قدموں کے ساتھ اور جب آپ کے گھر سے واپس اپنے گھر جاتے ہیں تو بڑے تیز قدموں کے ساتھ بھاگے بھاگے جاتے ہیں تو حضرت مسکرائے اور فرمانے لگے کہ جو توجہ تمہیں بیوی دیتی ہے وہ توجہ تمہیں میں نہیں دے سکتا تو اس واقعہ سے پتہ چلا کہ بیوی کو تو اپنے خاوند کو ایسی توجہ دینی چاہئے کہ وہ بھاگا بھاگا گھر آئے، دوستوں سے جان چھڑا کر گھر آئے ہم کئی مردوں کو دیکھتے ہیں جن کے گھر آباد ہوتے ہیں کہ وہ بہانے بنا بنا کر گھر جا رہے ہوتے ہیں تو ہمیں دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ الحمدللہ اس نوجوان کا گھر آباد ہے۔

.....(۱۱)ایک اصول اور ذہن میں رکھیں کہ مرد حسن پرست ہوتا ہے خاوند سیرت پرست ہوتا ہے یہ بات تھوڑی گہری ہے مرد حسن پرست ہوتا ہے مگر خاوند سیرت پرست ہوتا ہے اسکا کیا مطلب؟ کہ فطرتی طور پر مرد جو ہے وہ حسن کی طرف مائل ہوگا جب وہی مرد کہیں خاوند کی حیثیت سے ہوگا تو اب اس کو سیرت چاہئے اسی لئے کنوارے پن میں جو لوگ آپس میں عشق ومحبت کے تعلقات بڑھا لیتے ہیں تو وہی مرد اس کا عاشق بنا ہوا ہوتا ہے اور جب دونوں کا نکاح

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہو جاتا ہے اور شادی ہوتی ہے تو ایک سال کے بعد دونوں میں طلاق ہو جاتی ہے اس کی وجہ کیا؟ کہ جب اسی مرد نے خاوند کی شکل اختیار کی روپ دھارا، اب اس کو حسن کی بجائے حسن سیرت چاہئے تھا تو اگر کوئی فقط مرد ہے تو وہ حسن صورت پر مرے گا اور اگر وہی مرد خاوند کا روپ دھار لے تو اب وہ حسن سیرت کو پسند کرے گا، لہذا بیوی کو چاہئے کہ اپنے خاوند کو اپنے اچھے عادات اپنے اچھے اخلاق کے ذریعہ سے اپنا بنائیں، یہاں عورتیں غلطی کرتی ہیں اور اسی زعم میں رہتی ہیں کہ جی میں خوبصورت بھی ہوں تعلیم یافتہ بھی ہوں میرے خاوند کو کیا ضرورت ہے کہیں اور دیکھنے کی۔

درد بھرا قصہ

چنانچہ چند دن پہلے ایک ایسا ہی مسئلہ اس عاجز کے سامنے پیش ہوا لڑکی پڑھی لکھی بھی کافی تھی اور شکل وصورت میں بھی بہت اچھی تھی خاوند پڑھا ہوا بھی نہیں تھا اور شکل کا بھی کوئی اتنا اچھا نہیں تھا مگر تھا کاروباری اچھا پیسے والا تھا اب بیوی کو بڑا ناز نخرہ تھا کہ میں تو بڑی خوبصورت اور بڑی پڑھی لکھی ہوں چنانچہ بات بات پر وہ خاوند کو طعنہ دیتی کہ میرے ماں باپ نے مجھے آپ کے ساتھ باندھ دیا اس کو یہ گھمنڈ تھا کہ میں اتنی خوبصورت اور اتنی پڑھی لکھی ہوں اور وہ خاوند کو بار بار یہی کہتی کہ بس میرے ماں باپ نے آپ کے اندر پتہ نہیں کیا دیکھا مجھے آپ کے ساتھ باندھ دیا، کچھ عرصہ تو خاوند اس کے طعنہ سنتا رہا کیوں کہ اس کے پاس مال پیسہ تھا اس نے ٹھان لی کہ اچھا میں پھر اس کو دکھاتا ہوں کہ مجھے اور بھی رشتے مل سکتے ہیں چنانچہ اس نے اسی شہر میں ایک اور حور پری لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیا اور نکاح کرنے کے بعد پھر ایک دن اسے لے کر گھر آیا اور اپنی بیوی کو کہا کہ دیکھو تم تو کہتی تھیں دنیا میں تمہیں کوئی اور ایسا رشتہ مل ہی نہیں سکتا تھا تم سے زیادہ خوبصورت لڑکی ہے جس سے میں نے نکاح کر لیا ہے لہذا اب تم ذرا

www.alhijazibooks.wordpress.com

صبر کی زندگی گذارنا، تو گھر میں تو ہنگامہ ہوا، مگر اس نے اس دوسری بیوی کو مکان بھی لے کر دیدیا اور ڈٹ گیا کہ میں اسے طلاق نہیں دوں گا اب یہ عورت بیچاری ماری ماری پھرتی ہے اب میرے پاس اس نے پیغام بھیجا کہ خاوند دو دو تین تین سال میرے گھر نہیں آتا میں اس کی راہ تکتی ہوں تو اس عورت نے ذرا سی غلطی سے اپنے گھر کو برباد کرلیا تو اس لئے کبھی بھی خاوند کو یہ طعنہ نہ دے، اس کے اندر بھی حمیت ہوتی ہے، غیرت ہوتی ہے، حمیت الجاہلیہ ہوتی ہے کئی مرتبہ اگر آپ نے اس کو مقابلہ بازی پر کھڑا کردیا اور وہ مقابلہ پر آ گیا تو گھر تو آپ ہی کا برباد ہوگا، انانیت، غصہ بدزبانی، بدکلامی اور بدگمانی، ان باتوں سے عموماً گھر برباد ہوتے ہیں،

.....(۱۲) ایک بات یہ بھی یاد رکھیں گھر کو بھی صاف ستھرا رکھیں خود بھی صاف ستھری رہیں اور اپنے دل کو بھی صاف رکھیں، جب آپ اپنے دل کو صاف رکھیں گی تو آپ کا پروردگار آپ کو دنیا میں عزتیں دے گا وہ آپکے میاں کے دل میں آپ کی محبت کو ڈالے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ عزت اللہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کے لئے اور ایمان والوں کے لئے ہے تو جو عورت اپنے دل کو صاف کرلے گی اور اپنے مالک کی بندی بن جائے گی تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ اسے عزت دے گا لہٰذا اللہ تعالیٰ آپ کے خاوند کے دل میں آپ کی محبت کو بھر دیں گے۔

.....(۱۳) اپنے خاوند کو آپ ہمیشہ اچھے مشورے دیں، مگر ان کو ٹھوس نے کی کوشش نہ کریں اچھے مشورے دینا اچھی عادت ہے ٹھوس نے کی کوشش کرنا بری عادت ہے اکثر عورتیں یہ چاہتی ہیں کہ خاوند جو کرے بس ہم سے پوچھ کر کرے تو یہ چیز ایسے زبردستی حاصل نہیں ہوتی اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ موقع کے مناسب ہمیشہ اس کی بھلائی والے مشورے دیں اور پھر اللہ سے دعائیں مانگیں اب جب وہ ایک دو دفع تجربہ کرے گا کہ اس نے اگر آپ کا مشورہ نہیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

مانا تو اس کو پریشانی ہوئی تو وہ تیسری مرتبہ سوچے گا کہ بیوی جو مجھے کہتی ہے کہ فائدہ اسی میں تھا تو وہ بغیر کسی لڑائی کے خود بخود آپ کے مشورے کا پابند بن جائے گا۔

.....(۱۴) ایک پوائنٹ اور ذہن میں رکھیں کہ شوہر سے محبت کرنا سیکھیں اگر خود بخود دل میں نہیں تو اپنے آپ کو سمجھائیں کہ یہ میرا اب خاوند ہے یہ میرا محبوب ہے اسی کی محبت میرے دل میں ہوگی تو میرا مالک مجھ سے راضی ہوگا لہذا اپنے خاوند کی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کریں جنت میں جو عورتیں بلاحساب کتاب جائیں گی جن کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جائیں گے حدیث پاک کے مطابق یہ وہ عورتیں ہوں گی جو اپنے خاوندوں کی عاشقہ ہوں گی اللہ تعالی ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیں گے، بغیر حساب اس کو جنت عطا فرمادیں گے، ہم نے دیکھا کہ محبت سے بیوی آوارہ گرد شوہر کو بھی نیک بنالیتی ہے، آپ سوچیں کہ اگر دفتر میں رہنے والی لڑکی، گلی میں چلنے والی لڑکی آپ کے خاوند کو اپنا بنا سکتی ہے تو آپ جو چوبیس گھنٹے اس کے گھر میں رہتی ہیں اس کے بستر پر ہوتی ہیں آپ اپنے شوہر کو اپنا کیوں نہیں بنا سکتیں، تو اگر آپ کو پتہ بھی چل جائے کہ میرے خاوند کا چال چلن اچھا نہیں تو غصہ میں آکر لڑائی ڈالنے کی بجائے آپ یہ سوچیں کہ اب کسی بدکردار عورت نے میرے خاوند کو اپنی طرف کھینچنے کی زیادہ کوشش کی ہے مجھے اب اس سے دوگنی تگنی محنت کرنی چاہئے کہ میں اپنے میاں کو اپنے ہی پاس رکھوں جب آپ اس طرح اپنی محبت بڑھادیں گی تو آپ کا خاوند پھر بے اختیار آپ کی طرف متوجہ ہو جائے گا تو نیک بیویاں اپنی محبت کے ذریعہ سے بدکردار شوہروں کو بھی نیک بنالیتی ہیں۔

.....(۱۵) ایک بات جو اکثر جھگڑے کا سبب بنتی ہے وہ یہ کہ آپ غیر مرد سے بات کرنے سے ہمیشہ پرہیز کریں جہاں آپ نے بے پردگی کی اور غیر مرد سے بے جھجک بات کرلی خاوند نے دیکھ لیا کہے نا کہے اس کے دل میں دراڑ پڑ

www.alhijazibooks.wordpress.com

جائے گی یا اگر فون پر آپ بات کرتی ہیں اور خاوند کو شک ہو گیا کہ یہ فون پر کسی غیر مرد سے بات کرتی ہے تو وہ آپ کو بتائے یا نہ بتائے اس کے دل کے اندر فرق آجائے گا خاوند بیوی کی ہر غلطی کو معاف کر سکتا ہے اس کی بدکرداری والی غلطی کو معاف نہیں کر سکتا اور یاد رکھیں کہ تھوڑی دیر کا ساتھی بننے کے لئے تو ہر مرد تیار ہو جائے گا مگر زندگی بھر کا ساتھی فقط خاوند ہوتا ہے اس لئے یہ ذہن میں رکھ لیں کہ دنیا میں خاوند سے زیادہ سچا ساتھی کوئی نہیں ہو سکتا، شوہر کو ہر وقت چھلکتے مچلتے حسن کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وفادار خدمت گذار بیوی کی ضرورت ہوتی ہے۔

.....(۱۶) خاوندوں کی ایک بات سمجھ لیں کہ ہر خاوند معصوم دل بیوی کو پسند کرتا ہے معصوم دل بیوی وہ بیوی جو طبعاً نیک ہو اور وہ بیوی جو خاوند کی غلطیوں کو بھی دیکھے تو اچھالنے کی بجائے ان کو معاف کرے ایسی معصوم دل بیوی کو خاوند پسند کرتا ہے، وہ بیوی جس کے دل کے اندر کینہ ہو جو ضدی ہو جو جھوٹی ہو جو طوطا چشم ہو، جو بدچلن ہو اس کو خاوند کبھی پسند نہیں کر سکتا عقلمند بیوی کو چاہئے کہ خاوند کی اچھی باتوں پر اس کی خوب تعریف کرے اس میں بہت ساری عورتیں کوتاہی کر جاتی ہیں، کئی دفعہ خاوندان کے کہنے پر انکے کام کر دیتے ہیں گھر کے کام کر دیتے ہیں بچوں کے کام کر دیتے ہیں اور عورتیں اس خاوند کی تعریف کرنے میں ہمیشہ کوتاہی کرتی ہیں، یہ بہت بڑی غلطی ہوتی ہے یاد رکھنا نفسیات کا اصول ہے کہ آپ جب بھی کسی کی تعریف کریں وہ انسان متاثر ہوگا جب متاثر ہوگا تو پھر اور زیادہ اس کام کو کرنے کی کوشش کرے گا تو جب آپ نے گھر کی کوئی بھی چیز کہی اور خاوند نے لا کر دی یا کوئی کام کہا اور خاوند نے کر دیا تو اس موقع پر ڈٹ کر اپنے خاوند کے سامنے اس کی تعریف کیا کریں اس کا شکریہ ادا کیا کریں، ہمیں تو لگتا ہے کہ سو عورتوں میں سے شاید دس بھی نہیں ہوں گی جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا کرتی ہوں گی، نوے فیصد بیویاں اس گناہ کی مرتکب ہوتی ہیں، کہ اپنے خاوند کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرتیں وہ سمجھتی ہیں کہ یہ تو اس کا فرض ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

اس کو کرنا ہی چاہئے بھئی فرض تو ہے اور کرنا بھی چاہئے لیکن اگر اس نے کر دیا ہے تو آپ یہ بھی تو چاہتی ہیں کہ آئندہ بھی کرتا رہے تو آئندہ کرتے رہنے کے لئے اگر آپ اس کا شکریہ ادا کرتی رہیں گی تو وہ بڑے شوق سے اس کام کو دوبارہ کرے گا، کئی بیویاں سوچتی ہیں خاوند کی تعریف کر دی تو چوڑا نہ ہو جائے بھئی اگر چوڑا بھی ہوا تو خاوند تو آپ کا ہی ہے تو اسلئے آپ اسکی تعریف کرنے میں سستی نہ کریں جھجھک نہ کریں،

.....(۱۷) یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ انسان انسان ہے گرم کھانا، اور گرم دل برف نما خاوند کے دل کو بھی پگھلا دیتا ہے، یعنی اچھا کھانا بنائیں اپنے خاوند کو پیش کریں اور گرم دلی سے گرمجوشی سے اپنے خاوند کا گھر میں استقبال کریں یہ دل کی گرمی کھانے کی گرمی آپ کے خاوند کو پگھلا دے گی اسلئے عورت کو چاہئے کہ خاوند کو اپنی محبت کے جال میں ایسا پھنسائے کہ اس کو اپنا دیوانہ بنا دے۔

.....(۱۸) ہمیشہ ایسے کام کریں کہ جس سے خاوند کی عزت بڑھے یہ اصول یاد رکھیں جب خاوند محسوس کرے گا کہ بیوی میری عزت بڑھاتی ہے تو وہ پوری زندگی کے لئے آپ کا ممنون ہو جائے گا، مثلاً اس کے ماں باپ کی نظر میں اتنی اچھی بن جائیں کہ وہ اپنے بیٹے کے سامنے خوشی کا اظہار کرے، تو پھر دیکھیں خاوند کس طرح آپ کے ساتھ محبت کی زندگی گذارتا ہے۔

.....(۱۹) ایک بات اور ذہن میں رکھیں شریعت کی نظر میں روٹھے ہوئے شوہر کو منانا تہجد گذاری سے بھی بڑی عبادت ہے، حدیث پاک میں آیا اور میں ذمہ داری سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جو عورت خاوند کو قریب کرنے کے لئے اس کی چاپلوسی بھی کرے اس پر بھی اللہ تعالیٰ اس کو ثواب عطا فرماتے ہیں چاپلوسی سے مراد یہ کہ ایسی میٹھی میٹھی باتیں کرنا کہ خاوند کو اپنے قریب کر لیں تو جب شریعت یہ کہتی ہے خاوند کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے اس کی چاپلوسی کرنا بھی عبادت ہے تو ہمارے یہاں تو کئی مرتبہ عورتیں محبت

www.alhijazibooks.wordpress.com

کا بھی اظہار نہیں کرتیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم بڑی شرمیلی ہیں، ساری دنیا کے ساتھ آپکا وہ شرمیلا پن بہت اچھا مگر اپنے میاں کے ساتھ جب معاملہ ہے تو آپ اس شرم کو ایک طرف رکھیں اور اپنی محبت کا اظہار کریں، بتائیں خاوند کو کہ مجھے آپ کے پاس رہ کر سکون ملتا ہے میں خوش ہوتی ہوں، میں بہت خوش نصیب ہوں جب آپ یہ الفاظ کہیں گی تو آپ کے خاوند کو اطمینان ہو جائے گا کہ میری بیوی اپنے گھر کے اندر خوشیوں بھری زندگی گذار رہی ہے تو خاوند کی آنکھ کی پتلی بن کر رہیں خاوند کی آنکھ کا کانٹا بن کر نہ رہیں، شوہر کی مرضی کے مطابق جب آپ اپنے آپ کو ڈھال لیں گی، تو یقیناً خاوند کے دل میں آپ کی عزت بڑھ جائے گی۔

.....(۲۰) کافی وقت ہو چکا لہذا ایک آخری بات اصول کی بات بتا کر آج اس عنوان کو مکمل کرتے ہیں اور یہ بات شاید آپ کو عجیب لگے مگر حدیث پاک کے مطابق یہ بات عاجز آپ کو بتا رہا ہے کہ مرد کو جنت میں داخلے کے لئے ماں باپ کی رضا کا ٹکٹ چاہئے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ تیرا باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور تیری ماں کے قدموں میں تیرے لئے جنت ہے، تو مرد کو جنت میں جانے کے لئے ماں باپ کے راضی ہونے کی ٹکٹ چاہئے اور عورت کو جنت میں جانے کے لئے خاوند کی رضا کا ٹکٹ چاہئے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو بیوی فرائض پر عمل کرنے والی ہو اپنے ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو اور اس حالت میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے تو خاوند کا راضی ہونا یہ جنت کا ٹکٹ ہے اسی لئے اگر خاوند کسی سے ناراض ہے تو حدیث پاک میں آیا کہ اس عورت کی نمازوں کو بھی اس کے سر سے اوپر نہیں اٹھایا جاتا تو اس لئے اگر آپ کا میاں اپنے ماں باپ کی خدمت میں لگا ہوا ہے تو آپ اس پر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ خوش ہوں کہ وہ جنت کما رہا ہے اگر بیوی یہ سوچ لے گی تو پھر اسے ساس سسر کی

www.alhijazibooks.wordpress.com

خدمت کے لئے خاوند کا جانا برا نہیں لگے گا، ان تمام چیزوں کا لب لباب یہ ہے کہ بیوی کو چاہئے کہ خاوند کے سامنے محبت اور عاجزی کا تعلق رکھے، یہ عاجزی ذرا مشکل سی بات ہوتی ہے کیوں کہ اس میں جھکنا ہوتا ہے اور منا ہوتا ہے اور جھکنا اور منا مشکل ہے مگر شریعت نے حکم دیا کہ تم اپنے خاوند کے سامنے عاجزی کے ساتھ رہو مٹ کے رہو اور یہ کام بڑا مشکل، یہ ذہن میں رکھیں کہ شیطان کو بھی جھکنا نہ آیا اور جس انسان میں شیطانیت ہوتی ہے اس کو بھی جھکنا نہیں آتا اللہ تعالیٰ ہمیں عاجزی عطا فرمائے اور خدمت گذاری کا شوق نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو جنت کی مثال بنائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

www.alhijazibooks.wordpress.com

.....﴿مناجات﴾.....

کس سے مانگیں کہاں جائیں کس سے کہیں
اور دنیا میں حاجت روا کون ہے

کون منظور ہے کون مردود ہے
بے خبر کیا خبر تجھکو کیا کون ہے

جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر
تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو
تیرے بندوں کا تیرے سوئی کون ہے

ہے خبر بھی تو ہی مبتداء بھی تو ہی
ناخدا بھی تو ہی ہے خدا بھی تو ہی

رزق پر جسکے پلتے ہیں شاہ و گدا
تجھ احد کے سوئی دوسرا کون ہے

سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو
تیرے بندوں کا تیرے سوئی کون ہے

اولیا تیرے محتاج اے رب کل
تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورسل

انکی عزت کا باعث ہے نسبت تیری
انکی پہچان تیرے سوئی کون ہے

سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو
تیرے بندوں کا تیرے سوئی کون ہے

میرا رب سن رہا ہے یہ میری دعاء
جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں

اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو
نامہ بر کیا بلا ہے صباء کون ہے

اولیا انبیاء ، آلِ بیت اور نبی
تابعین و صحابہ پہ جب آبنی

گر کے سجدے میں نے یہی عرض کی
تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے

اہل فکر و نظر جانتے ہیں تجھے
کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے

اے نصیر اسکو تو فضل باری سمجھ
ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

کس سے مانگیں کہاں جائیں کس سے کہیں
اور دنیا میں حاجت روا کون ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

﴿وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا﴾

ماں کا رتبہ

اسلام کی نظر میں

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم

(نقشبندی مجددی)

www.alhijazibooks.wordpress.com

فہرست عنـــــاوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	ماں کی ممتا	۱۳۱
۲	خطا پر عطا	۱۳۱
۳	صبر و تحمل	۱۳۲
۴	ماں کی شخصیت	۱۳۲
۵	ماں کے بارے میں لوگوں نے کیا کہا	۱۳۳
۶	ماں کا رتبہ اسلام کی نظر میں	۱۳۴
۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی تڑپ	۱۳۴
۸	حضرت اسماءؓ اور والدہ	۱۳۵
۹	ماں باپ کی نافرمانی	۱۳۶
۱۰	دنیوی امور میں ماں باپ کی اطاعت	۱۳۶
۱۱	اولاد کے لئے قرآنی ہدایات	۱۳۷
۱۲	حسن سلوک کا حکم	۱۳۸
۱۳	بچہ پر ماں کے تین حق	۱۴۰
۱۴	نظر محبت پر مقبول حج کا ثواب	۱۴۰
۱۵	تاتاریوں سے تاج و تخت کیسے ملا	۱۴۲
۱۶	ماں کی سوچ کا اثر اولاد پر	۱۴۳

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱۷	ماں بچہ کو بددعا نہ دے	۱۴۵
۱۸	عورت کا فرض منصبی	۱۴۶
۱۹	ماں کا افسوس کرنا	۱۴۶
۲۰	ماں کی نصیحت	۱۴۸
۲۱	بچہ کا یقین کیسے بنا	۱۵۰
۲۲	ماں کے حقوق بچے پر	۱۵۱
۲۳	ماں سے زیادہ کتے سے پیار	۱۵۲
۲۴	ماں کی محبت کا عجیب واقعہ	۱۵۴
۲۵	قصہ ایک عظیم ماں کا	۱۵۶
۲۶	ایک اہم واقعہ	۱۵۹
۲۷	ایک ولی کی والدہ کی وفات	۱۶۰

www.alhijazibooks.wordpress.com

اقتباس

اللہ اللہ اللہ

ماں کو چاہئے کہ اپنا مرتبہ پہچانے یاد رکھیں ماں کے آنسو دنیا کے سب سے زیادہ طاقتور چیز ہوتی ہے جو کام تلوار سے نہیں کیا جا سکتا، وہ کام ماں اپنے پیار سے کروالیا کرتی ہے، چنانچہ جب ماں کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہیں تو پھر اولاد اپنی زندگی کے بڑے بڑے فیصلے کر دیا کرتی ہے، اسلئے ماں کو چاہئے کہ اپنی محبتیں اپنی شفقتیں اس پر خرچ کریں کہ اولاد دیندار بن جائے اور دین اسلام کو اپنے جسم پر سجائے اور اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر زندگی گذارنے والے بن جائیں اور اگر ماں ہی بگڑی ہوئی ہو تو پھر اولاد کیا سنورے گی

از افادات

حضرت پیر ذوالفقار

www.alhijazibooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد!اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

مستورات کی اس مجلس میں آج ماں کے عنوان پر گفتگو کی جائے گی ماں کا لفظ تین حرفوں سے بنا میم الف اور نون یہ ایسا لفظ ہے کہ جس کو بولتے ہوئے انسان کے اپنے اندر نیاز مندی اور مخاطب کے بے لوث محبت کا خیال ضرور آتا ہے، یہ جو تین حرف ہیں میم، الف، نون، ان تینوں کی تفصیل ہے:

میم سے محبت بنی،

الف ایثار سے لیا گیا،

اور نون نیاز مندی سے لیا گیا،

ماں کے اندر یہ تین صفتیں ہوتی ہیں اولاد کے ساتھ محبت بھی بے پناہ ہوتی ہے، اولاد کے لئے ایثار اور قربانی بھی وہ بے مثال کرتی ہے اور اولاد کے ساتھ اس کو ماں ہوتے ہوئے بھی ایک نیاز مندی کا تعلق رکھنا پڑتا ہے، تو ماں کے شروع کا حرف میم ہے اس میم کے لفظ سے محبت بنی اس میم کے لفظ سے مغفرت بنی ماں

www.alhijazibooks.wordpress.com

کے اندر بھی یہ دونوں صفات ہوتی ہیں بچے کی محبت بھی ہوتی ہے اور اگر کوئی بچہ غلطی کرے تو اس کو معاف کرنے کا جذبہ بھی ہوتا ہے، اگر ان تینوں حرفوں کو تھوڑا بدل لیا جائے تو میم الف اور نون کے حرف کو بدلنے سے ہی امن کا لفظ بنتا ہے الف میم اور نون اور تھوڑا بدل لیں تو اسی سے نون الف میم نام بنتا ہے اور اگر نون کا نقطہ بھی لگا دیں تو میم الف اور نون غنہ ماں بنتا ہے یہ تمام ایسے الفاظ ہیں کہ جن کا تعلق ماں کے ساتھ ہے مثلاً ماں کی گود بچے کے لئے امن کا گہوارا ہوتی ہے بچے کو اپنی ماں پر بڑا مان ہوتا ہے اور ماں کے ساتھ ہی بچے کا نام دنیا میں بلند ہوتا ہے ماں کی دعاؤں کے ساتھ اسی لئے یہ میم الف اور نون یہ حرف اصلی اگر لئے جائیں تو نبی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ تھا اس کے بھی حروف یہی بنتے ہیں اور یہی وہ خوش قسمت ماں تھی جس کو اللہ نے اس کائنات کی سب سے عظیم ہستی کی ماں بننے کی توفیق عطا فرمائی۔

ماں کی مامتا

اللہ رب العزت نے ماں کو ایک نعمت دی ہے جس کو مامتا کہتے ہیں مامتا کا مطلب ہوتا ہے بے غرض محبت چنانچہ ماں اپنے بچے سے بے لوث محبت کرتی ہے اس چھوٹے بچے سے اس کو کیا توقع ہوتی ہے، لیکن وہ اس کی چوبیس گھنٹے کی خادمہ اس کی باندی بنی ہوتی ہے اور اس سے اتنی محبت کرتی ہے کہ جس محبت کو الفاظ کے اندر ڈھالنا مشکل ہے۔

خطا پر عطا

اللہ رب العزت نے ماں کو ایک صفت اور بھی دی ہے اور اس کو کہتے ہیں خطا پر عطا کی صفت، یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی صفت ہے کہ وہ بندوں کی خطا پر بھی ان پر اپنی رحمت عطا فرما دیتا ہے، ان کو مغفرت عطا فرما دیتا ہے، عام دنیا میں جہاں خطا ہوگی وہاں عطا نہیں ہوگی بلکہ وہاں پرسز ہوگی مگر ماں محبت کی ایسی شخصیت ہے کہ جو خطا

www.alhijazibooks.wordpress.com

پر سزا کی بجائے عطا کرتی ہے چنانچہ بچہ خطا بھی کر جائے تو سزا دینے کے بجائے ماں اسے محبت کا بوسہ عطا کرتی ہے، ماں اسے اپنے سینے سے لگا لیتی ہے، یہ خطا پر عطا کی صفت اللہ رب العزت کی تھی، لیکن اللہ تعالی نے اس کا نمونہ دنیا میں بھی دکھا دیا۔

صبر و تحمل

ایک صفت اللہ تعالی نے ماں کو اور دی جس کو صبر و تحمل کہتے ہیں بچے کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر کئی مرتبہ اتنا انسان غصہ ہو جاتا ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگ جاتا ہے اسی لئے اگر کسی مرد کو تھوڑی دیر گھر کے بچے سنبھالنے پڑیں تو بچوں کی پٹائی ہو جاتی ہے اور مرد کے لئے ان بچوں کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے، یہ ماں ہی ہے جو سارا دن ان بچوں کے ساتھ گذارتی ہے، کس لئے؟ کہ اللہ رب العزت نے اس کے اندر صبر و تحمل دیا ہے، وہ بچوں کی اونچ نیچ کی باتیں دیکھتی بھی ہے سنتی بھی ہے پھر بھی برداشت کرتی ہے اور اللہ تعالی نے اس کو ایسا جذبۂ خدمت دیا کہ جس کی کوئی انتہا نہیں، کبھی وہ نہیں کہہ سکتی کہ بچے اب میں نے تمہاری بڑی خدمت کر لی ایک سال ہو گیا تمہاری خدمت کرتے ہوئے تمہاری عمر ایک سال ہو گئی اب میں تمہاری خدمت سے معذور ہوں، نہیں بچہ جب تک جوان نہیں ہو جاتا ماں اس کی خدمت کرتی رہتی ہے اور یہ ایسی خدمت ہے کہ جو وقت کی پابند نہیں چوبیس گھنٹے کی ہے۔

ماں کی شخصیت

اسی لئے ماں وہ شخصیت ہوتی ہے کہ جو بچے کو خون جگر پلا پلا کر بڑا کرتی ہے جو بچے کو اپنے سینہ کا دودھ پلا کے اس کو زندگی بخشتی ہے، اسی لئے ماں کے اندر محبت اور پیار کی انتہا ہوتی ہے، اگر وہ سختی بھی کرے تو اس کی سختی میں بھی نرمی ہی کی جھلک ہوتی ہے، اگر آپ نے کبھی نرم ہاتھوں کی تھپکی دیکھنی ہو، کڑی نگاہ کی

www.alhijazibooks.wordpress.com

نرمی دیکھنی ہو یا سخت لہجہ کی مٹھاس دیکھنی ہو، تو اپنی ماں سے شوخی کر کے دیکھو وہ سخت نگاہ بھی دیکھے گی اور اس میں بھی نرمی ہوگی وہ سخت لہجہ میں بھی بات کر رہی ہوگی، مگر اس میں بھی مٹھاس ہوگی اسلئے کہ وہ ماں جو ہوئی، ماں کی محبت اور اس کے خلوص کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ کسی وقت بچے کے ایک تھپڑ بھی لگا دے تو بچہ تھپڑ کھانے کے بعد پھر بھی ماں ہی کی گود میں آتا ہے اگر ماں کے اندر اخلاص نہ ہوتا تو بچہ تھپڑ کھانے کے بعد کبھی ماں کی طرف واپس نہ آتا لیکن ڈانٹ بھی کھاتا ہے تھپڑ بھی کھا رہا ہوتا ہے پھر اس ماں کے سینے سے آکر لپٹ جاتا ہے یہ اس ماں کی محبت کی دلیل ہوتی ہے۔

ماں کے بارے میں لوگوں نے کیا کہا

اسی لئے ماں کے بارے میں دنیا کے دانشوروں نے مختلف اقوال کہے ہیں مثال کے طور پر:

☆..... شیخ سعدیؒ نے فرمایا ماں کی محبت کی ترجمانی کرنے والی ایک ذات فقط ماں کی ہے۔

☆..... اورنگزیب عالمگیر کہا کرتے تھے کہ مجھے ماں کے بغیر اپنا گھر قبرستان کی طرح لگتا ہے۔

حتی کہ کفر کے ماحول میں پلے ہوئے کافر لوگوں نے بھی ماں کی محبت کے بارے میں عجیب وغریب باتیں کیں چنانچہ،

☆..... سکس پیئر نے کہا کہ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کی گود ہوتی ہے اگرچہ بچے کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

☆..... ملٹن نے کہا کہ آسمان کا بہترین تحفہ انسان کے لئے ماں ہے۔

☆..... نادر شاہ نے کہا کہ مجھے پھول اور ماں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

لہذا جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کے ہونٹوں کے جو تبسم اور اس کی آنکھوں

www.alhijazibooks.wordpress.com

میں جو شکر کے آنسو ہوتے ہیں وہ اس کی عظمت اور تواضع کی دلیل ہوتی ہے۔

ماں کا رتبہ اسلام کی نظر میں

دین اسلام نے ماں کو بڑا رتبہ دیا اسلئے فرمایا الجنۃ تحت اقدام امھاتکم کہ جنت تمہارے لئے ماں کے قدموں کے نیچے ہے، ماں کے جسم میں اسکے پاؤں سب سے نیچی جگہ کی حیثیت رکھتے ہیں، گھٹیا درجہ کی حیثیت رکھتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ماں کے جسم میں اور کوئی گھٹیا جگہ ہوتی تو اللہ تعالی اس عضو کا نام لیتے یہاں قدم کا نام لیا تو سوچئے اگر ماں کے قدموں تلے وہ جگہ ملتی ہے جس کو جنت کہتے ہیں یعنی جہاں اللہ رب العزت کا دیدار نصیب ہوگا تو پھر سوچئے کہ اگر ماں کی دعائیں لی جائیں گی اور اس کی خدمت کی جائے گی اور اس کو خوش کیا جائے گا، تو پھر اللہ تعالی جنت کی کیا کیا نعمتیں عطا فرمائیں گے اسی لئے دین اسلام نے کہا کہ اگر ماں بوڑھی ہے تو اس کی خدمت سب سے افضل عمل ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی تڑپ

سیدنا ابو ہریرہؓ ایک صحابی ہیں ان کا بڑا جی چاہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالی کے گھر کا دیدار کروں جب بھی حج کے قافلے جانے لگتے تو وہ آتے اور بڑی حسرت اور تمنا کے ساتھ ان قافلوں میں جانے والے لوگوں کو دیکھا کرتے تھے کسی نے کہا کہ آپ خود کیوں نہیں چلے جاتے کہنے لگے نہیں میری بوڑھی ماں ہے اور اس کی خدمت میرے لئے سب سے افضل عمل ہے اسلئے میں حج پر نہیں جا سکتا کسی نے کہا کہ تم ایک باندی رکھ لو اور وہ تمہاری ماں کی خدمت کرے گی تو کہنے لگے کہ ماں کی تو خدمت ہو جائے گی مگر جو رتبے اور درجے مجھے ملنے ہیں وہ تو مجھے نہیں مل سکیں گے اس لئے جب ان کی والدہ کی وفات ہوئی تو اس کے بعد انہوں نے حج کے سفر کو اختیار کیا۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

حضرت اسماءؓ اور والدہ

دین اسلام نے تو یہاں تک کہا کہ اگر ماں کافرہ بھی ہے تو بھی اولاد کو چاہئے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرے چنانچہ اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ یہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی بڑی اور سوتیلی بہن تھیں اور عمر میں ان سے تقریباً پندرہ سال بڑی تھیں جب انہوں نے ہجرت کی ان کا نکاح زبیر بن عوامؓ سے ہوا یہ بڑی جلیل القدر صحابیات میں سے تھیں چنانچہ ان کی والدہ کا نام قتیلہ تھا صدیق اکبرؓ کی وہ بیوی تھی جب قرآن مجید کی آیت اتری کہ مسلمان مردوں کے نکاح میں کافرہ عورت نہیں رہ سکتی تو اس وقت انہوں نے اپنی اس بیوی سے پوچھا کہ اللہ کی بندی تو دین اسلام کو قبول کر لے مگر اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ میں اپنے ماں باپ کے دین کو کیسے چھوڑ دوں؟ اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ میں اپنے ماں باپ کے راستے کو نہیں چھوڑوں گی، چنانچہ اس نے کہا میں دین اسلام کو قبول نہیں کر سکتی اور آپس میں اتفاق کے ساتھ ان کو طلاق ہوگئی، بہت عرصہ وہ اسی طرح الگ رہی مگر پھر ماں تھی ایک دن اس کے دل میں اپنی بیٹی اسماء کا جو خیال آیا تو دل بھر آیا آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے دل نے چاہا کہ میں جاؤں اپنی بیٹی سے ملاقات تو کروں، چنانچہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئی اپنی بیٹی کو ملنے کیلئے جب بیٹی کے گھر میں گئی تو بیٹی اپنی والدہ کو دیکھ کر حیران ہوگئی کہ محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر میری کافرہ ماں مجھے ملنے کے لئے یہاں بھی آگئی تو اس نے اپنی والدہ کو بٹھایا اور اسماءؓ نور انجیؐ کی خدمت میں گئیں اس لئے کہ ان کو شریعت کے حکم کا پتہ نہیں تھا کہ اگر ماں کافرہ ہو تو اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے، چنانچہ نبیؐ کی خدمت میں پہنچ کر انہوں نے پوچھا اے اللہ رب العزت کے محبوب! میری ماں مجھے ملنے کے لئے آئی ہے میں اس کے ساتھ کیسا معاملہ کروں، تو نبیؐ نے فرمایا تو اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کر چنانچہ انہوں نے اپنی والدہ کی اچھی مہمان

www.alhijazibooks.wordpress.com

نوازی کی۔

ماں باپ کی نافرمانی دونوں جہاں کی بربادی

اسی لئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ایسا گناہ ہے کہ اس آدمی کو آخرت میں تو عذاب ہوگا ہی صحیح، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں بھی عذاب دیں گے اب اس نافرمانی سے مراد دنیا کے کاموں میں ان کی بات نہ ماننا ہے، اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اگر کوئی فاسق وفاجر ماں اپنے بچے کو کہے کہ تو سنت کو چھوڑ دے دین کو چھوڑ دے فرنگیانہ زندگی اختیار کرلے، شریعت نے کہا ﴿لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق﴾ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی فرمانبرداری نہیں ہوتی، دنیاوی کاموں میں معاملات میں والدہ کے ساتھ بے رخی کرنا یا والدہ کی حکم عدولی کرنا اس پر انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ملتی ہے۔

دنیوی امور میں ماں باپ کی اطاعت

بلکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر ماں باپ کسی درجہ میں بچے پر زیادتی بھی کررہے ہوں اور سختی بھی کررہے ہوں پھر بھی بچے کو چاہئے کہ دنیا کے معاملہ میں انکی تابع داری کرے ذرا غور کیجئے کہ شریعت نے ماں باپ کا کیا درجہ بتایا ﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ﴾ "اور حکم فرمایا تیرے رب نے کہ تم عبادت کرو صرف اللہ کی ﴿وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا﴾ اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو" اب یہ کتنی مزے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کا حکم دیا وہیں اسی فقرے میں ماں باپ کی خدمت کا بھی حکم دیا واؤ عاطفہ کے ساتھ دونوں باتوں کو ملایا، امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ سمجھ دار آدمی اس آیت کو پڑھ کر ماں باپ کی عظمت کو سمجھ لیتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے جس جگہ جس فقرے میں آیت میں اپنی عبادت کا حکم دیا کہ کسی کی عبادت مت کرو سوائے اللہ کے، ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ تم خدمت کرو اپنے ماں باپ کی۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

اولاد کے لئے قرآنی ہدایات

قرآن مجید کی ایک دوسری آیت میں فرمایا ﴿اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ﴾ کہ تو میرا بھی شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی سبحان اللہ، اللہ ارب العزت نے ایک ہی آیت میں اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو بھی لازم ٹھہرایا پھر آگے فرمایا ﴿اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ﴾ اگر بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائے ان میں سے ایک یا دونوں تو تو ان کو اف بھی نہ کر، کیا مطلب؟ کہ ایسا لفظ نہ کہہ جس سے ان کو ناگواری ہو کوئی لفظ اپنی بات چیت میں ایسا استعمال کرنا کہ جس سے ماں باپ کا دل دکھے شریعت نے اس کو ناجائز کہا ہے، اف سے مراد اس سے متعلقہ کوئی بھی لفظ ملتا جلتا جس سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار ہو، مثلاً ماں نے کوئی بات کہی، لڑکی آگے سے منہ بنا کر کہتی ہے کیا ہے؟ اب یہ جو کیا ہے منہ بنا کر کہا یہ ناگواری کا لفظ ہے تو یہ بھی اسی اف میں داخل ہو جائے گا، حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اس سے بھی کوئی کم درجہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی منع فرما دیتے آگے فرمایا ﴿وَلَا تَنْهَرْهُمَا﴾ تم ان دونوں کو مت جھڑکو، جھڑکنے سے مراد ڈانٹنا ڈانٹنے سے کیا مراد؟ ماں باپ کے ساتھ سختی سے بات کرنا، مثال کے طور پر بوڑھی ماں نے کوئی بات کہی تو آگے سے سخت لہجہ میں بیٹی کہتی ہے امی تو بات کیوں نہیں سمجھتی؟ اب یہ جو الفاظ کہ امی تو بات کیوں نہیں سمجھتی، یہ اپنی والدہ کو ڈانٹنا ہوا اور شریعت میں یہ حرام ہے پھر تیسری بات کہی ﴿وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ اور تم ان سے بات کرو محبت اور شفقت کے ساتھ، قول کریم مفسرین کے نزدیک یہ کہا جاتا ہے کہ جیسے کوئی عاجز غلام سخت مزاج آقا کے سامنے دب کر بات کرتا ہے پست آواز میں بات کرتا ہے عاجزی کے ساتھ بات کرتا ہے، اسی طرح اپنے ماں باپ سے گفتگو کرنا اس کو قول کریم کہتے ہیں، یہیں پر بس نہیں بلکہ آگے بھی فرمایا ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ

www.alhijazibooks.wordpress.com

الرَّحْمَةِ﴾ اور تو محبت کے ساتھ اپنے عاجزی کے کندھے کو ان کے سامنے جھکا دے، یعنی ماں باپ کے سامنے انسان عاجزی کے کندھے کو جھکا دے یہ دکھاوا نہ ہو ظاہر کی کارروائی نہیں ہونی چاہئے ﴿مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ قلبی محبت کی وجہ سے ہو، ماں باپ کے سامنے اپنے آپ کو جھکانا حقیقت میں اپنے کو اٹھانا ہوتا ہے اس ذلت کے اندر حقیقت میں عزت چھپی ہوتی ہے دیکھیں شیطان کو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ آدمؑ کے سامنے جھکو وہ نہیں جھکا تو اسکا کیا انجام ہوا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اولاد کو فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کے سامنے عاجزی کے کندھوں کو جھکاؤ جو نہیں جھکے گا تو اس کا بھی انجام اسی کے ساتھ ہوگا پھر آگے فرمایا ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ اور تم یوں کہو کہ اے میرے رب! ان میرے ماں باپ پر رحم فرما جس طرح انہوں نے چھوٹے ہوتے ہوئے بچپن میں میری تربیت کی مجھ پر رحم کیا، تو اس کا مطلب یہ کہ اتنا سب کچھ کر کے دعا بھی کرے کہ اے اللہ! میرے ماں باپ کی مشکلات کو آسان بھی فرما، مفسرین نے لکھا کہ یہ جو دعا ہے ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ یہ زندگی میں بھی کرنی چاہئے اور ماں باپ کی وفات کے بعد بھی اولاد کو کرنی چاہئے۔

حسن سلوک کا حکم

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا﴾ ہم نے وصیت کی انسان کو کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے ﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا﴾ اس کی والدہ نے بہت مشقت کے ساتھ اس کو اٹھایا یعنی حمل کے دوران اور جب بچے کی پیدائش کا وقت تھا تو اس وقت بھی اس کی ماں نے بہت مشقت کے ساتھ اس کو جنم دیا ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ اور یہ حمل اور دودھ پلائی، چھڑوانا یہ سب تیس مہینے یعنی اڑھائی سال کی مدت بنی، تو یوں سمجھیں کہ جب سے کوئی ماں حاملہ بنتی ہے اس وقت سے

www.alhijazibooks.wordpress.com

لے کر اڑھائی سال تک اس کو بچے کی بہت زیادہ خبر گیری کرنی پڑتی ہے حمل کے دوران تو اس کو نو مہینہ ویسے ہی بیماروں کی طرح گذارنے پڑتے ہیں کبھی کھانا اچھا نہیں لگتا، کبھی الٹیاں آتی ہیں، متلی آتی ہے، کمزور ہو جاتی ہے بلڈ پریشر اوپر نیچے ہو جاتا ہے، یہ حمل کی تکلیف ماں کس طرح اٹھاتی ہے یہ ماں ہی جانتی ہے، وضع حمل کے وقت جب بچے کی پیدائش کا وقت ہوتا ہے، تو وہ تو ماں کے لئے زندگی اور موت کا وقت ہوتا ہے کتنی ایسی خواتین ہیں بچے کی پیدائش کے وقت ان کی وفات ہو جاتی ہے اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا کہ ولادت کے وقت جس عورت کی وفات ہو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو شہیدوں کی قطار میں کھڑا فرمائیں گے اب اس ماں نے بچے کو جنم دینے کے بعد کسی اور کے حوالے نہیں کر دیا بلکہ دودھ بھی خود پلاتی ہے اور یہ مدت کل حمل سے لے کر دودھ چھڑانے تک کی اڑھائی سال بنتی ہے اب اس دوران ماں چوبیس گھنٹے کی نوکرانی، بچے کے ساتھ بندھ گئی، نہ کہیں فنکشنز میں آ جا سکتی ہے نہ کہیں الگ ہو کر رہ سکتی ہے، ہر وقت بچہ گود میں ہے یا بچہ سینے کے ساتھ لگا ہوا ہے یا بچہ ساتھ لیٹا ہوا ہے اور ماں اس کی حفاظت کر رہی ہے، کبھی فیڈر بنا کے دے رہی ہے کبھی بچے کو صاف کر رہی ہے، کبھی کپڑے پہنا رہی ہے نہ اس کو کھانے کی ہوش ہوتی ہے، نہ بیچاری کو پینے کی ہوش ہوتی ہے، نہ اس کو سونے کی فرصت ملتی ہے، چنانچہ چھوٹا بچہ تو دن اور رات کو نہیں جانتا اس کو کیا پتہ کہ اب دن ہے تو مجھے جاگنا ہے اور اب رات ہو گئی تو مجھے سونا ہے، وہ بچہ تو دنیا میں آیا تو ابھی تو اس کی عقل پختہ نہیں ہے لہذا کئی مرتبہ دیکھا کہ بچہ سارا سارا دن سوتا رہتا ہے اور جہاں عشاء کے بعد کا وقت ہوا تو بچہ جاگتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ کوئی میرے پاس رہے، ماں میرے ساتھ باتیں کرے، مجھے گود میں لے، ماں بیچاری نیند سے بے زار آنکھیں بوجھل جسم ٹوٹا ہوا ہے سارا دن گھر کے کام بھی کئے اور اب بچے کی خاطر اسے جاگنا پڑا اس ماں کو یہ کتنی مشقت اٹھانی پڑتی ہے اس کا کوئی دوسرا بندہ اندازہ لگا ہی نہیں سکتا اسی لئے شریعت نے فرمایا ﴿هَلْ

www.alhijazibooks.wordpress.com

جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے، آج جس ماں نے بچے کی اس طرح پرورش کی مشقتیں اٹھائیں جب یہ بوڑھی ہو جائے گی اب اولاد کو چاہئے کہ وہ بھی ان کے ساتھ اسی طرح محبت کا معاملہ کریں۔

بچہ پر ماں کے تین حق

ایک دوسری آیت میں فرمایا ﴿وَهْنٌ عَلٰى وَهْنٍ﴾ کہ اس ماں نے بچے کے حمل کا بوجھ اٹھایا تھک تھک کر، گھر کے کام بھی کر رہی ہوتی ہے اور حاملہ بھی ہے تھکاوٹ اتنی، اور ویسے بھی حمل کی مدت کے ساتھ کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے، اسی لئے چونکہ تین باتیں شریعت نے کہیں کہ ﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا﴾ یہ ایک وجہ، کہ حمل کے دوران تکلیف اٹھائی ﴿وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾ اور پیدائش کی تکلیف اٹھائی اور پھر تیسرا ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ یعنی دودھ پلائی کی تکلیف اٹھائی ان تین وجوہات سے شریعت نے بچے پر ماں کے تین حق زیادہ رکھ دئے چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے ایک نوجوان آیا اس نے کہا اے اللہ کے محبوب! ماں باپ میں سے میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں فرمایا ماں کے ساتھ، اس نے پھر پوچھا فرمایا ماں کے ساتھ، اس نے پھر پوچھا فرمایا نبیؐ نے فرمایا ماں کے ساتھ، پھر اس نے چوتھی مرتبہ پوچھا تو فرمایا تو اپنے باپ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کر تو تین مرتبہ جو ماں کا نام لیا اس میں حسن یہ تھا حکمت یہ تھی کہ شریعت نے اس میں تین مشقتوں کا تذکرہ کیا اور اسی لئے اس کو تین مرتبے عطا کر دیئے۔

نظر محبت پر مقبول حج کا ثواب

شریعت نے ماں باپ کو اتنا رتبہ دیا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کوئی بچہ اپنی ماں یا باپ کے چہرے پر محبت کی ایک نظر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا صحابہ کرام نے پوچھا اے اللہ کے محبوب اگر کوئی بار بار دیکھے تو نبیؐ نے فرمایا کہ جتنی بار دیکھے گا اتنی بار حج کا ثواب اللہ تعالیٰ

www.alhijazibooks.wordpress.com

اس کو عطا فرمائیں گے۔

آج کے اس زمانے میں ماں باپ کو اول تو اپنے رتبہ کا خود ہی پتہ نہیں اور اکثر و بیشتر اولاد کو تو بالکل ہی پتہ نہیں ہوتا، اولاد تو ماں کو بس اللہ میاں کی گائے ہی سمجھتی ہیں، آج کل کی نوجوان بچیاں اپنے گھروں میں جس طرح ماں سے ضد کرتی ہیں ماں کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کر لیتی ہیں، اسلئے کہ اول تو ان کو دین کی تعلیم دی نہیں ہوتی اور ان کو ماں کے درجہ اور رتبہ کا پتہ ہی نہیں ہوتا اسی لئے ان تربیتی مجالس میں، اس عاجز نے سب سے پہلے ماں کے متعلق گفتگو کی تاکہ پتہ چلے کہ عورت جب ماں ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کیا مقام ہوتا ہے اولاد کو بھی پتہ چلے کہ ماں کس ہستی کو کہتے ہیں؟ چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ قرب قیامت کی علامت یہ ہے [اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا] کہ ماں اپنی حاکمہ کو جنے گی یعنی بیٹی حاکمہ بن کر رہے گی اور ماں بیچاری اس کی نوکرانی بن کر رہے گی اور آج کل تو یہ دیکھنے میں آتا ہی ہے صبح اٹھکر بیٹی کو سکول جانے کے لئے بننے سنورنے کی وجہ سے فرصت نہیں ہوتی لہذا وہ تو آئینہ کے آگے سے ہٹتی نہیں اور ماں بیچاری اس کے لئے ناشتہ بھی بنا رہی ہے اور نوکرانی کی طرح دسترخوان پر یا ٹیبل پر بھی سجا رہی ہے اور اگر ناشتہ بنانے میں ذرا دیر ہو جائے تو یہ بیٹی صاحبہ چائے کی پیالی پہ زور سے ہاتھ مارتی ہے اور ماں کو سخت سست کہتی ہے اور نکل جاتی ہے اتنی بدتمیزی کر کے یہ نکل گئی اور ماں کی حالت دیکھو کہ وہ بیچاری بیٹھی کڑھ رہی ہوتی ہے کہ میری بیٹی بھوکی سکول چلی گئی آج کل کے دور میں اس معاملہ میں بہت ہی زیادہ کوتاہی ہو رہی ہے پہلی کمی تو یہ کہ نوجوان بچیاں مائیں تو بن جاتی ہیں مگر ان کو ماں کے مقام کا پتہ ہی نہیں ہوتا وہ بچوں کی صحیح دینی تربیت ہی نہیں کرتی کئی لڑکیوں کو ٹوٹی وی سے ڈراموں سے ناولوں سے فرصت ہی نہیں ہوتی، لہذا بچہ خود بخود ساتھ ساتھ پل رہا ہوتا ہے بچے کو وہ سکھاتی نہیں کسی نے کچھ سکھا دیا کسی نے کچھ سکھا دیا اور اکثر و بیشتر یہ دیکھا کہ نوجوان لڑکیوں میں کیوں کہ فرنگیوں کی تہذیب کے اثرات

www.alhijazibooks.wordpress.com

بڑھتے جارہے ہوتے ہیں ٹی وی پروگراموں اور فلموں کی وجہ سے، اس لئے وہ اپنے بچے کو بھی فرنگیوں کا نمونہ بنانا چاہتی ہیں، یہ دکانوں پر جائیں گی تو پینٹ اور شرٹ خرید کر لائیں گی تاکہ اچھا خاصہ نصرانی نظر آئے، ایک ایک چیز اس کی فرنگیوں جیسی کوئی پوچھے تو صحیح اس ماں سے کہ تم بغیر تنخواہ کے کیوں انکی ایجنٹ بنی ہوئی ہو جس پروردگار نے تمہیں بیٹا دیا اور جس نبی علیہ السلام کی تم امتی ہو اور قیامت کے دن ان کی شفاعت چاہتی ہو، کیا تم اپنے بچے کو ان کے لباس میں نہیں رکھنا چاہتی؟

طفل سے بوآئے کیا ماں باپ کی اطوار کی
دودھ ڈبے کا پیا تعلیم ہے سرکار کی

اس لئے نوجوان بچیوں سے گذارش ہے کہ اپنے بیٹوں کو کالا انگریز نہ بنایئے ان کو لباس فرنگی پہنانا، بول چال فرنگی سکھانا، طور طریقہ سکھانا ایسا نہ ہو کہیں بڑے ہو کر اللہ حشر بھی انہیں کے ساتھ کردے۔

تاتاریوں سے تاج وتخت کیسے ملا

سنئے امت مسلمہ کی بیٹیوں نے بہت عظیم کارنامے سرانجام دئے چنانچہ تاریخ اسلام پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے ساتویں صدی ہجری میں تاتاری قوم اس طرح دنیا میں پھیلی کہ انہوں نے مسلمانوں سے تخت وتاج کو چھین لیا، پوری دنیا میں کہیں بھی مسلمانوں کے پاس تخت وتاج نہیں تھا، اور انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو ذبح کیا اور لاکھوں مسلمان نوجوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں اپنی بیوی اور باندی بنالیا، اب یہ جو مسلمان نوجوان بیٹیاں ان کے گھروں میں بیویاں باندیاں بنیں، ان کے دل میں ایمان تھا اور ان کے جسم پہ اسلام تھا اگرچہ یہ ان کافروں کے گھروں میں تھیں، ان کے بچوں کی مائیں بن رہی تھیں، ان کے گھروں کو آباد کر رہی تھیں، مجبور تھیں، معذور تھیں، مگر اس حالت میں بھی انہوں نے شریعت کو اپنے

www.alhijazibooks.wordpress.com

سامنے رکھا اور اپنے بچوں کی تربیت دین اسلام کے مطابق کی، یہ بچے جب تیس سال کے بعد بھرپور جوان ہو گئے تو ان بچوں نے اس وقت ماؤں کی ان تعلیمات کی وجہ سے دین کا اظہار کرنا شروع کیا اور یہ وہ وقت تھا کہ تیس سال کے بعد پوری تاتاری قوم مسلمان بن گئی، کوئی بتائے تو صحیح کہ تاتاریوں سے یہ تاج وتخت کیسے واپس آیا؟

یہ کام دو ہستیوں نے کیا وقت کے مشائخ نے بڑی عمر کے تاتاریوں کے دلوں پہ توجہ ڈالی اور ان کو متوجہ کیا اور جو مسلمان نوجوان بیٹیاں تھیں جوان کے گھروں میں مائیں بن رہی تھیں، انہوں نے ثابت کر دیا کہ ہمارے جسم پہ تو تم نے کنٹرول پالیا، مگر ہمارے دلوں پر تو اللہ کا قبضہ ہے ہم اللہ کی بندیاں ہیں اس کے محبوب کی باندیاں ہیں، ہم تو شریعت وسنت کی زندگی کو نہیں چھوڑیں گی، لہذا انہوں نے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی اور اللہ تعالی نے اس کی برکت سے پھر دین اسلام کو بلندی دی اور مسلمانوں کو تخت عطا فرما دیا۔

ہے عیاں آج بھی تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

اب ذرا سوچئے کتنا فرق ہے کہ وہ نوجوان بچیاں کافروں کے گھروں میں رہ کر بھی اسلام کی پابند رہیں، اور آج کی نوجوان بچیاں مسلمانوں کے گھروں میں رہ کر بھی کافروں کی نمائندگیاں کرتی ہیں۔

ماں کے آنسوؤں کی قیمت

ماں کو چاہئے کہ اپنا مرتبہ پہچانے یاد رکھیں ماں کے آنسو دنیا کے سب سے زیادہ طاقتور چیز ہوتی ہے جو کام تلوار سے نہیں کیا جا سکتا، وہ کام ماں اپنے پیار سے کروا لیا کرتی ہے، چنانچہ جب ماں کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہیں تو پھر اولاد اپنی زندگی کے بڑے بڑے فیصلے کر دیا کرتی ہے، اسلئے ماں کو چاہئے کہ اپنی محبتیں اپنی شفقتیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

اس پر خرچ کریں کہ اولاد دیندار بن جائے اور دین اسلام کو اپنے جسم پر سجائے اور اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر زندگی گذارنے والے بن جائیں اور اگر ماں ہی بگڑی ہوئی ہو تو پھر اولاد کیا سنورے گی، اس کی سب سے بڑی دلیل تو قرآن مجید میں ہی موجود ہے۔

ماں کی سوچ کا اثر اولاد پر

مفسرین نے لکھا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی جو بیوی تھی اگرچہ کردار کی ٹھیک تھی، اچھی تھی مگر سوچ میں حضرت نوح علیہ السلام سے اسکو اختلاف تھا، وہ بھی کہتی تھی یہاں ریت ہے کیسے سیلاب آئے گا؟ نوح نے کہا کہ میں وحی الٰہی کی وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ سیلاب آئے گا اور میں کشتی بنا رہا ہوں مگر کافر لوگ جیسے ہنستے تھے باتیں کرتے تھے تو ان کی بیوی بھی ان کی اس بات پر ہنستی تھی باتیں کرتی تھی، چنانچہ ان کی بیوی کی اس بات کا ان کے بیٹے پر اثر پڑا نتیجہ یہ ہوا کہ جب سیلاب آیا تو بیٹا کھڑا ہے اور وقت کے پیغمبر علیہ السلام اسے کہتے ہیں ﴿یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا﴾ اے بیٹے ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا مگر وہ بیٹا کہتا ہے کہ نہیں میں پہاڑ کی چوٹی پر چلا جاؤں گا ﴿یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ﴾ ابھی بیٹے نے یہ بات کی ﴿وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ﴾ ایک لہر اٹھی اور بیٹا باپ کی آنکھوں کی سامنے غرق ہو گیا سوچئے وقت کے نبی کی تمنا ہے کہ بیٹا میرے پاس آجائے لیکن بیٹا نہیں آتا اس لئے کہ بیٹا اپنی ماں کے زیر اثر تھا، تو اگر ماں ذہنی مطابقت نہ رکھتی ہو تو اولاد کبھی بھی نیک نہیں بن سکتی اسی لئے شریعت نے کہا کہ تم اپنے گھروں میں نیک بیویاں لاؤ اور نوجوان آج یہی غلطی کرتے ہیں کہ شادی کے وقت تو حور پری ڈھونڈتے پھرتے ہیں موڈل ڈھونڈتے پھرتے ہیں اس کے اندر انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں ڈھونڈتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب وہ گھر میں آجاتی ہے نہ ماں باپ کے ساتھ اچھے تعلق رکھنے دیتی ہے اور خود اس کو بھی

www.alhijazibooks.wordpress.com

تلخی کا ناچ نچا دیتی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ بچے باپ کی نسبت بھی ماں کا اثر زیادہ قبول کرتے ہیں چنانچہ اس کی دلیل حدیث پاک میں ملتی ہے ایک صحابیہ تھیں ام سلیمؓ ان کی شادی ہوئی تھی، ان کے خاوند کا نام تھا مالک، ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا دیا جس کا نام انہوں نے انس رکھا، چنانچہ ایک مرتبہ یہ مالک ان کے خاوند تجارتی سفر پر گئے ہوئے تھے، ام سلیمؓ نبی کے درس میں آئیں تو انہوں نے ایمان کی اہمیت کو سمجھا اور کلمہ پڑھ کر ایمان کو قبول کر لیا، جب خاوند واپس آیا تو میاں بیوی ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں آپس میں باتیں کر رہے ہیں تو باتوں باتوں میں بیوی نے تذکرہ کیا کہ میں نے تو کلمہ پڑھ لیا اور میں مسلمان بن گئی، یہ سنتے ہی خاوند ناراض ہونے لگا تجھے کیا ضرورت تھی ایسی جلد بازی کی؟ تو نے میرے بغیر یہ کیسے فیصلہ کر لیا؟ انہوں نے آگے سے جواب دیا کہ مجھے ڈر ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کفر کی حالت میں میری موت آجائے لہذا میں نے کلمہ پڑھنے میں جلدی کی خاوند نے ناراض ہو کر کہا کہ ٹھیک ہے تم نے پڑھ لیا بہر حال میں نے ابھی کلمہ پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا میں نہیں پڑھوں گا ابھی میاں بیوی میں یہ تکرار ہو ہی رہی تھی کہ چھوٹا ننھا انس وہ اپنے ماں باپ کے قریب آیا، بیٹے کو دیکھ کر باپ نے اس سے کہا کہ بیٹے تمہاری ماں نے تو کلمہ پڑھ لیا لیکن نہ میں پڑھوں گا نہ تم پڑھنا، جب خاوند نے یہ کہا تو ام سلیمؓ نے بیٹے کو متوجہ کیا اور کہنے لگی میرے بیٹے میں نے بھی کلمہ پڑھ لیا ہے اور میرے بیٹے تو بھی کلمہ پڑھ لے، ماں نے اتنی محبت پیار شفقت سے بات کہی کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ.....

ماں بچہ کو بددعا نہ دے

بعض دفعہ ماں بچے کی تنگی سے تنگ ہو کر بچے کو بددعا دیدیتی ہیں یہ بہت بڑی

www.alhijazibooks.wordpress.com

غلطی ہے ماں کو نہیں پتہ کہ اس کے منہ سے جو بھی بددعائیہ کلمات نکلتے ہیں حدیث میں آتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور فرشتے اس دعا کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کے لئے پیش کر دیتے ہیں، اب یہ بہانہ بناتی ہیں کہ جی ہم دل سے تو بددعا نہیں دیتیں اللہ کی بندی دل سے جب بددعا نہیں دینی تو زبان سے کیوں دیتی ہے؟ اسلئے صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے جتنے بھی تنگ ہوں جتنی بھی پریشان ہوں بچہ بدتمیزی کر رہا ہے، بچہ بیوقوفی کر رہا ہے، نادانی کر رہا ہے، جہالت کر رہا ہے بچہ آپ کی قدر نہیں پہچان رہا آپ کو تنگ کر رہا ہے، پر ہے تو آپ ہی کا بیٹا آپ ہی کا خون ہے، آپ ہی کے جسم سے وہ پلا ہے اس بچے کو اگر آپ بددعا دیں گی تو پھر اس بچے کا انجام اچھا کیسے ہوگا، اسلئے کبھی بھی بچے کو بددعا نہیں دینی چاہئے بلکہ تنگ ہو کر بھی دعا ہی دینی چاہئے اللہ اس کو نیک بنا دے، اچھا کر دے، اس کو سمجھ عطا کر دے، تو ماں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچے کی اچھی تربیت کر کے اپنے بچوں کو نبی کا غلام بنا دے، کل قیامت کے دن محبوب کی شفاعت ملے گی اور اس عورت کو ملکہ بنا کر جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔

عورت کا فرض منصبی

مائیں ہی انسان کو انسان بناتی ہیں شریعت کی نظر میں مائیں انسان بنانے کی فیکٹریاں ہوتی ہیں عورت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک کام دیا جو اسکا فرض منصبی ہے اور وہ کام یہ ہے کہ وہ گھر میں رہ کر انسان تیار کرے بیٹا ہو یا بیٹی ہو اچھی تربیت کر کے اسکو اللہ کا نیک بندہ یا نیک بندی بنائے تو گویا عورتیں، مائیں اللہ رب العزت کی نظر میں انسان کو انسان بنانے کی فیکٹریاں ہیں کارخانے ہیں۔

ماں کا افسوس کرنا

ہم اگر اپنے اکابر کی زندگیوں کو دیکھیں تو جتنی بڑی بڑی شخصیتیں ہوئیں ان کے پس منظر میں آپ کو ان کی ماں کا کردار نظر آئے گا، چنانچہ امام غزالیؒ کے بارے

www.alhijazibooks.wordpress.com

میں آتا ہے کہ والدہ نے ان کو پڑھنے کے لئے بھیجا انہوں نے اپنے استاذ سے جو کچھ سنا اس کے نوٹس تیار کئے تعلیقات تیار کی اور قدرتاً جب علم مکمل کیا تو واپس آرہے تھے کہ ڈاکوؤں نے سامان لوٹ لیا اور اسمیں وہ ان کے نوٹس بھی چلے گئے، جب گھر آئے تو انہوں نے اپنی والدہ کو حال سفر سنایا اور بتایا کہ امی میں نے جو علم پڑھا تھا وہ میرے نوٹس تو ڈاکو لے کر چلے گئے، تو ماں نے کہا کہ بیٹے میں نے تمہیں ایسا علم حاصل کرنے کو تو نہیں بھیجا تھا جس کو ڈاکو لوٹ کر چلے جائیں، بس ماں کی اس بات کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ یہ لوٹ کر واپس آئے اور ان ڈاکوؤں سے انہوں نے اپنے نوٹس مانگے منت سماجت کر کے اور اپنی ماں کی بات بھی سنائی تو ڈاکو نے کہا کہ ہاں تمہاری ماں نے ٹھیک کہا چلو ہم تمہیں یہ کاغذ واپس کر دیتے ہیں انہوں نے نوٹس واپس کر دئے تو امام غزالیؒ نے ان کو زبانی یاد کرنا شروع کر دیا حتی کے سارے علم کے حافظ بن گئے ایسی مائیں ہوتی تھیں ان کے ایک بڑے بھائی تھے ان کا نام تھا احمد غزالیؒ وہ بڑے عبادت گذار تھے مگر ان کا علمی مقام وہ نہیں تھا جو چھوٹے بھائی امام غزالیؒ کا تھا امام غزالیؒ شہر کی بڑی مسجد کے خطیب تھے امام تھے بڑے قاضی تھے ان کے بڑے بھائی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھا کرتے تھے لوگ بڑی باتیں کرتے تھے کہ آپ بھی کیسے عالم ہیں کہ آپ کے بھائی ہی آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، تو ایک دن انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ امی بھائی سے کہیں کہ وہ جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھا کریں الگ گھر میں نہ پڑھا کریں ماں نے بلا کر کہا تو بڑے بھائی نے کہا کہ ٹھیک ہے، چنانچہ اگلی نماز میں وہ پہلی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے امام غزالیؒ نے نماز پڑھائی جب دوسری رکعت میں پہنچے تو بڑے بھائی نے نیت توڑی اور جماعت میں سے نکل کر گھر آئے اور آ کے الگ اپنی پڑھ لی اب جب نماز مکمل ہوئی تو لوگوں نے تو شور مچا دیا، امام غزالیؒ کیلئے بہت ہی پریشانی بنی خیر ٹوٹے دل کے ساتھ گھر واپس آئے ماں کو کہا امی پہلے تو بھائی نماز پڑھنے جاتا نہیں تھا اگر آج گیا تو درمیان میں سے نیت توڑ کر واپس آیا الٹا

www.alhijazibooks.wordpress.com

مجھے اور ذلیل کر دیا، تو ماں نے بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹے تم نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا امی آپ نے حکم دیا تھا کہ میں اس کے پیچھے نماز پڑھوں جب تک یہ نماز پڑھتے رہے میں ان کے پیچھے رہا جب یہ نماز میں ہی نہیں تھا تو میں پیچھے کیوں کھڑا ہوتا، اس پر امام غزالیؒ کا سر ندامت سے جھک گیا، ماں نے پوچھا بیٹے کیا ہوا کہنے لگے! امی بھائی ٹھیک کہہ رہا ہے، جب میں نے نماز شروع کی تو پہلی رکعت میں تو میری ساری کی ساری توجہ اللہ رب العزت کی طرف تھی، دوسری رکعت میں کھڑا ہوا تو میں نماز سے پہلے مسائل کا مطالعہ کر رہا تھا اچانک ان میں سے ایک مسئلہ وہ میرے ذہن میں آ گیا اور میری سوچ اس طرف چلی گئی تھوڑی دیر کے لئے اور یہ وقت تھا کہ بڑے بھائی نے نماز توڑی اور واپس آ گیا ماں نے جب یہ بات سنی تو اس نے ٹھنڈی سانس لی اور کہا کہ افسوس میرے دو بچے اور دونوں میں سے میرا کوئی بھی نہ بنا جب ماں نے یہ کہا کہ میرے دو بچے اور دونوں میں سے میرا کوئی بھی نہ بنا تو اس پر دونوں بچے حیران ہوئے اور انہوں نے پوچھا امی آپ کیسے کہہ رہی ہے کہ دونوں میں سے آپ کا کوئی بھی نہ بنا تو ماں نے کہا بیٹے اس طرح کہ اگلا نماز پڑھانے کھڑا تھا اور نماز کے دوران حیض ونفاس کے مسائل سوچ رہا تھا اور پچھلا بھی نماز میں کھڑا تھا اور نماز کی حالت میں اپنے بھائی کے قلب میں کشف کی نظر ڈال کر دیکھ رہا تھا نہ اگلے کی توجہ اللہ کی طرف تھی نہ پچھلے کی توجہ اللہ کی طرف تھی تم دونوں میں سے تو میرا کوئی بھی نہ بنا وہ بڑے بڑے تصوف کے مسائل جو وقت کے مشائخ حل کیا کرتے تھے اس وقت کی مائیں اپنے بچوں کو یوں سمجھا دیا کرتی تھیں۔

ماں کی نصیحت

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ نے ان کو نصیحت کی تھی کہ سچ بولنا اور پھر آپ نے واقعہ پڑھی ہی لیا ہوگا یا سنا ہوگا کہ انہوں نے سچ بولا اور اللہ تعالیٰ نے ڈاکوؤں کو ان کی وجہ سے توبہ تائب ہونے کی توفیق عطا فرما دی تھی۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

بایزید بسطامیؒ بھی بچپن میں یتیم ہو گئے تھے ان کی والدہ نے ان کو پڑھایا تھا قاری صاحب کو کہا تھا کہ ان کو واپس نہ آنے دینا گھر رہنے کی عادت پڑ گئی تو علم حاصل نہیں کر سکے گا، چنانچہ قاری صاحب نے ان کو کافی دن مدرسہ میں رکھا ایک دن یہ چھٹی لیکر گھر آئے والدہ وضو کر رہی تھی تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا والدہ سمجھ گئی کہ میرا بیٹا آ گیا مگر انہوں نے سوچا کہ اگر میں نے اس کو گھر آنے دیا تو پھر یہ واپس مدرسہ نہیں جائے گا تو دروازہ کے قریب آ کر پوچھنے لگی کون؟ انہوں نے کہا بایزید تو ماں کہنے لگی کہ ایک میرا بھی بایزید ہے میں نے اسے اللہ کے دین کے لئے وقف کر دیا اور وہ تو مدرسہ میں ہے تم کون بایزید ہو؟ جو میرا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہو، ماں کی یہ بات سن کر بچہ سمجھ گیا کہ ماں کیا چاہتی ہے، چنانچہ لوٹ کر مدرسہ واپس آئے اور پورا علم حاصل کیا جب وہاں سے نکلے تو بایزید بسطامی بن چکے تھے۔

خواجہ معین الدین اجمیریؒ نے بنگال کا سفر کیا سات لاکھ ہندو مسلمان ہوئے ان کے ہاتھ پر اور ستر لاکھ مسلمانوں نے بیعت توبہ کی گھر آ کر خوش ہوئے اپنی ماں سے کہا کہ امی مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت عطا فرمائی ماں نے کہا بیٹا یہ تمہارا کمال نہیں ہے یہ میرا کمال ہے امی صحیح کہا مگر اس کی تفصیل بھی بتا دیں تو ماں نے کہا تفصیل یہ ہے بیٹا کہ جب تم چھوٹے بچے تھے میں نے تمہیں کبھی بھی بے وضو دودھ نہیں پلایا یہ اس کی برکت ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں پر لاکھوں انسانوں کو کلمہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی اس وقت کی مائیں تو باوضو دودھ پلاتی تھیں اور آج کل کی جوان بچیاں بچے کو گود میں لیکر سینہ سے لگا کر دودھ پلاتی ہیں اور ٹی وی کے اوپر ڈرامہ دیکھ رہی ہوتی ہیں رقص دیکھ رہی ہوتی ہیں گانے سن رہی ہوتی

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہیں یہ بچہ بڑے ہو کر بایزید بسطامی کیسے بنے گا؟ یا وقت کا مجدد الف ثانی کیسے بنے گا؟

بچہ کا یقین کیسے بنا

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی والدہ کا بھی اسی طرح کا واقعہ ہے کہ جب چھوٹے تھے تو ان کی والدہ نے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالنے کیلئے ایک طریقہ اختیار کیا، جب یہ مدرسہ سے آئے کہا امی بھوک لگی ہے ماں نے کہا بیٹا ہم بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں وہ دیتا ہے آپ بھی اسی سے مانگو کیسے مانگوں؟ بیٹے مصلے پر بیٹھ جاؤ ہاتھ اٹھاؤ دعا مانگو بچے نے دعا مانگی اور پھر پوچھا امی اب کیا کروں؟ ماں نے کہا بیٹے تم کمرے میں جاؤ اللہ تعالیٰ نے کہیں تمہارا کھانا رکھ دیا ہوگا، تو ماں نے کھانا بنا کر چھپایا ہوا تھا، بچے نے ذرا دیکھا تو اسے مل گیا تو اب بچے کی یہ روٹین بن گئی، روز دعا مانگتا اور اسے کھانا مل جاتا تو بچے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھنے لگی، ماں بڑی خوش تھی کہ میری ترتیب اچھی چل گئی، اللہ تعالیٰ کی شان کہ ایک دن ماں کو کسی فنکشن میں جانا پڑا، رشتہ داروں میں، اور وہاں دیر ہوگئی جب اس کو وقت کا خیال آیا تو بچے کے آنے کا وقت ہو چکا تھا اور وہ روٹی پکا کر آئی نہیں تھی، چنانچہ ماں بیچاری نے برقعہ سر پہ رکھا اور تیز تیز قدم اٹھا رہی ہے چل رہی ہے آنکھوں میں آنسو ہیں اور دل میں فریاد ہے میرے مولیٰ میں نے تو بچے کا یقین بنانے کے لئے یہ سارا معاملہ کیا تھا اگر آج میرے بچے کو کھانا نہ ملا کہیں اس کا یقین نہ ٹوٹ جائے، میری غلطی کو چھپا لینا میری محنت کو ضائع نہ کرنا ماں دعائیں مانگ کر گھر آئی دیکھا کہ بچہ سو رہا ہے، ماں نے جلدی سے کھانا بنایا اور آ کر پھر بچے کے رخسار کا بوسہ لیا اس کو اٹھا کر سینہ سے لگایا کہا بیٹے آج تو تمہیں بہت بھوک لگی ہوگی؟ اس نے کہا امی نہیں پوچھا کیوں؟ اسلئے امی میں جب آیا تھا مدرسہ سے آپ بھی گھر پہ نہیں تھیں میں نے مصلے بچھایا میں نے دعا مانگی اللہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

مجھے بھوک بھی لگی ہے اور آج امی بھی گھر پر نہیں ہیں مجھے کھانا دیدے امی اس کے بعد میں کمرے میں گیا تو مجھے ایک روٹی پڑی ہوئی ملی وہ میں نے کھائی مگر امی جو مزہ مجھے آج آیا اس سے پہلے وہ مزہ کبھی نہیں آیا تھا، چنانچہ ان کا نام پڑ گیا قطب الدین بختیار کاکیؒ یہ اتنے بڑے شیخ بنے کہ وقت کے مغل بادشاہ بھی ان کے مرید بن گئے، تو دیکھئے مائیں کیسی تھیں جو انسانوں کو انسان بنا دیتی تھیں، جن کی برکتوں سے بچے وقت کے اولیاء بنتے تھے، ایسی ماں کے لئے شریعت نے پھر حقوق بنائے۔

ماں کے حقوق بچے پر

چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ ماں کے حقوق میں سے

☆.....ایک یہ ہے کہ بچے قولاً وفعلاً یعنی زبانی بھی اور عملی طور پر بھی ماں کی تعظیم کریں۔

☆.....دوسرا حق یہ ہے کہ شرعی امور میں ماں کی اطاعت کریں، حتی کے اگر ماں بوڑھی ہے تو نفلی کام چھوڑ کر اپنی ماں کی خدمت کو ترجیح دیں۔

☆.....تیسرا حق یہ ہے کہ ماں کو دکھ نہ پہنچائیں اگرچہ اس کی طرف سے کچھ زیادتی بھی ہو جائے۔

☆.....چوتھا یہ کہ ماں اگر کافرہ بھی ہو تو بھی اس کی ضرورت کا خیال رکھیں اور جان و مال سے اس کی خدمت اور مدد کریں۔

☆.....پانچواں حق یہ ہے کہ اگر ماں کے ذمہ اگر کوئی قرض ہو تو اولاد کو چاہئے کہ وہ خود ادا کرے۔

☆.....چھٹا حق یہ ہے کہ ماں سے جو ملنے والی ہیں مثلاً ماں کی بہنیں ماں کی رشتہ دار ماں کی سہیلیاں ان کے ساتھ بھی اسی طرح ادب سے پیش آئے کہ جس طرح ماں کے ساتھ ادب سے پیش آتا ہے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

☆.....ساتواں حق یہ ہے کہ ماں کے انتقال کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرے نفلی صدقات یا عبادات کے ذریعہ اپنی ماں کو ثواب پہنچاتا رہے مغفرت کی دعا کرتا رہے یہ ماں کے حقوق ہیں، کس لئے؟ کہ اس ماں نے انسان کو انسان بنایا ہے۔

ماں سے زیادہ کتے سے پیار

اگر آپ کفر کے ماحول میں چلے جائیں تو آپ کو تو وہاں یہ نعمت نظر ہی نہیں آسکتی، چنانچہ ایک ملک کی ریاست میں ماں نے جوان بیٹے پر مقدمہ دائر کیا جو اخباروں کی زینت بنا، اور ٹی وی پر بھی نشر ہوا ماں نے کہا کہ میرا خاوند فوت ہوگیا اور میں جوان بیٹے کے ساتھ گھر میں رہتی ہوں میرا یہ بیٹا کتا پالتا ہے، اور روزانہ تین گھنٹے اس کتے کے ساتھ ہی گذارتا ہے، اور میں ماں ہوں یہ میرے کمرے میں پانچ منٹ کے لئے نہیں آتا کہ میں اس کا چہرا دیکھ لوں، لہذا عدالت میرے بیٹے کو حکم دے کہ یہ پانچ منٹ تو میرے پاس آکر بیٹھا کرے، آخر میں ایک ہی گھر میں رہتی ہوں، بیٹے نے بھی وکیل کیا ماں نے بھی وکیل کیا اور دونوں طرف سے مقدمہ چلا اور آخر پر مقامی عدالت نے کہا کہ قانون کے مطابق بچے نے جو کتا پالا تو کتا LIABILITY ہے اس کی ضرورت کا خیال بچے کو رکھنا پڑے گا تین گھنٹے تو کیا چھ گھنٹے بھی لگیں تو لگانے پڑیں گے رہ گئی بات ماں کی تو چونکہ بچے کی عمر اٹھارہ سال سے اوپر ہو چکی اب بچے پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں، ماں کو کوئی تکلیف ہے تو وہ حکومت سے رجوع کرے تو ہم اس کو بوڑھوں کے گھر کے اندر داخلہ دیدیں گے، اب بتائیں کہ جس ماحول میں ماں کا یہ مقام ہے آپ اپنے بچے کو وہ لباس پہناتی ہیں وہ زبان سکھاتی ہیں اور وہ طور طریقہ سمجھاتی ہیں، اسلئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کی اٹھان اسلامی طور طریقوں پر کریں، اپنے بچوں کو نیک بنائیں، ماں کو تو محبت ہوتی ہے، اور ماں کی محبت الفاظ میں بیان ہی

www.alhijazibooks.wordpress.com

نہیں ہو سکتی،

چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا واقعہ کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے ان کو خوش خبری دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا کریں گے تو ان کے لئے یہ حیران کن بات تھی کیوں کہ وہ سمجھتی تھیں کہ بیٹا ہوتا ہے دو طریقوں سے یا انسان نکاح کرے یا انساں برائی یعنی زنا کرے اور یہ دونوں چیزیں میری زندگی میں نہیں ہیں تو میرا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟ تو حضرت جبرئیلؑ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا دینا آسان ہے چنانچہ وہ حاملہ ہو گئیں، اب ان کو اپنے ماں باپ کی بدنامی کا ڈر ہوا، حمل کی مدت کو انہوں نے گذار لی، جب وضع حمل ہونے کا وقت آیا تو اس وقت بڑی پریشان تھیں، ان کی نیکی کے چرچے تھے ان کے خاندان کے نیکی کے تذکرے تھے اور اب انہیں ساری عزت خاک میں ملتی نظر آ رہی تھی، اتنی پریشان تھیں کہ کہنے لگی ﴿ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ﴾ وقت کی کمی کی وجہ سے میں اس پورے واقعہ کو تفصیل سے نہیں بیان کر سکتا بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ جب بیٹا ہوا تو اللہ رب العزت نے انکو اطلاع دی کہ تم نے نہیں بولنا اگر تم سے کوئی پوچھے بھی تو بچے کی طرف اشارہ کر دینا ﴿ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ﴾ چنانچہ جب وہ اپنے بچے کو لے کر اپنے گھر کی طرف واپس آئی لوگوں نے دیکھا کہ کنواری جوان لڑکی تھی اور یہ بچہ اٹھائے ہوئے آ رہی ہے ﴿ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ﴾ کہنے لگے کہ اے مریم! تو یہ کیا طوفان چیز لے کر آ گئی یہ تو ثبوت ہے کہ تم برائی کی مرتکب ہوئی ﴿ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ﴾ بی بی مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا اور زبان حال سے ان کو کہہ دیا کہ میرا سر نہ کھاؤ اسی بچے سے پوچھو، میں نے رحمٰن کے لئے روزہ رکھا ہے لہذا جب انہوں نے بچے کی طرف اشارہ کیا اب بچے بولتے تو نہیں ہیں مگر ماں کی عظمت دیکھئے کہ اللہ رب العزت اس ماں کے دل کے غم کو دور کرنے کے لئے اور پاک دامن ماں کے اوپر سے اس الزام کو

www.alhijazibooks.wordpress.com

اتارنے کے لئے عام روٹین سے ہٹ کر یہ معاملہ کرتے ہیں کہ اس بچے کو بلواتے ہیں کہ اے بچے! اگر چہ بچے بچپن میں بولا نہیں کرتے مگر تیری ماں کی پاکدامنی کا معاملہ ہے، الزام لگ رہا ہے لہذا تجھے بولنا ہوگا، چنانچہ حضرت عیسیٰؑ بچے تھے، ﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ﴾ سبحان اللہ تو اللہ رب العزت کے یہاں ماں کا بڑا مقام ہے۔

ماں کی محبت کا عجیب واقعہ

ماں کی محبت کے بارے میں ایک حقیقی واقعہ ہے ایک انجینئر تھا ماں باپ اس کے بڑھاپے کی عمر میں دیہات میں رہتے تھے اور یہ شہر میں نوکری کرتا تھا کار کوٹھی تھی، اسٹیٹس تھا، اچھی حالت تھی، اس نے شہر کے امیر گھرانے کی کسی حور پری سے شادی کر لی، اس لڑکی نے کہا کہ میں تو دیہات میں نہیں رہوں گی شہر میں رہوں گی ماں باپ نے بھی اجازت دیدی جب کبھی یہ ماں باپ سے ملنے جاتا تو بیوی اسے پریشان کرتی تم چلے جاتے ہو پچھلے تمہارے لئے مر جاتے ہیں تمہیں تو کوئی یاد ہی نہیں رہتا بس تم تو وہیں جا کر رہ جاؤ اس قسم کی جلی کٹی باتیں کرتی بچہ پریشان ہوتا، اسی دوران اس کو سعودی عرب جانے کا موقع ملا تو ماں باپ سے اس نے اجازت مانگی انہوں نے کہا بیٹے تم اپنا مستقبل اچھا بنانے کے لئے چلے جاؤ ہمارا اللہ مالک ہے، کبھی کبھی تم خط لکھتے رہنا، آتے رہنا، اس نے وعدے وعید تو سارے کر لئے لیکن جب سعودی عرب گیا تو وہاں کی نعمتوں والی زندگی میں جا کر مشغول ہو گیا وقتاً فوقتاً کبھی ماں باپ کو پیسے بھیج دیتا مگر تیرہ سال تک گھر واپس نہیں آیا ہر سال حج کرتا طبیعت میں نیکی تھی، ایک دن یہ حرم شریف میں کھڑا رو رہا تھا کسی نے دیکھا تو پوچھا کہ بھئی کیوں رو رہے ہو کہنے لگا کہ میں جب بھی حج کرتا ہوں

www.alhijazibooks.wordpress.com

میں خواب میں دیکھتا ہوں کوئی کہنے والا کہتا ہے تمہارا حج قبول نہیں ہے وہ بھی اللہ والے تھے پہچان گئے ذرا حالات پوچھے تو انہوں نے فکر آؤٹ کرلیا کہ اس نے ماں باپ کے حقوق میں کوتاہی کی لہذا اس کو چاہئے کہ ان سے معافی مانگے، جب انہوں نے احساس دلایا تو بچے کو خیال آیا چنانچہ یہ واپس آیا اور تیاری کی اور وطن واپس آنے لگا تو بیوی نے آئیں بائیں کرنی شروع کردی تو اسنے شیر کی نظر دیکھی اور کہا کہ تمہاری وجہ سے میں اتنا عرصہ اس حق تلفی کا مرتکب ہوا خبردار اب اگر تم نے بات کی تو میں تمہیں الگ کردوں گا اب جب اس نے دیکھا کہ بیوی نے بہت سیریس نظر آتا ہے یہ بھیگی بلی بن کر ایک کونے میں بیٹھ گئی، بچہ گھر آیا جب اپنی بستی میں پہنچا اب اس کے دل میں خیال آرہا تھا کہ پتہ نہیں تیرہ سال سے میرا کوئی رابطہ نہیں، فون اس زمانے میں دیہاتوں میں ہوتے نہیں تھے اور خط کبھی کبھی شروع میں لکھے تھے اور بعد میں خط کا بھی سلسلہ نہ رہا کہ پتہ نہیں میرے ماں باپ کس حال میں ہیں ایک دس بارہ سال کے بچے سے اس نے پوچھا کہ فلاں بوڑھے بڑھیا کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا جی بڑے میاں تو فوت ہوگئے اور بوڑھی ہے اس کو بھی فالج ہوا اور وہ بھی مرنے کے قریب ہے اور ان کا بیٹا ہے سنا ہے کہ سعودی عرب رہتا ہے پتہ نہیں کیسا منحوس ہے اس، نے کبھی ماں باپ کا خیال ہی نہیں کیا اس بچے کو کیا پتہ وہ اسی آدمی سے بات کر رہا ہے اب اس کے دل کو اور تکلیف ہوئی، اب یہ سوچنے لگا میں جاؤں گا میری امی تو مجھ سے بات ہی نہیں کرے گی میں امی کو پاؤں پکڑ کر مناؤں گا، میں ہاتھ جوڑ کر مناؤں گا، میں یوں کروں گا، میں یوں کرونگا، ساری پلاننگ کرکرا کے جب یہ گھر پہنچا، دروازہ دیکھا تو کنڈی تو نہیں لگی ہوئی تھی کواڑ ملے ہوئے تھے اس نے دروازہ کھولا اندر آگیا دیکھا کہ چارپائی پر اس کی والدہ لیٹی ہوئی ہے وہ بڑھیا بیچاری ہڈیوں کا ڈھانچہ بیماریوں کی وجہ سے بستر پر پڑی ہوئی تھی اس کے دل میں خیال آیا کہیں امی سوئی ہوئی نہ ہو اگر جاگ رہی ہوگی تو میں سلام کروں گا اور میں انتظار کرلوں گا جب

www.alhijazibooks.wordpress.com

قریب آ کر دیکھا تو یہ حیران ہوا، اس کی ماں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعائیں کر رہی ہے اس نے سوچا کہ امی کیا بول رہی ہے میں ذرا سنو تو صحیح والدہ کی بینائی تو نہیں تھی چنانچہ یہ قریب ہوتا گیا قریب ہوتا گیا قریب ہو کر جب اس نے سنا تو اس کی ماں یہ دعائیں کر رہی تھی اے اللہ میرا خاوند تو دنیا سے فوت ہو گیا میرا ایک ہی بیٹا ہے اللہ! اسے بخیریت واپس لوٹا دینا تا کہ جب میری موت آئے تو مجھے کوئی قبر میں اتارنے والا میرا کوئی محرم موجود ہو اندازہ لگائیے کہ بیٹا سوچ رہا ہے امی مجھ سے بات ہی نہیں کرے گی اور ماں کی محبت کا یہ حال کہ اس بڑھاپے میں بھی دعائیں مانگ رہی ہے اللہ میرے بیٹے کو بخیریت واپس لانا کہ اگر میری موت آ جائے تو مجھے بھی کوئی قبر میں اتارنے والا میرا کوئی محرم ہو۔

قصہ ایک عظیم ماں کا

ماں کی محبت دیکھنی ہو تو سیدہ ہاجرہ صابرہ کی زندگی کو دیکھئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام ان کو اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ﴿بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ﴾ ایسی جگہ جس میں سبزے کا نام و نشان تک نہیں تھا وہاں چھوڑتے ہیں ایک مشک پانی کی اور چند خشک روٹیاں ہیں جب واپس آنے لگتے ہیں تو وہ پوچھتی ہیں آپ ہمیں کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ خاموش؟ پھر پوچھتی ہیں کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ خاموش، آخر نبی علیہ السلام کی صحبت یافتہ تھیں محرم راز تھیں پہچان گئیں تیسری مرتبہ سوال کرتی ہیں کیا آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا اشارہ میں ہاں، میں اللہ کے حکم سے چھوڑ کر جا رہا ہوں، تو ہاجرہ صابرہ آگے کہتی ہیں کہ اچھا پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا، اس اللہ کی بندی کا ایمان دیکھئے ان کا یقین دیکھئے اللہ ایسا ایمان اور یقین ہماری بیویوں کو بھی عطا فرمائے، ہماری بیٹیوں کو بھی عطا فرمائے، ایسا اللہ نے ان کو یقین دیا، اب خاوند تو چلے گئے کوئی اور انسان وہاں قریب میں نہیں پانی کا نام و نشان قریب میں نہیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

جدھر دیکھو خشک پہاڑ انسان کا منہ چڑاتے نظر آتے ہیں، ایک مشک پانی کی کہاں تک چلتی چند روٹی کے ٹکڑے کتنے دن چلتے، ایک وقت آیا کہ پانی ختم ہوگیا، بچے کو پانی کی طلب تھی وہ رونے لگا اب ماں تڑپ اٹھی اسے یہ محسوس ہونے لگا کہ نہ میرے سینہ میں دودھ اتنا کہ بچے کو پلا سکوں نہ پانی کہ بچے کے منہ میں ڈال سکوں، میرے بیٹے کا کیا بنے گا اب اس ماں نے پریشان ہوکر اپنے بچے کو ایک چٹان کے سایہ میں سلا دیا، لٹا دیا اور خود پانی کی تلاش میں نکل پڑیں اب اللہ کی اس بندی کی ایک نظر بیٹے پر ہے اور ایک نظر پانی پر ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دل بیٹے کی طرف متوجہ ہے اور آنکھ پانی کی طرف متوجہ ہے لہذا یہ پہاڑی کے ایک سرے سے بھاگتی ہے اور دوسرے سرے تک چلی جاتی ہے کبھی ادھر جاتی ہے کبھی ادھر جاتی ہے اس پریشان حال ماں کی محبت کی یہ کیفیت میرے مولی کو اتنی پسند آئی کہ اللہ رب العزت نے اس ماں کے اس عمل کی یادگار قیامت تک جاری فرمادی اور اس عمل کو آنے والوں کے لئے حج کی سعی کا عمل بنا دیا اندازہ تو لگایئے کہ ماں کا اللہ کے یہاں کیا رتبہ ہے چنانچہ جب بچے کے قریب آئی تو اس نے کیا دیکھا کہ جب ماں کی یہ دعائیں تھیں اور دل کی تمنا تھی اور کیفیت تھی بیقراری تھی اللہ نے اس معصوم بچے کے پاؤں کے ذریعہ سے ان چٹانوں کے اندر سے پانی نکال دیا بی بی ہاجرہ صابرہ آئی ہیں اور اس کے گرد پتھر رکھ کر اسے زمزم کہتی ہیں ٹھہر جا ٹھہر جا پانی آگیا اور یہ پانی کیا تھا آب شیریں تھا بلکہ میں تو یوں کہوں کہ یہ آب حیات تھا، اس سنگ لاخ زمین میں جہاں کوئی آبادی کا نام ونشان نہیں تھا زراعت نہیں تھی، اللہ نے ایک بیقرار ماں کے صدقہ اس کے معصوم بچے کے پاؤں سے یہ پانی کا چشمہ جاری کیا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد قبیلہ بنو جرھم آکر آباد ہوگیا اور یوں بیت اللہ کے قریب اللہ نے انسانوں کی آبادی کا انتظام فرمادیا چنانچہ اس کو ایک شاعر نے اشعار میں یوں کہا۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

پیمبر نے دعا کے بعد اس وادی سے رخ موڑا
جناب ہاجرہ کو اور بچے کو یہیں چھوڑا
جناب ہاجرہ بیٹھی تھیں اس وادیٔ وحشت میں
سنبھالے طفل عالی شان کو آغوش محبت میں
وہاں صحرا ہی صحرا تھا چٹانیں ہی چٹانیں تھیں
جناب ہاجرہ یا ایک بچہ دو ہی جانیں تھیں
نہ دانہ تھا نہ پانی تھا بھروسہ تھا فقط رب پر
پڑی جب دھوپ کی گرمی تو جاں آنے لگی لب پر
زمیں کا ذرہ ذرہ مہر کی صورت چمکتا تھا
بہت بیتاب تھی ماں گود میں بچہ بلکتا تھا
صفا مروا پہ ہر سو وہ تلاش آب میں دوڑی
بلند و پست پر فکر مئے نایاب میں دوڑی
کبھی اس سمت جاتی تھی کبھی اس سمت جاتی تھی
خیال آتا تھا بچے کا تو فوراً لوٹ آتی تھی
نہ ڈھونڈا نہ کچھ آثار پانی کے نظر آئے
جدھر اٹھی نظر جھلسے ہوئے ٹیلے نظر آئے
قیامت کی گھڑی تھی پڑ گئے تھے پاؤں میں چھالے
چلی جاتی تھی آنکھیں آب میں بچے میں دل ڈالے
سنی آواز ننھے کے بلکنے کی اور رونے کی
تڑپ اٹھی کہ ساعت آ گئی جان کھونے کی

یہ وہ بیقراری کا وقت تھا کہ جب اللہ رب العزت نے ہاجرہ صابرہ کی بیقراری کے صدقہ آب زمزم عطا کیا، آج پوری دنیا کے مسلمان اس پانی سے برکتیں بھی حاصل کرتے ہیں اس کو پیتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نیت سے پیا جائے

www.alhijazibooks.wordpress.com

اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا کو قبول فرما لیتے ہیں، بچے کی بیقراری پر رحمت الٰہی کو جوش آ گیا چنانچہ اس کی ایڑیوں کی رگڑ سے اللہ نے آب شیریں عطا فرما دیا۔

جو بچے یا بچیاں یا جو عورتیں اپنی زندگی میں اپنی ماں کی خدمت نہیں کر سکیں حدیث پاک میں آتا ہے کہ ان کو چاہئے کہ ان کی وفات کے بعد انکے لئے ایصال ثواب کریں اور ان کی جو رشتہ دار عورتیں تھیں خالہ تھیں یا سہیلیاں تھیں ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھیں تو اللہ تعالیٰ اس کمی کو پورا فرما دیں گے بہر حال جنہوں نے خدمت نہ کی اور ان کی والدہ چلی گئی یہ ایک ایسی حسرت ہے جو کبھی بھی پوری نہیں ہو سکتی اسلئے علامہ اقبال نے اپنی والدہ کی یاد میں کہا۔

کس کو اب ہوگا وطن میں آہ میرا انتظار
کون میرا خط نہ آنے پر رہے گا بیقرار
خاک مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا
عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
میں تری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسی
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ رستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ہمیں چاہئے کہ اپنی ماں کی خدمت کر کے ہم ان کی دعائیں لیں ماں کی دعا اللہ کے یہاں بڑا درجہ رکھتی ہے۔

ایک اہم واقعہ

ایک واقعہ سنا کر یہ عاجز اپنی بات کو مکمل کرتا ہے ذرا توجہ کے ساتھ سنئے ایک سپاہی تھا فوج کا جس کا نام تھا سہگمیں گھر میں بہت تنگی تھی، اس کے پاس ایک گھوڑا تھا، جس پر کبھی کبھی سوار ہو کر یہ شکار کھیلنے چلا جاتا تھا، شکار مل جاتا تو گھر میں کچھ کھانا پینا ہو جاتا نہ ملتا تو گھر میں فاقہ ہوتا، ایک مرتبہ یہ شکار کی نیت سے جا رہا تھا

www.alhijazibooks.wordpress.com

کہ اس نے ایک ہرنی کو دیکھا جس کے ساتھ چھوٹا سا بچہ تھا، اس نے اپنا گھوڑا اس کے پیچھے جو بھگایا تو ہرنی تو بھاگ گئی مگر چھوٹا بچہ نہ بھاگ سکا، تو اس نے اس بچے کو پکڑ لیا، جب ماں نے دیکھا کہ میرے بچے کو اس آدمی نے پکڑ لیا تو بھاگتی ہوئی ہرنی پھر واپس آگئی اور اس نے اس کے قریب آکر اس نے اپنی بیقراری کا اظہار کرنا شروع کر دیا، آسمان کی طرف منہ اٹھاتی تھی اور درد بھری آواز نکالتی تھی یہ رحم دل انسان تھا یہ سمجھ گیا یہ ماں ہے بیقرار ہے، میرا بیٹا اس شکاری کے ہاتھ میں چلا گیا، چنانچہ اس نے اس کی اس بیقراری کو دیکھتے ہوئے اس کے بچے کو چھوڑ دیا وہ ماں اپنے بچے کو لیکر چلی گئی واپس آیا رات کو سویا تو خواب میں اس کو نبی کا دیدار نصیب ہوا نبی نے ارشاد فرمایا کہ تو نے ایک ماں کی بیقراری کو دیکھ کر اس پر رحم کھایا، یہ تیرا عمل اللہ کو اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دنیا کا تاج عطا فرمائیں گے، اور تو نے اس کا بیٹا واپس کیا اس کے بدلے اللہ تعالیٰ تجھے بھی بیٹا عطا فرمائیں گے، چنانچہ اس کے یہاں بیٹا ہوا، جس کا نام سلطان محمود غزنوی رکھا گیا جو پورے ہندوستان کا فاتح بنا اور اللہ رب العزت نے اس غریب بندے کو ایک بادشاہ کا باپ بننے کی توفیق عطا فرمائی، اگر جانور جیسی ماں کی بیقراری کا خیال رکھا جائے تو انسان کو دنیا کی شاہی ملتی ہے یہ نوجوان بچے اور بچیاں یہ بات کان کھول کر سن لیں اگر یہ اپنی ماں کی بیقراری کے دوران اس کے ساتھ محبت کا معاملہ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و دین کی بادشاہی عطا فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگذر فرمائیں اور ہمیں نیکوکاری اور پرہیزگاری کی زندگی نصیب فرمائیں

ایک ولی کی والدہ کی وفات

ایک ولی کے بارے میں آتا ہے کہ ان کی والدہ کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا اے میرے پیارے! جس کی دعائیں تیری حفاظت کیا کرتی تھیں وہ ہستی ہمارے پاس آگئی ہے اب ذرا تم سنبھل کر قدم اٹھانا خوش نصیب ہیں وہ لوگ

www.alhijazibooks.wordpress.com

جن کے والدین زندہ ہیں وہ خدمت کر کے اللہ کے یہاں اپنا مرتبہ بڑھالیں اور جن کے والدین فوت ہو گئے رمضان المبارک کے اس مہینہ میں ان کی طرف سے وہ صدقات کریں، خیرات کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں اللہ رب العزت آگے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں اس شریعت کے مسئلہ میں صحیح سمجھ نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

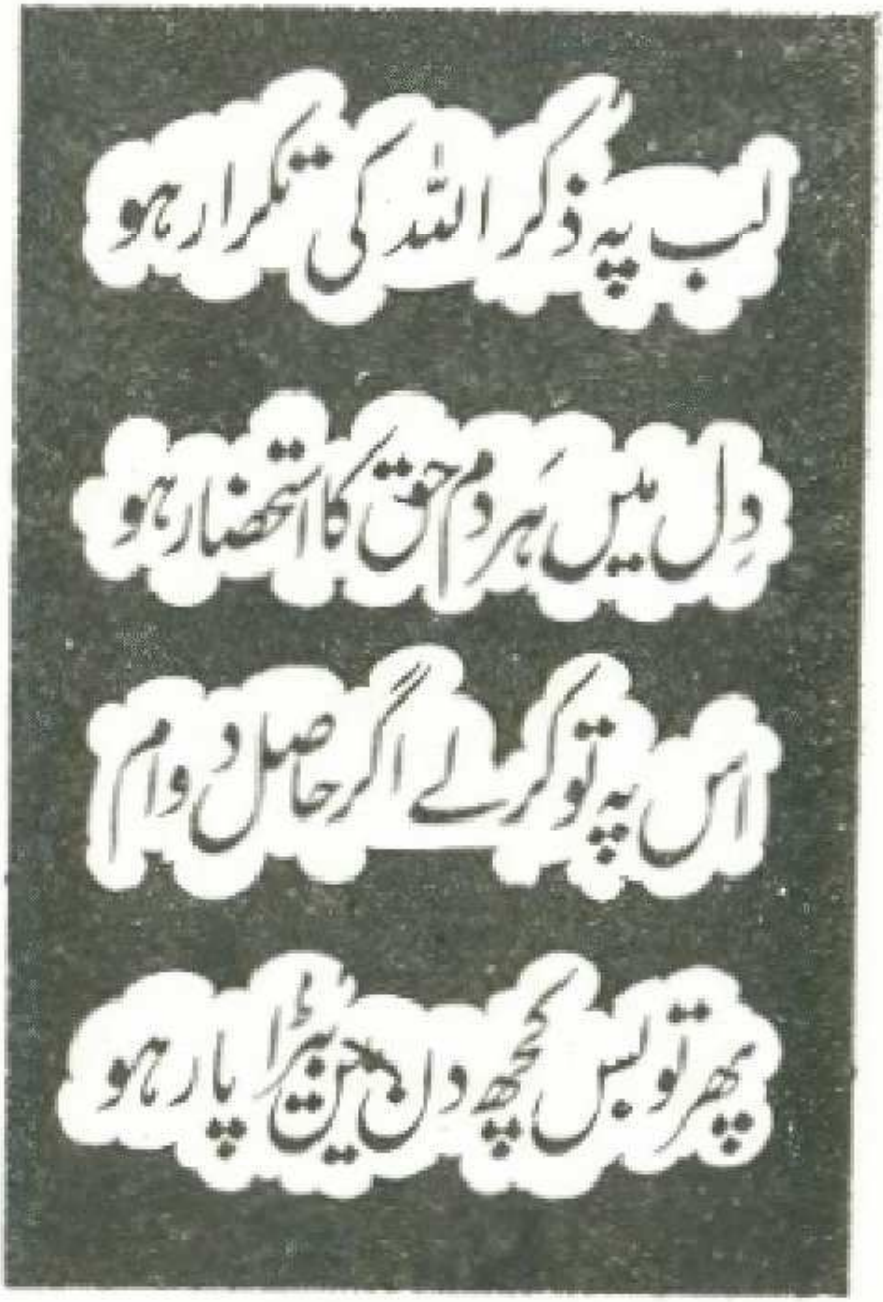
لب پہ ذکر اللہ کی تکرار ہو
دِل میں ہر دم حق کا استحضار ہو
اس پہ تو کر لے اگر حاصل دوام
پھر تو بس کچھ دن میں بیڑا پار ہو
مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

مناجات

ہوا وحرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے
خدایا فضل فرما دل بدل دے

گنہگاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا راستہ دل بدل دے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں
مزا آجائے مولیٰ دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے

بنالوں آنکھ اپنی ماسوئی سے
جہاں میں تیری خاطر دل بدل دے

سہل فرما مسلسل یاد اپنی
خدایا رحم فرما دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے در پر دل شکستہ
رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

ترا ہوجاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے

میری فریاد سن لے میری مولیٰ
بنالے اپنا بندہ دل بدل دے

ہوا وحرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

www.alhijazibooks.wordpress.com

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾

رمضان المبارک مہینہ رحمت کا خزینہ

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم
(نقشبندی مجددی)

www.alhijazibooks.wordpress.com

فہرست عنـــــاوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	ماہ رمضان المبارک کی اہمیت	۱۶۶
۲	سلف صالحین کے یہاں رمضان	۱۶۶
۳	مجدد الف ثانیؒ کا قول	۱۶۷
۴	حضرت علیؓ کا فرمان	۱۶۷
۵	رمضان المبارک غمخواری کا مہینہ	۱۶۸
۶	نیکی کے مہنگے دام	۱۶۹
۷	شیاطین کی گرفتاری	۱۶۹
۸	نیکیوں کا موسم	۱۷۰
۹	روزہ کے درجات	۱۷۱
۱۰	مرتبہ میں فرق	۱۷۱
۱۱	تین باتوں کا اہتمام	۱۷۲
۱۲	بوقت افطار دعا	۱۷۳
۱۳	ایک نکتہ	۱۷۳
۱۴	افطار کے وقت ہماری غفلت	۱۷۴

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱۵	روزہ دار کے لئے دو خوشیاں	۱۷۶
۱۶	حاضری کی دو حیثیتیں	۱۷۶
۱۷	جنتیوں کے لئے خصوصی داخلہ	۱۷۷
۱۸	لیلۃ القدر	۱۷۸
۱۹	رب کا سلام امت کے نام	۱۸۰
۲۰	جبریل علیہ السلام کی شان	۱۸۱
۲۱	لیلۃ القدر کیسے پائیں؟	۱۸۲
۲۲	وقت کیسے ضائع ہوتا ہے؟	۱۸۳
۲۳	لیلۃ القدر میں کیا مانگیں؟	۱۸۴
۲۴	اللہ رب العزت سے کیا کیا مانگیں؟	۱۸۵
۲۵	میں گنہ گار ہی	۱۸۹
۲۶	کتے سے سبق لیں	۱۹۰
۲۷	ایک کے طفیل گیارہ کی بخشش	۱۹۰
۲۸	مجوسی جنت میں کیوں کر گیا؟	۱۹۱
۲۹	آپ ﷺ نے فرشتوں سے کیا پوچھا	۱۹۱

www.alhijazibooks.wordpress.com

اقتباس

اللہ اللہ اللہ

ایک اور نکتہ سمجھ لیجئے کہ شریعت نے حکم دیا کہ اگر کوئی مزدور کسی کے گھر میں مزدوری کرے اور وقت ختم ہو تو اس بندہ کو چاہئے کہ وہ اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کو مزدوری دیدے، جب شریعت ہم کمزوروں کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہم مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسکو مزدوری دیدیں تو کیا خیال ہے کہ جس بندہ نے اللہ رب العزت کیلئے سارا دن مزدوری کی روزہ رکھا بھوکا رہا پیاسا رہا، تکلیف اٹھائی اب جب اسکی افطاری کا وقت ہوگا تو کیا اللہ تعالی اسکو فوراً مزدوری نہیں عطا فرمائیں گے، فرق اتنا ہے کہ جس مزدور کو ہم گھر میں لاتے ہیں کام کرنے کیلئے ہم اسکے ساتھ مزدوری طے کر لیتے ہیں کہ بھی اتنا تمہیں دیں گے تم ہمارا یہ کام کردو تو کام کرنے کے بعد ہم اسکو مزدوری ادا کر دیتے ہیں لیکن جو بڑے ہوتے ہیں وہ طے نہیں کرتے وہ کہتے ہیں جتنا کہو گے دے دیں گے تم ہمارا یہ کام کردو اسی لئے اللہ رب العزت نے بھی یہی معاملہ فرمایا کہ اے میرے پیارے محبوب کی امت کے روزہ دارو! تم میرے لئے روزہ رکھو اور جب افطاری کا وقت ہوگا تو میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گا۔

از افادات: حضرت پیر حافظ ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی امّا بعد
اعوذ باللّٰہِ من الشیطان الرجیم بسم للّٰہ الرّحمٰن الرّحیم
﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾
سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین
والحمد للہ رب العلمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

ماہ رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا خزینہ ہے جتنی بھی آسمانی کتابیں نازل ہوئی سب کی سب رمضان المبارک میں نازل ہوئیں، تورات، زبور، انجیل، قرآن مجید یا جو صحیفے نازل ہوئے سب کے سب رمضان المبارک میں نازل ہوئے، اس لئے یہ مہینہ اللہ رب العزت کی خصوصی رحمتوں کا مہینہ ہے، اس کی رحمتوں کی انتہا دیکھئے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو نبی رحمت ہیں وہ بھی اس مہینہ کے آنے کا انتظار فرماتے تھے، چنانچہ ایک دعا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمائی [اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا اِلٰی رَمَضَانَ] "اے اللہ ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور بخیریت ہمیں رمضان المبارک تک پہنچا" اللہ رب العزت کے محبوب جس مہینہ تک پہنچنے کی تمنا فرماتے ہوں اس مہینہ کی برکت کا اندازہ تو اسی سے ہو سکتا ہے۔

سلف صالحین کے یہاں رمضان کا انتظار

کتابوں میں لکھا ہے کہ سلف صالحین چھ چھ مہینہ تک رمضان المبارک کے آنے کی دعائیں مانگا کرتے تھے، اور جب رمضان المبارک خوب عبادت کے ساتھ

www.alhijazibooks.wordpress.com

گزار لیتے تو بقیہ چار پانچ مہینہ اللہ رب العزت سے اسکی قبولیت کی دعا مانگتے تھے، اس حد تک رمضان المبارک کا ان کے یہاں اہتمام تھا کہ جب کسی بندہ کی بزرگی کی بات کرنی ہوتی تو کہتے کہ فلاں بندہ نے زندگی کے اتنے رمضان گزارے، اس کے درجات بہت بلند ہیں۔

مجدد الف ثانیؒ کا قول

امام ربانی حضرت مجدد ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کشف کی نظر سے اولیاء اللہ نے اللہ کی رحمتوں کی بارش کو جب اترتے ہوئے دیکھا تو پتہ چلا کہ سال کے باقی مہینوں کی رحمت دریا کے مانند ہے جبکہ رمضان المبارک کی رحمتیں سمندر کی مانند ہیں کہ جنکا کوئی کنارہ ہی نظر نہیں آتا، اس لئے وہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ انسان کے باقی سال کی لئے ایک نمونہ کے مانند ہیں [specimen] جس بندہ نے رمضان المبارک جس طریقہ سے گزارا اللہ تعالی اسکو بقیہ سال اس طرح گزارنے کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں، مثال کے طور پر اگر کوئی عورت چاہے کہ میں تہجد گزار بن جاوں تو اسکو چاہئے کہ رمضان المبارک میں تہجد کی پابندی کرے، جو چاہے کہ میں اپنی آنکھوں کی حفاظت کروں اسکو چاہئے کہ رمضان المبارک میں اپنی آنکھوں کی حفاظت کرے جو چاہے کہ میں اپنی زبان کی حفاظت کرلوں رمضان المبارک میں زبان کی حفاظت کرلیں، جو جو عمل رمضان المبارک میں استقامت کے ساتھ وہ کرے گی اللہ رب العزت اپنی رحمت، قدرت، مشیت سے بقیہ سال اس عمل کو کرنے کی توفیق عطا فرما دیں گے۔

حضرت علیؓ کا فرمان

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ رب العزت نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کو عذاب دینا ہوتا تو نہ رمضان عطا فرماتے نہ سورہ اخلاص عطا فرماتے،

www.alhijazibooks.wordpress.com

یہ دو ایسی نعمتیں ہیں۔

.....(۱) ایک رمضان المبارک

.....(۲) اور قرآن مجید میں قل ہو اللہ والی سورۃ، فرماتے تھے کہ ان دو چیزوں کو دینے کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نبی علیہ السلام کی امت کو عذاب دینے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

رمضان المبارک غمخواری کا مہینہ

نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ شعبان کے آخری دن میں صحابہ کرام کو خطبہ دیا اور انکو بتایا کہ تمہارے اوپر ایک رحمت کا مہینہ آ رہا ہے جس کے روزہ کو اللہ تعالی نے فرض فرمایا اور رات کی عبادت کو اللہ تعالی نے اپنے قرب کا ذریعہ بنایا نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شھر المواسات ہے، غم خواری کا مہینہ، ہمدردی کا مہینہ، یعنی انسان روزہ رکھتا ہے بھوکا پیاسا رہتا ہے تو نعمتوں کی قدر آتی ہے، دل میں احساس ہوتا ہے کہ جو لوگ عام سال کے دوران بھوکے پیاسے رہتے ہیں ان پر کیا گزرتی ہے، جنکے بچے بھوکے پیاسے رہتے ہیں انکے ماں باپ پر کیا گزرتی ہے، تو انسان کے دل میں دوسروں کا احساس پیدا ہوتا ہے، وہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور یہی انسانیت ہے، چنانچہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی ایک بندہ سے فرمائیں گے کہ اے میرے بندے میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، میں بیمار تھا اور تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی، تو وہ بندہ بڑا حیران ہو کر پوچھے گا کہ اے پروردگار! آپ ان تمام چیزوں سے بلند و بالا ہیں منزہ اور مبری ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کائنات کے خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے پیاسے ہوں، اللہ تعالی جواب میں فرمائیں گے، کہ اے میرے بندے! فلاں موقع پر تیرا ایک ہمسایہ بھوکا تھا پیاسا تھا اگر تو اسے کھلا پلا دیتا تو ایسے ہی ہوتا جیسے تو نے مجھے کھلایا پلایا

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہو، اگر تو نے اسکی بیمار پرسی کی ہوتی تو ایسے ہی ہوتا جیسے تو نے میری بیمار پرسی کی ہوتی، اس وقت انسان کی آنکھ کھلے گی کہ اللہ رب العزت کے یہاں ایک دوسرے کے ساتھ الفت ومحبت کی زندگی گزارنے کا کیا مقام ہے، تو یہ مہینہ غم خواری کا مہینہ ہے اب ذرا سوچئے! کہ جس مہینہ کا نام ہی غم خواری کا مہینہ ہوا گر اس مہینہ میں اللہ تعالی کی کوئی بندی اللہ تعالی کے سامنے اپنے غم بیان کرے، اپنی پریشانیاں بیان کرے، اپنے دکھڑیں سنائیں، اپنی مشکلات کی تفصیل تنہائیوں میں بیٹھ کر دعا میں بتائیں تو پروردگار عالم اس کی غم خواری کیوں نہ فرمائیں؟ جس مہینہ کا نام ہی غم خواری کا مہینہ ہے، تو معلوم ہوا کہ ہم غمزدوں کے لئے خوشی کی بات ہے، ہم اپنے غم تہجد کے بعد تنہائیوں میں اپنے پروردگار کے سامنے دامن پھیلا کر بیان کریں، وہ پروردگار جس نے بندوں کو غم خواری کا حکم دیا وہ پروردگار خود بھی اپنے بندوں کی غم خواری فرمائے گا۔

نیکی کے مہنگے دام

اس مہینہ میں نیکی کا اجر زیادہ کر دیا جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی آدمی ایک فرض پر عمل کرے تو ستر فرض پر عمل کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے نفلی عمل کرے تو غیر رمضان میں گویا فرض پر عمل کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

شیاطین کی گرفتاری

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالی جبرئیل علیہ السلام کو بھیجتے ہیں فرماتے ہیں کہ جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کر دو تا کہ وہ میرے محبوب کی امت کے روزہ داروں کے روزوں کو خراب نہ کر سکے، تو گویا بڑے بڑے شیاطین تو قید ہو گئے اور انکو سمندر میں باندھ کر پھینک دیا جاتا ہے، اب اگر نیکی کے راستہ میں کوئی رکاوٹ ہے تو یا تو وہ چھوٹے چھوٹے شیطان ہیں جن کو شتونگڑے کہتے ہیں یا تو پھر ہمارا اپنا نفس ہے، اسلئے رمضان المبارک میں عام طور سے انسان کو نیکی میں آسانی ہوتی ہے

www.alhijazibooks.wordpress.com

اگر کسی کو رکاوٹ پیش آئے تو وہ سمجھ لیں، کہ میرا اپنا نفس اتنا خراب ہو چکا کہ اب شیطان کے بہکانے کی ضرورت ہی نہیں میرا نفس ہی مجھے ست کر دیتا ہے نیکی سے محروم کر دیتا ہے۔

نیکیوں کا موسم

یہ بھی حدیث پاک میں آیا کہ جو بندہ روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالی کی مخلوق اسکے لئے مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں فرشتے بھی دعا کرتے ہیں ﴿وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ قرآن مجید میں ہے کہ فرشتے بھی ایمان والوں کیلئے استغفار کرتے ہیں اور ہوا میں پرندے، پانی میں مچھلیاں اور بلوں میں چیونٹیاں روزہ دار کی مغفرت کی دعا کرتی ہیں، کہتے ہیں کہ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو تو جب پروردگار نے اتنی مخلوق کو دعا مانگنے پر لگا دیا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالی مؤمن کی مغفرت کرنا چاہتے ہیں، مؤمن کو چاہئے کہ اس مہینہ کی خوب قدر کریں، جیسے سیزن ہوتا ہے، بہار کا سیزن ہر طرف پھل پھول نظر آتے ہیں، خوشبوئیں ہوتی ہیں سبز لہلہاتے ہوئے درخت نظر آتے ہیں اسی طرح رمضان المبارک نیکیوں کا سیزن ہے اس میں انسان جتنی نیکیاں کمانا چاہے اتنی نیکیاں کمانا آسان ہے، بلکہ مختلف جگہوں پر دیکھا کہ بعض چیزوں کی Sale لگتی ہے Sale لگنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قیمتی چیزیں کم دام میں مل جاتی ہیں اگر قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالی رمضان المبارک میں جنت کی Sale لگا دیتے ہیں تو آج کل جنت بہت سستی ملتی ہے بس ہاتھ اٹھا کر مانگنے کی بات ہے اللہ تعالی کے سامنے عاجزی دکھانے کی بات ہے اور پروردگار تو جنت دینے کیلئے آمادہ ہے اسلئے حدیث پاک میں فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالی حکم دیتے ہیں کہ اے رضوان! جنت کے دروازوں کو کھول دے، اب سوچئے! کہ جب اللہ تعالی نے جنت کے دروازوں کو کھول دیا

www.alhijazibooks.wordpress.com

اور حدیث پاک میں یہ بھی آتا ہے کہ پورا سال جنت کو رمضان المبارک کیلئے سجایا جاتا ہے خوب صورت بنایا جاتا ہے اور پھر رمضان المبارک کی پہلی رات کو اسکے دروازے امت محمدیہ ؐ کے گنہگاروں کیلئے کھول دئے جاتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت چاہتے ہیں کہ میرے بندے رمضان المبارک کے روزہ رکھیں، نیکی کریں، تراویح پڑھیں اور ان عبادات کو کر کے جنت کے مستحق بن جائیں۔

روزہ کے درجات

روزہ کے درجات ہوتے ہیں

.....(۱) ایک تو یہ ہے کہ انسان سارے دن نہ کھائے نہ پئے نہ جماع کرے تو اس انسان نے بھی روزہ رکھ لیا، اس کو عوام الناس کا روزہ کہتے ہیں۔

.....(۲) دوسرا اس سے بلند درجہ کا روزہ ہے اسکو خواص کا روزہ کہتے ہیں خاص لوگوں کا روزہ، اولیاء کا روزہ، یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو کھانے، پینے، اور میاں بیوی والے کام سے تو پرہیز کرتے ہی ہیں اور مزید یہ کہ اپنے جسم کے اعضاء کو گناہوں سے بچاتے ہیں، آنکھ کا پرہیز، زبان کا پرہیز، کان کا پرہیز، سارے اعضاء کو گناہوں سے بچاتے ہیں، لہذا ان کا روزہ اور بلند درجہ کا ہوتا ہے۔

.....(۳) اور ایک تیسرا درجہ ہے جسکو کہتے ہیں اخص الخواص کا روزہ بہت ہی بڑے اولیاء کا روزہ، عارفین کا روزہ، یہ وہ لوگ ہیں جو کھانے پینے جماع سے بھی پرہیز کرتے ہیں، جسم کے اعضاء کو گناہوں سے بھی بچاتے ہیں اور سارے دن میں ایک لمحہ بھی اپنے دل کو اللہ سے غافل نہیں ہونے دیتے، یہ سب سے اعلی درجہ کا روزہ ہے۔

مرتبہ میں فرق

دیکھئے ایک من وزن لوہے کا، چاندی کا، یا سونے کا تو وزن تو ایک جیسا لیکن

www.alhijazibooks.wordpress.com

ایک من لوہے کی قیمت اور ہے، چاندی کی قیمت اور ہے، اور سونے کی قیمت کچھ اور ہے، تو روزہ تو سب نے دن میں ایک ہی رکھا مگر جس نے عام لوگوں کا روزہ رکھا اسکو لوہے کا بھاؤ دیں گے، جس نے صالحین کا روزہ رکھا اسکو چاندی کا بھاؤ دیں گے اور جس نے عارفین کا روزہ رکھا اسکو سونے کا بھاؤ عطا فرمائیں گے اور اگر روزہ رکھ کر گناہ کرتے رہے ٹی وی سکرین کے تماشے دیکھے، گانے سنے، غیبتیں کیں، لوگوں کے دل دکھائے تو پھر ایسے پر مٹی کا بھاؤ بھی نہیں لگائیں گے، اسلئے حدیث پاک میں فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو روزہ رکھنے کے بعد بھوکا اور پیاسا رہنے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے روزہ کو کامل درجہ کا روزہ بنائیں۔

تین باتوں کا اہتمام

ام المؤمنین فرماتی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان المبارک میں تین باتوں کا بہت اہتمام فرماتے تھے،

(۱)..... ایک تو یہ کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان المبارک میں دعاؤں میں بہت زیادہ گریہ وزاری فرماتے تھے۔

(۲)..... اور دوسری بات یہ کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادت میں بہت زیادہ مجاہدہ فرماتے تھے

(۳)..... اور تیسری بات یہ کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال اس طرح خرچ کرتے تھے کہ جس طرح بھاگنے والا کوئی گھوڑا ہوتا ہے۔

بوقت افطار دعا

رمضان المبارک میں قبولیت دعا کے بڑے اوقات ہیں، ایک بات پر ذرا غور کیجئے گا ساری مستورات ذرا توجہ سے بات سنیں ایک نکتہ سمجھانا مقصود ہے اگر بالفرض اللہ کا کوئی بڑا کامل ولی، کوئی بڑا عارف، کوئی بڑا نیک متقی، پاک باز

www.alhijazibooks.wordpress.com

انسان آپ کو یہ بتائے کہ مجھے کشف میں یا خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت آپ جو دعا مانگیں گی وہ قبول ہوگی یہ قبولیت دعا کا وقت ہے تو یہ بات سنکر آپ کیسی دعا مانگیں گی؟ خوب رو رو کر، بڑی توجہ کے ساتھ، بڑی آہ وزاری کے ساتھ اپنے لئے بھی مانگیں گی، گھر بار کیلئے بھی مانگیں گی، رشتہ داروں کیلئے بھی، عام مسلمانوں کیلئے بھی، سب کیلئے آپ اچھی اچھی دعائیں مانگیں گیا اور آپ کہیں گی کہ میں بڑی خوش نصیب ہوں کہ مجھے پتہ چل گیا کہ اس وقت کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، تو جتنی دعائیں میں مانگ سکتی ہوں اتنی دعائیں میں مانگ لوں اگر ولی کے کہنے پر آپ کی یہ کیفیت ہے تو ولیوں کے سردار، فرشتوں کے سردار، انبیاء اور رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار آدمی افطار کے وقت جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے، تو اب ہمیں افطار کے وقت کتنے اہتمام سے دعائیں مانگنی چاہئیں، ہماری زبانیں جھوٹی سہی مگر محبوب نے سچی زبان سے فرمادیا اللہ رب العزت انکی اس سچی زبان کی لاج رکھتے ہوئے ہم گنہگاروں کی جھوٹی زبانوں سے نکلی ہوئی دعاؤں کو قبول فرمالیں گے اگر کسی آدمی کا بیٹا [comutment] وعدہ کرلے تو باپ اس کی لاج رکھتا ہے، تو کیا خیال ہے کہ اگر نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمادیا تو اللہ رب العزت اپنے محبوب کی لاج نہیں رکھیں گے۔

ایک نکتہ

ایک اور نکتہ سمجھ لیجئے کہ شریعت نے حکم دیا کہ اگر کوئی مزدور کسی کے گھر میں مزدوری کرے اور وقت ختم ہو تو اس بندہ کو چاہئے کہ وہ اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کو مزدوری دیدے، جب شریعت ہم کمزوروں کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہم مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسکو مزدوری دیدیں تو کیا خیال ہے کہ جس بندہ نے اللہ رب العزت کیلئے سارا دن مزدوری کی روزہ رکھا بھوکا رہا پیاسا رہا، تکلیف اٹھائی اب جب اسکی افطاری کا وقت ہوگا تو کیا اللہ تعالیٰ اسکو فوراً مزدوری نہیں عطا فرمائیں گے، فرق اتنا ہے کہ جس مزدور کو ہم گھر میں لاتے ہیں

www.alhijazibooks.wordpress.com

کام کرنے کیلئے ہم اسکے ساتھ مزدوری طے کر لیتے ہیں کہ بھی اتنا تمہیں دیں گے تم ہمارا یہ کام کردو تو کام کرنے کے بعد ہم اسکو مزدوری ادا کر دیتے ہیں لیکن جو بڑے ہوتے ہیں وہ طے نہیں کرتے وہ کہتے ہیں جتنا کہو گے دے دیں گے، تم ہمارا یہ کام کردو اسی لئے اللہ رب العزت نے بھی یہی معاملہ فرمایا کہ اے میرے پیارے محبوب کی امت کے روزہ دارو! تم میرے لئے روزہ رکھو اور جب افطاری کا وقت ہوگا تو میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گا، جو تم مانگو گے میں پروردگار تمہارے مانگنے کے مطابق تمہیں عطا کروں گا مانگنا تمہارا کام ہے اور تمہارے دامن کو بھر دینا یہ میرا کام ہے، اسلئے فرمایا کہ روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔

افطار کے وقت ہماری غفلت

حدیث پاک میں یہ جو فرمایا اس کا کیا مطلب؟ کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کو افطاری کے وقت منہ مانگا انعام عطا فرماتے ہیں، اچھا اگر کوئی بندہ اس وقت انعام مانگے ہی نہیں تو اسکو کیا ملے گا؟ اور ہماری اکثر ماں بہنوں کا یہی حال ہے کہ افطاری کی چیزیں بنانے میں اور دسترخوان سجانے میں ایسی مشغول ہو جاتی ہیں کہ ان کو بتانا پڑتا ہے کہ جی روزہ کے افطار کا وقت ہو چکا اب تم بھی افطار کر لو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ مزدور ہے جس نے مزدوری تو کی لیکن جب دینے والے نے کہا کہ کتنا چاہئے تو اسکو مانگنا ہی یاد نہیں تھا، اس سے بڑی غفلت اور کیا ہو سکتی ہے عورتوں کو چاہئے کہ اپنے خاوندوں کو یہ بات سمجھائیں کہ افطار کی ہر چیز آدھا گھنٹہ پہلے تیار ہو کر دسترخوان پر پہنچ جائے اور آخری آدھا گھنٹہ بجائے اسکے کہ ہم کچن میں چولھے پر کھڑی ہوں اور کبھی ایک چیز تلی جا رہی ہے کبھی دوسری چیز پک رہی ہے اس میں لگنے کے بجائے یہ آدھا گھنٹہ یا بیس منٹ مصلے پر بیٹھ کر اللہ رب العزت سے دعائیں مانگیں، عورتیں اپنے گھر کے سب بچوں کو اپنے پاس بٹھا لیا کریں اور معصوم بچوں کو کہیں کہ وہ بھی ہاتھ اٹھائیں اور دعا مانگیں اگر بڑوں نے گناہ کے

www.alhijazibooks.wordpress.com

تو چھوٹے تو معصوم ہیں کیا پتہ انکے معصوم ہاتھوں کے اٹھنے پر ہی اللہ کو رحم آجائے اور اللہ تعالی آپ کی دعاؤں کو قبول فرمالیں، اسلئے عورتوں کو چاہئے کہ افطاری کے اس وقت کی قدر کریں اور اگر کسی گھر میں ایک ہی عورت ہے اور اسکے لئے کھانا پکانا بھی ضروری ہے تو دعا تو دل سے مانگی جاتی ہے ہاتھ سے تو نہیں مانگی جاتی تو ہاتھ کام کاج میں مشغول ہوں اور آپ اس حال میں بھی دل ہی دل میں اللہ سے دعائیں مانگ رہی ہوں، گویا آپ بھی اس وقت میں اپنے رب سے منہ مانگا انعام حاصل کرسکتی ہیں۔

اچھا آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ آپ کی کوئی پریشانی ہو تو ہم ختم کردیتے ہیں تو آپ سب سے پہلے بتائیں گی کہ جی میری یہ بھی پریشانی ہے، یہ بھی پریشانی ہے، ایک فہرست گنوائیں گی اور پھر کہیں گی کہ اگر میری یہ سب پریشانیاں دور ہوجائیں تو مجھے سکھ کا سانس نصیب ہوجائے، اللہ تعالی جب افطاری کے وقت منہ مانگا انعام دینا چاہتے ہیں، تو آپ اپنے سب غم، سب دکھ سب پریشانیاں اپنے رب کو سنایا کریں، اپنے رب کے سامنے پیش کیا کریں، سارا سال جو تم دوسروں کے سامنے دکھڑے روتی ہیں، خاوند اچھا سلوک نہیں کرتا مجھ پر توجہ نہیں دیتا، خاوند کی نظر باہر کسی طرف ہے اگر یہ سارے دکھڑے آپ نے سارا سال مخلوق کے سامنے کرنے ہیں تو مخلوق تو ساری محتاج ہے جس کے سامنے آپ دکھ کہہ رہی ہوتی ہیں وہ خود دکھوں والی ہوتی ہیں، تو اس کا کیا فائدہ؟ اب آپ اپنے دکھ اس پروردگار کے سامنے کہیں جو سب کے دکھوں کو دور کرنے والا اور سب کی مشکلات اور پریشانیوں کو حل کرنے والا ہے لہذا افطاری کے وقت میں آپ اپنی زندگی اور آخرت کی بہتری کیلئے خوب دل کھول کر دعا مانگا کریں، ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ! مجھے آپ اتنے ملین ڈالر عطا کردیجئے تو سننے والے نے کہا اتنے زیادہ؟ تو اس نے کہا بھئی آپ سے نہیں مانگے پروردگار سے مانگے ہیں تو یہ دعا جو آپ مانگیں گی کسی بندے سے نہیں مانگ رہی بندوں کے پروردگار سے مانگ رہی

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہیں، جس ذات نے کہا کہ میرے ہاتھ میں زمین وآسمان کے خزانہ ہیں، اب جب اس سے مانگیں گی تو آپ محسوس کریں گی کہ مانگنے والی کا دامن چھوٹا ہے اور پروردگار کا دینا اس سے بہت زیادہ ہے۔

ٹوٹے رشتے وہ جوڑ دیتا ہے
بات رب پے جو چھوڑ دیتا ہے
اسکے جود و کرم کا کیا کہنا
لاکھ مانگو وہ کروڑ دیتا ہے

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں

وہ پروردگار تو ہمارے مانگنے سے بڑھ کر ہمیں عطا فرماتا ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہوتی ہیں،

.....(۱)[فَرْحَةٌ عِنْدَ الْإِفْطَارِ] ایک تو جب روزہ افطار کرتا ہے اس وقت اسکو خوشی ہوتی ہے اس وقت کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

.....(۲) اور ایک فرمایا[فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ] کہ جب قیامت کے دن روزہ دار آدمی اللہ رب العزت سے ملے گا تو، اس وقت بھی اسکو خوشی نصیب ہوگی کیوں خوشی ہوگی؟ اسلئے کہ اللہ رب العزت اس کا استقبال فرمائیں گے چنانچہ حدیث پاک میں ہے کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی کے سامنے کھڑے ہوں گے یہ اللہ تعالی کو دیکھ کر مسکرائیں گے اور پروردگار انکو دیکھ کر مسکرائیں گے اور انکا استقبال فرمائیں گے۔

حاضری کی دو حیثیتیں

ذرا غور کریں! کہ رشتہ داروں میں کچھ ایسے بھی گھر ہوتے ہیں کہ وہ عورتیں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتیں اب خاوند آپ کو کہیں کہ چلو اس گھر چلنا ہے تو آپ انکار کریں گی، آپ کہیں گی کہ مجھے تو وہاں نہیں جانا وہ عورتیں تو مجھ سے کلام کر کے

www.alhijazibooks.wordpress.com

راضی نہیں، میرے لئے تو وہاں پانچ منٹ گزارنے مصیبت ہیں، میں تو اس گھر میں جانا ہی نہیں چاہتی تو جس گھر کی عورتیں آپ کا استقبال نہیں کرتیں، آپ سے اچھا سلوک نہیں کرتیں، آپ وہاں جانا ہی پسند نہیں کرتیں۔

اور کہیں آپ کا بہت قرب کا تعلق ہوتا ہے محبت کا تعلق ہوتا ہے خاوند جانا نہیں چاہتا آپ مجبور کر کے لے جائیں گی کہ جی فلاں گھر والوں نے دعوت دی ہے، تو مجھے تو وہاں ضرور جانا ہے انھوں نے بلایا ہے تو جو آپ سے محبت کا سلوک کرتی ہے آپ ضد کر کے وہاں پہنچتی ہیں اور جو نہیں کرتیں کہنے کے باوجود آپ وہاں نہیں جاتیں اگر دنیا میں یہ معاملہ ہے تو سوچئے! کہ قیامت کے دن دو حال میں انسان اللہ کے سامنے پیش ہوگا ایک تو نیکوکار بن کر، جو اللہ رب العزت کا دیدار کرے گا اور پروردگار خوشی سے اسکا استقبال کریں گے اور دوسرا گنہگار کی شکل میں اور گنہگار کیسے اللہ کے سامنے پیش ہوگا؟ قرآن مجید میں فرما دیا ﴿وَلَوْ تَرٰى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ اگر تم دیکھ سکتے کہ کافر قیامت کے دن کس حال میں اللہ رب العزت کے سامنے پیش ہوں گے ان کے سر جھکے ہوں گے اور وہ رب کے سامنے اپنی نگاہ اٹھا بھی نہیں سکیں گے اب ہم سوچیں کہ ہم ان دونوں حالتوں میں سے کس حال میں اللہ رب العزت کے سامنے پیش ہونا چاہتے ہیں، تو دل سے جواب آئے گا کہ نہیں ہم تو اللہ تعالیٰ سے اسکے محبوب بندے، مقبول بندے، اسکے دوست بن کر پیش ہونا چاہتے ہیں تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے روزوں کو صحیح انداز، آداب سے رکھیں اور افطاری کے وقت دعا کریں کہ اے اللہ! ہمیں یہاں پر مغفرت عطا کر کے خوشی عطا فرما اور جب قیامت کے دن آپ کے سامنے حاضری ہو تو اے اللہ! وہاں بھی مسکرا کر ہمیں اپنی تجلی نصیب فرمانا۔

جنتیوں کے لئے خصوصی داخلہ

چنانچہ کتنے لوگ ہونگے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے

www.alhijazibooks.wordpress.com

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ کیسے خوش نصیب لوگ ہونگے انکو اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہوگا قیامت کے دن اسلئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الریان ہے یہ [special] دروازہ ہے اس سے وہ لوگ داخل ہوں گے جو آداب اور اہتمام کے ساتھ اپنے روزوں کو مکمل کیا کرتے تھے، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جیسے آپ کسی ملک میں اترے تو وہاں پر [امیگریشن] والے ہوتے ہیں انھوں نے لائنیں بنائی ہوتی ہیں تو بیرون ملک کے لوگوں کیلئے علیحدہ لائنیں اور جو ملکی لوگ ہوتے ہیں وطنی ہوتے ہیں انکے لئے علیحدہ لائنیں تو وطنی لوگ بہت جلدی نکلتے چلے جاتے ہیں، نہ انکو کاغذ بھرنے پڑتے ہیں نہ کوئی اور سلسلہ نہ پوچھ گچھ ہوتی ہے نہ ویزے کی چیکنگ بس وہ پاسپورٹ دکھاتے ہیں ٹھپہ لگتا ہے اور چلتے چلے جاتے ہیں تیز لائن ہوتی ہیں اسی طرح اللہ تعالی قیامت کے دن جنت کے آٹھ دروازوں میں ایک دروازہ روزہ داروں کیلئے بنائیں گے جنہوں نے اہتمام سے روزہ رکھے ہوا دھر سے انھیں [fast treck] کے اوپر سے جنت میں لے جائیں گے، تو دو وقت بہت خاص ہیں، ایک افطاری کا وقت اور ایک دوسرا وقت ہے جس کو سحری کا وقت کہتے ہیں۔

لیلۃ القدر

ایک مرتبہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بنی اسرائیل کے احوال بتائے اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کے چار لوگ ایسے تھے کہ جنھوں نے اسی سال اللہ تعالی کی ایسی عبادت کی کہ ایک لمحہ کیلئے بھی نافرمانی نہیں کی، صحابہ کرام نے جب یہ سنا تو انکے دل میں یہ حسرت ہوئی کہ کاش ہمیں بھی اتنی لمبی زندگی عبادت گزاری کے لئے مل جاتی، تو انکی اس کیفیت کو دیکھ کر رب کریم نے سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں فرمایا کہ اس میں ایک رات ایسی ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں، ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ اس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ بہتر

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہے، اب ہزار مہینوں کے اگر سال بنائیں تو ۸۳ سال سے کچھ اوپر بنتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بندہ رمضان المبارک کی اس رات میں عبادت کا ثواب پالے گا اس نے گویا ۸۳ سال کی عبادت کا ثواب پالیا اور آج کل ہمارے زمانہ کے لوگوں کی عمر ۶۰ اور ۷۰ کے درمیان ہیں ۸۰ تک تو مشکل سے ہی لوگ پہنچتے ہیں تو گویا ایک رات کی عبادت ایک طرف اور ساری زندگی کی عبادت ایک طرف، تو جب اتنا خاص معاملہ ہے تو ہر مؤمن کے دل میں یہ تڑپ ہونی چاہئے کہ ہمیں لیلۃ القدر میں عبادت کرنے کا ثواب نصیب ہو جائے۔

یہ کونسی رات ہے اسکے بارے میں ہمیں معلوم نہیں مگر حدیث پاک میں کچھ اشارے کر دیئے گئے ہیں:

۱..... ایک تو یہ فرمایا گیا کہ یہ سال کی کوئی بھی رات ہو سکتی ہے۔

۲..... دوسرا فرمایا کہ رمضان المبارک کی رات ہوتی ہے۔

۳..... تیسری جگہ فرمایا رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے۔

۴..... اور ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ آخری دس دنوں میں سے جو طاق عدد ہیں، طاق راتیں ہوتی ہیں اس میں سے کوئی رات ہوتی ہے یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے، زیادہ روایتیں اسی کی ہیں اب اس عشرہ میں لیلۃ القدر تلاش کرنے کیلئے اعتکاف میں بیٹھتے ہیں، اسلئے معتکف ہر رات میں قیام اللیل کریں، تاکہ انکو لیلۃ القدر میں قیام کا ثواب نصیب ہو جائے۔

اب یہ رات کونسی ہے؟ اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تاہم بزرگوں نے کہا کہ اللہ رب العزت کو سات کا عدد پسند ہے آسمان بھی سات ہیں، زمینیں بھی سات ہیں، انسان کے اعضاء جن سے وہ اللہ رب العزت کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے وہ بھی سات ہیں، اور سات طرح کا جسمانی رزق دیا ﴿فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا﴾

www.alhijazibooks.wordpress.com

تو اس آیت میں سات قسم کا جسمانی رزق عطا کر دیا گیا تو اس سے مفسرین نے کہا کہ اللہ رب العزت نے انسان کو روحانی رزق کی رات بھی وہی عطا کی ہوگی جو سات والی ہے، لہذا ۲۷ کی رات زیادہ غالب ہے کہ وہ لیلۃ القدر کی رات ہو، بعض مفسرین نے اس میں ایک نکتہ اور دے دیا وہ فرماتے ہیں کہ دیکھو لیلۃ القدر کا جو لفظ ہے اس میں نو حروف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسکو تین مرتبہ سورت میں فرمایا ﴿اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَ مَا اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ تو نو حروف ہیں اور تین مرتبہ لفظ استعمال ہوا تو معلوم ہوتا ہے کہ ستائیسویں رات لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے۔

رب کا سلام امت کے نام

اس رات میں اللہ رب العزت کی طرف سے مؤمنوں کیلئے بڑی برکتیں اور رحمتیں ہوتی ہیں، چنانچہ مؤمنوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام اترتے ہیں "سلامتی کے پیغام" جبریل علیہ السلام فرشتوں کو لے کر آتے ہیں اور اس رات میں عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں، کتابوں میں لکھا ہے کہ اس رات میں کوئی آدمی ویسے ہی جاگ رہا ہوتا ہے تو عام فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور اگر کوئی آدمی اللہ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے جاگتے ہوئے تو جبریل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو تو اس نماز پڑھنے والے پر اللہ رب العزت سلام بھیجتے ہیں یہ اس امت کی خوش نصیبی ہے کہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام بھیجے گئے حالانکہ یہ اولوالعزم انبیاء کو نعمتیں نصیب ہوئیں،

دیکھئے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ﴾ ابراھیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ﴿سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ﴾ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر حضرت عیسیٰ

www.alhijazibooks.wordpress.com

علیہ السلام پر سلام بھیجے گئے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا﴾ اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام پر سلام بھیجے تو یہ وہ نعمتیں تھیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو عطا فرمائیں لیکن نبی علیہ السلام نے اس امت کیلئے اتنی دعائیں کیں اتنی دعائیں کیں اتنی دعائیں کیں کہ پروردگار ان دعاؤں سے اتنا خوش ہوئے ان دعاؤں کو بہانہ بنا کر، سبب بنا کر اس گنہگار امت پر بھی سلام بھیجا ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ﴾ دیکھئے اس گنہگار امت پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی نازل ہو رہی ہے لہذا پتہ چلا کہ اللہ رب العزت اس امت کو نعمتیں عطا فرمانا چاہتے ہیں اور اس امت کا اکرام کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ اس امت کو بھی اللہ تعالیٰ نے وہی [protocol] دے دیا جو پہلے وقت کے اولوا العزم انبیاء کو ملا کرتا تھا۔

جبریل علیہ السلام کی شان

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب وہ رات آتی ہے تو جبریل علیہ السلام چار جھنڈے لے کر اترتے ہیں اور ایک جھنڈا جسکو لواء رحمت کہتے ہیں رحمت کا جھنڈا اس کو بیت اللہ پر نصب کر دیتے ہیں، ایک کو لواء مغفرت کہتے ہیں مغفرت کا جھنڈا اسکو مسجد نبوی پر لگا دیتے ہیں اور ایک لواء کرامت ہے اسکو بیت المقدس پر لگا دیتے ہیں اور ایک لواء حمد ہے اسکو زمین و آسمان کے درمیان نصب کر دیتے ہیں پھر اس امت محمدیہ کے وہ لوگ جو اس رات میں بیٹھے ہوئے دعائیں کرتے ہیں یہ فرشتے ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اب سوچئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اگر ہماری دعاؤں پر آمین کہتے ہیں تو پھر کیا بات ہے۔

اب بھی نہ ہو قبول تو قسمت کی بات ہے
آمین کہہ رہے ہیں وہ میری دعا کے ساتھ

www.alhijazibooks.wordpress.com

لیلۃ القدر کیسے پائیں؟

تو ہماری دعاؤں پر اللہ کے فرشتے آمین کہیں اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا بڑی نعمت ہوسکتی ہے اسلئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو لوگ ان دنوں میں روزے رکھیں گے، جب اللہ تعالی کے یہاں قیامت کے دن جائیں گے باب الریان میں سے انھیں گزارا جائیگا تو فرشتیں انھیں کہیں گے ﴿ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ تو مفسرین نے ایک تفسیر یہ بھی لکھی کہ یہ وہ روزہ دار ہونگے جو اللہ کیلئے بھوکے رہے پیاسے رہے تو پروردگار انھیں خوش خبریاں دیں گے فرشتے کہیں گے او اللہ کیلئے بھوکے رہنے والوں، پیاسے رہنے والوں! آؤ جنت کی نعمتیں تمہارے لئے ہیں ﴿ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾

اب دل تو چاہتا ہے ہر بندہ کا کہ لیلۃ القدر مجھے عبادت کی سعادت نصیب ہو لیکن وہ نعمتیں کب نازل ہوتی ہیں رحمتیں کب نازل ہوتی ہیں؟ جبریل علیہ السلام کب نازل ہوتے ہیں؟ ہمیں اس بات کا پتہ نہیں تو ممکن ہے ہم گیارہ بجے تک عبادت کریں اور یہ رحمتوں کا نزول اسکے بعد ہو، ممکن ہے کہ ہم بارہ بجے تک عبادت کریں اور ان خاص رحمتوں کا نزول اسکے بعد ہو، ممکن ہے ہم دو بجے تک عبادت کریں اور ان رحمتوں کا نزول اسکے بعد شروع ہو، ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ ملائکہ نازل ہوتے ہیں اب کب نازل ہوتے ہیں اسکا تو ہمیں علم نہیں ہے، لیکن قرآن مجید سے ایک اشارہ ملتا ہے اور وہ بڑا مزہ کا ہے پروردگار عالم نے ایک طرف تو بات چھپائی لیکن دوسری طرف بندوں کو راہ بھی دکھائی جیسے ماں بچے کو کچھ دینا چاہتی ہے تو وہ چھپا دیتی ہے مگر کچھ ڈائرکشن [direction] بھی دیتی ہے دل میں ہوتا ہے کہ میں نے اسکو محروم تو نہیں کرنا تھوڑی سی کوشش کرے گا تو اسے مل جائیگا تو ایک طرف تو چھپائی بھی جاتی ہے اور دوسری طرف اشارہ سے

www.alhijazibooks.wordpress.com

بتائی بھی جاتی ہے یوں ہی لگتا ہے کہ اللہ تعالی بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ لیلۃ القدر کو ایک طرف تو چھپا بھی دیا کہ اسکو تم ڈھونڈنے کیلئے اعتکاف میں بیٹھو راتوں کو جاگو مگر دوسری طرف اشارہ بھی کر گئے یہ [open secret] ہے پروردگار کا کہنے کو تو راز ہے مگر اس راز کو ایک طرف سے بتا بھی گئے وہ کیا؟ کہ پرودگار نے یہ بتا دیا کہ جب وہ فرشتے نازل ہوتے ہیں تو ﴿هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ وہ برکتیں طلوع فجر تک نازل ہوتی رہتی ہیں، اب ہمیں یہ تو نہیں پتہ کہ وہ کس رات میں کس وقت شروع ہوں گی لیکن اتنا پتہ ہے کہ جو رات بھی ہوگی اور جب بھی اس میں وہ رحمتیں نازل ہوں گی تو وہ رحمتیں سحری کا وقت ختم ہونے تک جاری رہیں گی اب یہاں سے ہمیں ایک نکتہ مل گیا کہ اگر ہم روزہ رکھنے کیلئے ایک گھنٹہ پہلے اٹھ جائیں وقت ختم ہونے سے اور اس میں ہم آدھا گھنٹہ اپنے روزہ رکھنے میں لگالیں کھانے پینے میں استعمال کرلیں اور جو آخری آدھا گھنٹہ ہے اگر اسکو ہم اللہ تعالی کی عبادت میں، ذکر میں، تلاوت میں اور دعائیں مانگنے میں لگا دیں تو جب بھی وہ رمضان کی رات ہوگی چونکہ اس کی رحمتیں مطلع فجر تک رہتی ہیں جو آخری وقت ختم ہوتا ہے کھانے پینے کا اس وقت تک رحمتیں نازل ہوتی ہیں، تو گویا اس آخری گھنٹہ میں رمضان کے تیس دن میں جو عبادت وہ عورت کرلے گی اسکو لیلۃ المبارکہ کی ان خاص رحمتوں کے وقت میں عبادت کا اجر نصیب ہو جائے گا۔

وقت کیسے ضائع ہوتا ہے؟

اور عام طور پر آپ دیکھیں گی کہ شیطان اور نفس اتنے مکار ہیں کہ بس ایسی نیند طاری کر دیتے ہیں مردوں کو عورتیں کہیں گی کہ جی اٹھئے اٹھئے، اچھا اٹھتا ہوں اچھا اٹھتا ہوں اور کوئی آدھا گھنٹہ پہلے اٹھے گا کوئی پندرہ منٹ پہلے اٹھے گا کوئی دس منٹ پہلے اٹھے گا اور پانی کا گھونٹ پی کر کہے گا کہ چلو روزہ رکھ لیا، نبی علیہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

السلام نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق یہ ہے کہ وہ بغیر سحری کے روزہ رکھتے تھے اور ہم لوگ سحری کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں تو ایک تو وہ کھانا ویسے ہی عبادت کا کھانا اور دوسرے اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں نازل ہوتی ہیں لہذا عورتوں کو چاہئے کہ افطاری کے وقت کی بھی قدر کریں اور سحری کا جو آدھا گھنٹہ ہے اس کی بھی قدر کریں جن کو بھی کھانا کھانا ہے ان کا کھانا ایک گھنٹہ پہلے آپ دسترخوان پر رکھ دیجئے اب اسکو جب کھانا ہو کھائے آپ اپنے آخری گھنٹہ میں مصلے پر آجائیں۔

لیلۃ القدر میں کیا مانگیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دعا مانگوں؟ دیکھئے امت پر ان کا کتنا بڑا احسان ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم لیلۃ القدر کو پاؤ تو یہ دعا مانگنا ﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی﴾ اے اللہ! آپ تو معاف کرنے والے ہیں معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں مجھے بھی معاف فرما دیجئے، تو یہ اتنی پیاری دعا ہے کہ آپ اسکو اس وقت میں کئی مرتبہ مانگ سکتی ہیں، تو اس آخری وقت میں کچھ استغفار کی تسبیح پڑھ لی درود پاک پڑھ لیا کلمہ پڑھ لیا ﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ چند مرتبہ یہ پڑھ لیا اور یہ دعائیں مانگ لی اور اسکے بعد ویسے بیٹھ کر اللہ سے دعائیں مانگ لی، تو یہ روزانہ کا آدھا گھنٹہ پندرہ منٹ اسکو آپ مصلی پر گزار دیں گی اس کی آپ عادت بنالیں، یقیناً آپ کو لیلۃ القدر کی عبادت کا اجر نصیب ہوگا ہمیں ہر سال رمضان المبارک کے بعد کتنے مردوں عورتوں کے خطوط ملتے ہیں اور وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں افطاری کے وقت دعاؤں کا اہتمام کیا سحری کے وقت دعاؤں کا اہتمام کیا ہماری یہ دعائیں بھی قبول ہوئیں یہ بھی قبول ہوئیں، اللہ نے میری یہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

مراد بھی پوری کردی بیسیوں خط ملتے ہیں جن میں سینکڑوں واقعات ہوتے ہیں کہ ہم نے ان وقتوں میں دعائیں مانگی اور پروردگار نے قبول کی۔

لہذا اب ہمارے بعض وہ احباب جو تعلق والے ہیں ان کا یہ حال ہو چکا کہ وہ سارے سال میں رمضان کا انتظار کرتے ہیں ان کے دل میں پکا یقین بیٹھ چکا کہ ہم رمضان المبارک کے اس مہینہ میں سحری افطاری کے وقت میں دعاؤں کا اہتمام کریں گے تو پروردگار ہماری دعاؤں کو ضرور قبول فرمائیں گے اسلئے آپ کو یہ ایک اچھی راز کی بات بتلادی اگر آپ اس وقت میں اپنے رب سے دعائیں مانگیں گی تو ان شاء اللہ تعالی آپ کو آج کے بعد نہ تعویذوں کی ضرورت پڑے گی، نہ کسی سفلی عمل کی ضرورت پڑے گی، نہ کسی عامل کے پاس جانے کی ضرورت رہے گی، بس اپنے رب کو دل کا حال سنا دیجئے رب کریم دلوں کی کیفیت کو بدل دیں گے اور اللہ رب العزت آپ کی مرادیں عطا فرمادیں گے، رمضان المبارک کے ان دنوں میں اپنے رب سے خوب مانگیں۔

اللہ رب العزت سے کیا کیا مانگیں؟

اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ آپ جس حال میں بھی ہیں اس حال میں اللہ رب العزت کی محتاج ہیں یہ نکتہ بھی کھولنا ضروری ہے، ایک خاتون نے خط میں لکھا کہ جی میں تو دعا مانگتی نہیں صرف نمازیں پڑھتی ہوں پوچھا کیوں؟ کہنے لگی کہ اللہ تعالی کا سب کچھ دیا ہوا ہے، اب وہ بیچاری یہ سمجھتی تھی کہ محبت کرنے والا خاوند مل گیا اچھا گھر مل گیا، کاروبار مل گیا اور اپنی من مرضی کی اولاد بھی مل گئی سب نعمتیں مل گئیں اب مجھے اور چیزیں مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو یہ غلط فہمی ہے انسان زندگی کے کسی حال میں بھی ہو وہ اللہ تعالی کا محتاج ہے، کیسے؟ یا تو وہ آدمی اللہ تعالی کی نیکی والی زندگی گزار رہا ہوگا البذا اگر کوئی آدمی نیکی پرہیزگاری کی زندگی گزار رہا ہے، تو وہ اس بات کا محتاج ہے کہ اپنے ان عملوں کی قبولیت کی دعا

www.alhijazibooks.wordpress.com

اللہ تعالیٰ سے مانگے، بھی نیک عمل کر لینے سے تو کام نہیں ہو جاتا جب تک وہ اللہ کے یہاں قبول نہ ہو تو جو آدمی نیکی کے حال میں ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس نیکی کی قبولیت کی دعا مانگنے کا محتاج ہے اور جو آدمی گناہوں میں پھنسا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کی بھیک مانگنے کا محتاج ہے کہ اے اللہ! مجھے ان گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا فرما، کوئی آدمی اگر خوشحالی کی کیفیت میں ہے کھلا رزق ہے عزتیں ہیں خوشیاں ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا محتاج ہے اسلئے کہ اگر شکر کریں گے تو اللہ ان نعمتوں کو سلامت رکھیں گے بڑھائیں گے، وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اگر ناشکری کرو گے ﴿ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ﴾ جو پروردگار نعمتیں دینا جانتا ہے وہ پروردگار نعمتیں لینا بھی جانتا ہے، تو اگر کوئی خوشحالی میں ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اسی حال میں اسکو پوری زندگی عطا فرما دے اور کوئی اگر تنگ دستی کے حال میں ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے صبر کریں اور دعائیں مانگے تاکہ پروردگار اسکو صبر عطا فرما دے اور اللہ تعالیٰ اس کی تنگ دستی اور مشکل کے حالات کو آسان فرما دیں، تو معلوم ہوا کہ انسان دنیا میں کسی حال میں بھی ہو وہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا محتاج ہے تو جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہی ہے تو پھر خوب مانگیں، رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کو حال دل سنانے کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ کو منانے کا مہینہ ہے اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کو خوب منا لیجئے، دعائیں مانگئے لمبے سجدے کیجئے اللہ تعالیٰ کے سامنے لمبی نمازیں پڑھئے تلاوت کے بعد مانگئے مانگنا ہمارا کام ہے پروردگار عطا فرما دیں گے پروردگار تو دینا چاہتے ہیں۔

ذرا ایک اور بات توجہ سے سنتی جایئے آپکو بہت کام آئے گی اگر اللہ تعالیٰ نے آپکو شادی کے بہت سالوں کے بعد، بڑی دعاؤں کے بعد، بڑی تمناؤں کے بعد خوبصورت بیٹا عطا کیا اب آپکو بیٹے سے کتنی محبت ہوتی ہے؟ اتنی کہ آپ بیٹے پر جان چھڑکتی ہیں، بیٹے کا دکھ برداشت نہیں کر سکتیں، ذرا تکلیف ہو تو آپکو ایسے لگتا ہے کہ جیسے میرے اپنے ساتھ کچھ ہو رہا ہے، بیٹے کے ساتھ آپکو اتنا پیار،

www.alhijazibooks.wordpress.com

اب بتایئے کہ اگر آپکا وہ دو تین سال کا جو چھوٹا سا معصوم بچہ ہے اگر کوئی بندہ اس بچہ کیلئے بددعا کرے تو آپ سننا برداشت کریں گی؟ کوئی بددعا مانگ کر تو دیکھے فوراً بولے گی کون ہوتے ہو تم؟ میرے بیٹے کیلئے بددعا کرنے والے آپ برداشت کر ہی نہیں سکتیں چاہے وہ آپکا کتنا ہی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، آپ فوراً کہیں گی خبردار میرے بیٹے کیلئے جو ایسے لفظ استعمال کئے آپ بیٹے کو سینے سے لگائیں گی اور کہیں گی اللہ اسکو بددعا سے بچالیجئے، تو آپ اپنے بیٹے کیلئے بددعا سننا ہی گوارا نہیں کرتیں جو اتنی چاہتوں کے بعد آپکو بچہ ملا۔

اچھا ایسا ہوسکتا ہے کہ اس بچہ کیلئے آپ خود بددعا مانگیں؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یا کوئی بددعا مانگے، اور آپ اس کی بددعا پر آمین کہہ دیں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، ماں کیسے برداشت کرسکتی ہے کہ اسکے بیٹے کیلئے کوئی بددعا کرے اور پھر وہ اس بددعا پر آمین کہہ دے، اس کا دل کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتا، ماں تو وہ ہوتی ہے کہ جو دکھ بھی بچوں کیلئے برداشت کرتی ہے تو بھی اسکے منہ سے اولاد کیلئے دعائیں نکل رہی ہوتی ہیں، یہ تو ممکن ہی نہیں اچھا جب آپکی یہ حالت ہے کہ بیٹے کیلئے کوئی بددعا مانگے تو آپ اس کی دعا پر کبھی بھی آمین نہیں کہہ سکتی تو۔

سنئے اور ذرا دل کے کانوں سے سنئے! حدیث پاک میں آتا ہے، بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نے بددعا کی کہ برباد ہوجائے وہ شخص کہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس نے اپنے گناہوں کی مغفرت نہ کروائی اور نبی علیہ السلام نے یہ دعا سن کر آمین کہہ دی اب اول تو جبریل علیہ السلام کی بددعا ہی بہت کافی تھی آپ بددعا سے کتنا ڈرتی ہیں؟ عام سی عورت اگر کوئی بددعا کردے تو آپ کہتی ہیں اس کو دیدو دیدو کہیں بددعا نہ دیدے فقیر کی بددعا سے ڈرتی ہیں غریب کی بددعا سے ڈرتی ہیں بددعا سے ڈر کر اپنا حق چھوڑ دیتی ہیں تو عام گنہگار بندے کی بددعا سے اتنا ڈرتی ہیں تو جبریل علیہ السلام تو اللہ کے مقرب فرشتے ہیں تو پھر انکی بددعا سے کیوں نہیں ڈرتیں؟ اور پھر جبریل

www.alhijazibooks.wordpress.com

علیہ السلام کی دعا پر اللہ کے محبوب نے آمین کہہ دیا اب اس بددعا سے ہم کیوں نہ ڈریں؟

اللہ رب العزت کے محبوب نے آخر آمین کیسے کہہ دی؟ حالانکہ نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ تو یہ ہے کہ جب آپ طائف کے سفر پر گئے اور وہاں کے لوگوں نے ایمان قبول نہیں کیا اور انھوں نے بچے پیچھے لگا دئے اور ان بچوں نے نبی علیہ السلام پر پتھر پھینکے اور آپکے جسم مبارک سے خون نکل آیا آپ کے نعلین مبارک بھر گئے، آپ انگور کے باغ میں تھک کر بیٹھ گئے اس وقت اللہ کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں کہ اے اللہ کے نبی! انھوں نے آپکی ناقدری کی ہم فرشتے ہیں پہاڑوں کے آپ اجازت دیجئے ہم پہاڑ ٹکرا کر انکو درمیان میں کچل کر رکھ دیں گے دوسرے فرشتے نے کہا میں ہواؤں کا انچارج ہوں ہم انکی بستی کا نام ونشان مٹا دیں گے، اللہ کے محبوب نے ان کافروں کیلئے بھی بددعا نہ فرمائی بلکہ فرمایا کہ ممکن ہے کہ انکی اولادوں میں سے کوئی ایسا ہو جو دین کو قبول کرنے والا ہو اور یہ کہا [اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ] اللہ میری قوم کو ہدایت دیجئے یہ میرے مقام کو پہچانتی نہیں ہیں، تو جو نبی رحمت کافروں کیلئے بھی بددعا نہ فرماتے تھے، آخر انہوں نے مؤمنوں کیلئے بددعا پر آمین کیسے کہہ دی؟ تو محدثین نے اس کا جواب لکھا وہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت رمضان میں بندے کو اتنا جلدی آسانی سے معاف کر دیتے ہیں، معافی کے بہانے ڈھونڈھتے ہیں اتنا آسانی سے بندہ مغفرت حاصل کر سکتا ہے کہ جو بندہ غفلت میں پڑا رہے اللہ کی طرف رجوع ہی نہ کرے، نہ روزہ رکھے، نہ تراویح پڑھے، نہ زندگی میں تبدیلی آئے رمضان غیر رمضان میں کوئی فرق ہی نہ ہو ایسا بندہ جو رمضان کی رحمتوں سے بالکل محروم ہو تو واقعی اس نے اللہ تعالی کی بے قدری کی کہ اللہ تعالی تو اتنا اس کی مغفرت کرنے کو تیار ہے بہانے بنا لیے تھے اس نے رب کی رحمتوں سے ذرا برابر فائدہ نہ اٹھایا تو ایسے بے قدر بندہ واقعی بدبخت نہیں تو اور کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے

www.alhijazibooks.wordpress.com

محبوب بھی وہی چاہتے ہیں کہ ہم دعائیں مانگیں اور اپنی مغفرت کروائیں اب یاد رکھنا رمضان المبارک کا مہینہ جب ختم ہوگا کچھ لوگ وہ ہونگے جنکی بخشش ہو چکی ہوگی تو رمضان کے بعد انکے لئے عید کا دن ہوگا اور جنکی مغفرت نہ ہوئی تو رمضان کے بعد انکے لئے وعید کا دن ہوگا۔

محبوب کی بددعا لگے گی جبریل علیہ السلام کی بددعا لگے گی سوچئے تو سہی اپنے ہی عمل ایسے برے ہیں کہ اپنے گناہوں کے پہاڑوں جیسے بوجھ سر پر اکٹھے کر لئے اور اس پر اگر فرشتوں کی بددعا لگے اور اللہ کے محبوب کی بددعا لگے تو پھر ہمارا کیا حال ہوگا اسلئے ہمارے پاس دوسری کوئی [option] ہی نہیں ہے ایک ہی راستہ ہے کہ رمضان المبارک کے وقت کی قدر کرتے ہوئے ان محفلوں کی قدر کرتے ہوئے ہم اللہ سے مغفرت مانگیں خیال کیجئے کہ جب آپ یہاں پروگرام کیلئے آتی ہیں، آخر کئی سو عورتیں ہوتی ہیں ان کئی سو عورتوں میں کوئی تو اللہ کی نیک بندی بھی ہوگی کوئی تو پاک دامنی کی زندگی گزارنے والی ہوگی، کوئی تو پردہ دار بھی ہوگی کوئی تو اللہ کی پسندیدہ بھی ہوگی، اگر اس نیک بندی کے ہاتھ اٹھے اور اللہ کے حضور اس کی دعا قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ باقی سب کی دعاؤں کو بھی قبول فرما لیں گے۔

میں گنہگار سہی

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے وعظ فرمایا ایسا وعظ فرمایا وعظا بلیغا بڑا پر تاثیر وعظ تھا کہ صحابہ کرام کے دل پر بڑا اثر ہوا ایک صحابی اونچی آواز سے رونے لگ گئے نبی علیہ السلام نے وعظ کے بعد فرمایا کہ انکا رونا اللہ کو اتنا پسند آیا کہ انکی وجہ سے محفل کے جتنے لوگ تھے سب کی مغفرت کر دی گئی سبحان اللہ اگر محفل میں ایک کا رونا رب کو پسند آجاتا ہے اللہ تعالیٰ باقی سب کی دعائیں بھی قبول کر لیتے ہیں تو یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دس دن نعمت عطا فرمائی

www.alhijazibooks.wordpress.com

آپ باقاعدگی سے پابندی سے ان محفلوں میں آیا کریں یہ بھی دل میں نیت لے کر بیٹھا کریں میں گنہگار سہی میں خطا کار سہی میری زبان جھوٹی سہی مگر میرا رب بڑا کریم ہے اور میرے آقا کی دعائیں ہیں اور اس محفل میں کتنی اللہ کی نیک بندیاں ہوگی کہ جن کے عمل اللہ کے یہاں مقبول ہوں گے، لہذا میں بھی انکے ساتھ دعا مانگوگی تو پروردگار ان نیکوں کے ساتھ مل کر میری دعاؤں کو قبول فرما لیں گے۔

کتے سے سبق لیں

کیوں نہیں غور کرتیں کہ اگر اصحاب کہف کا کتا اصحاب کہف کے ساتھ مل جاتا ہے تو اللہ اس کا تذکرہ قرآن میں کر دیتے ہیں اور اس سے بھی جنت کا وعدہ فرما لیتے ہیں اتنی نیک بیویاں موجود ہیں اپنے آپ کو بھی یہی سمجھے کہ اگر وہ اصحاب کہف کے مانند ہے تو میں بھی ان اصحاب کہف کے کتے کے مانند آ کر بیٹھ گئی ہوں اور میں بھی رب کے سامنے دامن پھیلاتی ہوں کہ اے اللہ! مجھے بھی معاف فرما دیجئے، میرے قصوروں کو معاف فرما دیجئے، تو یقیناً رب کریم کی رحمت ہوگی اللہ تعالیٰ ہمارے قصوروں کو معاف فرمائیں گے۔

ایک کے طفیل گیارہ کی بخشش

بزرگوں نے ایک بات عجیب لکھی وہ فرماتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ان میں سے ایک یوسف علیہ السلام اور گیارہ دوسرے تھے احد عشر کوکبا جن کو کہا گیا وہ گیارہ بیٹے اور بارھویں یوسف علیہ السلام تھے تو وہ فرماتے ہیں کہ انکے گیارہ بیٹوں کی مغفرت بارویں بیٹے یوسف علیہ السلام کی وجہ سے ہوگئی تھی۔

اسی طرح سال کے بارہ مہینہ ہوتے ہیں گیارہ مہینہ کے گناہوں کی مغفرت رمضان المبارک کا ایک مہینہ حضرت یوسف علیہ السلام کی شان [illegible] کی وجہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

سے اللہ تعالیٰ فرمادیتے ہیں اس مہینہ سے فائدہ اٹھایئے اور اپنے رب سے گناہوں کی بخشش مانگ لیجئے۔

مجوسی جنت میں کیوں کر گیا؟

بزرگوں نے کتاب میں لکھا ہے کہ ایک مسلمانوں کا شہر تھا اس میں مجوسی رہتا تھا حالانکہ وہ کسی اور کی پوجا کرنے والا تھا اسکے بیٹے نے رمضان المبارک میں دن کے وقت میں علی الاعلان کھانا راستہ میں کھایا اسکو غصہ آیا تھپڑ لگا دیا کہ شرم نہیں آتی یہ مسلمانوں کا رمضان چل رہا ہے اور تم نے اس میں کھلے عام روٹی سب کے سامنے کھائی، ادب کر لیتے چنانچہ کسی بزرگ نے دیکھا اس مجوسی کو کہ جب وہ فوت ہوا تو جنت کے باغوں میں پھر رہا تھا تو بڑے حیران ہوئے اسے کہا کہ تم تو غیر مسلم تھے تم جنت میں کیسے پہنچ گئے وہ کہنے لگا کہ میرے بیٹے نے رمضان میں ایک مرتبہ کھلے عام روٹی کھائی میں نے تھپڑ لگا دیا کہ تم نے مسلمانوں کے رمضان کا احترام کیوں نہیں کیا؟ جب میں اللہ کے حضور پیش ہوا تو رمضان نے میری شفاعت کی کہ اللہ! اس نے میرا ادب کیا اب تو اس پر رحم فرما اور اللہ رب العزت نے میری مغفرت فرمادی اور آخری لمحہ جب میں دنیا سے جانے والا تھا اس ادب کی وجہ سے مجھے کلمہ پر موت عطا فرمادی اور اب میں جنت میں خوشیاں منا رہا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں سے کیا پوچھا

حدیث پاک میں فرمایا کہ قرآن اور رمضان یہ قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے، سبحان اللہ چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ ایک بندہ کو قیامت کے دن فرشتے پیٹ رہے ہونگے، مار رہے ہونگے، نبی علیہ السلام دیکھ کر فرمائیں گے کہ میرے امتی کو کیوں مار رہے ہو؟ فرشتے کہیں گے اسلئے کہ مطالبہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

کرنے والا اللہ کا بڑا مقبول ہے چنانچہ نبی علیہ السلام پوچھیں گے کہ کون ہے جس نے مطالبہ کیا؟ بتایا جائیگا کہ رمضان ہے رمضان نے مطالبہ کیا کہ اے اللہ! یہ بندہ میرا اکرام نہیں کرتا تھا اور رمضان آتا بھی تھا تو نہ روزہ رکھتا تھا، نہ تراویح پڑھتا تھا، نبی علیہ السلام فرمائیں گے کہ اگر رمضان نے دعوی کیا ایسے بندہ کی شفاعت میں نہیں کرسکتا، اب سوچئے تو سہی اگر رمضان المبارک کا ہم نے ادب نہیں کیا اور اس میں مغفرت نہ کروائی اور قیامت کے دن محبوب نے بھی یہی کہہ دیا کہ تم نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کروائی آج میں تمہاری شفاعت نہیں کرتا پھر ہمارا کیا بنے گا؟

رب کریم ہم پر احسان فرمائیں اور رمضان المبارک کے ان اوقات میں ہماری مغفرت فرمائیں چنانچہ ایک کتاب میں عجیب بات پڑھی کہ جو عورت رمضان المبارک میں اپنے خاوند کو راضی کرلیتی ہے اللہ تعالی اسکو قیامت کے دن بی بی مریم کی صحبت میں جانے کی توفیق عطا فرمائیں گے، لہذا یہ بھی ایک نکتہ کسی کتاب میں پڑھا تھا آپ کی خدمت میں پیش کردیا رمضان المبارک میں اپنے رب کو بھی منالیجئے اور اپنے خاوندوں کو بھی منالیجئے ان سے اپنی ہر کوتاہی کی معذرت کرلیجئے اور انکے دلوں کو خوش کرلیجئے انکو خوش کرلیا یہ بھی جنت کا ایک دروازہ ہے جو کھل جائے گا۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ جس نے رمضان میں اپنے خاوند کو راضی کرلیا اللہ تعالی اسکو جنت میں بی بی مریم کی صحبت میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائیں گے لہذا اس پر بھی عمل کرلیجئے حقوق اللہ بھی پورے ہوں، حقوق العباد بھی پورے ہوں، پروردگار ہمیں ان محفلوں میں آنے کی، سننے کی، عمل کی توفیق عطا فرمائیں اور ہمارے گناہوں کو اپنی رحمت سے معاف فرمائیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

www.alhijazibooks.wordpress.com

﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

اخلاق حمیدہ

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب دامت برکاتہم
(نقشبندی مجددی)

www.alhijazibooks.wordpress.com

فہرست عنـــــــاوین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	محبت کی ضرورت	۱۹۶
۲	غصہ ایک مطلوب عمل ہے؟	۱۹۷
۳	پاکدامن کون؟	۱۹۹
۴	غصہ میں اعتدال	۱۹۹
۵	غصہ کی مثال	۲۰۰
۶	زیادہ غصہ کن کو آتا ہے	۲۰۰
۷	بچوں پر غصہ کرنا کیسا؟	۲۰۱
۸	غصہ کا بیجا اظہار	۲۰۱
۹	اللہ کی حفاظت کا واقعہ	۲۰۲
۱۰	صحابہ کرام کی پیاری صفت	۲۰۴
۱۱	اچھا انسان کی علامت	۲۰۵
۱۲	انسان کی خوبی کیا ہے؟	۲۰۶
۱۳	تین چیزیں اللہ کو محبوب	۲۰۶
۱۴	پردہ پوشی کی اہمیت	۲۰۷
۱۵	ان اللہ مع الصابرین	۲۰۸
۱۶	آپ ﷺ کی عادت مبارکہ	۲۰۹
۱۷	اخلاق رسول ﷺ کا اعلیٰ نمونہ	۲۱۰
۱۸	برائی کیسے ختم ہے	۲۱۲
۱۹	عجیب واقعہ	۲۱۳
۲۰	میانہ روی کسے کہتے ہیں؟	۲۱۳
۲۱	بیوقوف عورت کون؟	۲۱۶
۲۲	عورت کی بہت بڑی غلطی	۲۱۶
۲۳	اپنی بات خاوند سے کیسے منوائیں	۲۱۷
۲۴	رسم ورواج کو نہ دیکھیں	۲۱۸
۲۵	ایک سنہرا اصول	۲۱۸
۲۶	ایک واقعہ	۲۱۹
۲۷	اللہ کے بندوں پر رحم کھانا سیکھیں	۲۲۰
۲۸	عمر ابن خطابؓ کی تین باتیں	۲۲۰
۲۹	رازداری کا فقدان	۲۲۱
۳۰	نیک اعمال ضائع ہو گئے	۲۲۳
۳۱	زانیہ کی بخشش	۲۲۳

www.alhijazibooks.wordpress.com

اقتباس

اللہ اللہ اللہ

دنیا میں وہی عورتیں پاکدامنی کی زندگی گذارتی ہیں جو اپنی عزت وناموس کے بارے میں بہت غصہ والی ہوتی ہیں، نہ کسی کو کوئی بات کی جرأت دیتی ہیں اور نہ کسی کے سامنے بیجا مسکراہٹیں بکھیرتی ہیں، اس نعمت کی وجہ سے عورت کو پھر وہ مقام ملتا ہے جس کو پاکدامنی کہتے ہیں، اور اس پاکدامنی کے سبب دنیا میں بھی اس کی زندگی میں برکتیں آتی ہیں اور قیامت کے دن بھی اسے جنت کا راستہ دکھایا جاتا ہے۔

از افادات: حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد! اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

قرآن مجید کی جو آیت تلاوت کی گئی اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ ”غصہ کو پی جانے والے اور انسانوں کو معاف کر دینے والے، اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت فرماتے ہیں“ گویا یہ تین صفتیں اگر انسان اپنے اندر پیدا کر لے تو وہ اللہ کا محبوب بن جائے۔

محبت کی ضرورت

دنیا کی ہر عورت محبت چاہتی ہے ماں باپ سے بھی محبت چاہتی ہے، بھائی بہن سے بھی محبت چاہتی ہے، خاوند سے بھی محبت چاہتی ہے، اولاد سے بھی محبت چاہتی ہے، قرآن مجید کی یہ آیت بتا رہی ہے کہ اگر یہ اپنے اندر چند صفات پیدا کر لے تو اسے اللہ رب العزت کی طرف سے بھی محبت مل سکتی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی محبوبہ بندی بن جائے گی تو جیسے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ دنیا میں مجھے ہر طرف سے محبتیں ملیں تو مؤمنہ عورت کے دل میں

www.alhijazibooks.wordpress.com

یہ بھی تڑپ ہونی چاہیے کہ میں اللہ رب العزت کی پسندیدہ بندی بن جاؤں اس کی محبوبہ بندی بن جاؤں اللہ تعالیٰ کا پیار نصیب ہو، اس کی محبت نصیب ہو اس کی رحمت کی نظر مجھے نصیب ہو، قیامت کے دن مجھے اس کے سامنے پیش ہونے پر خوشی ہو، اور یہ تھوڑی سی محنت سے انسان کو حاصل ہو سکتا ہے انمیں جو سب سے بڑی چیز بتائی گئی وہ فرمایا ﴿ والکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ ﴾ غصہ کو پی جانے والے۔

غصہ ایک مطلوب عمل ہے؟

انسان کی طبیعت اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ ناپسندیدہ بات پر انسان کو غصہ آتا ہے، ناپسندیدہ چیز دیکھے اسے غصہ آتا ہے، مگر ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، شریعت نے بھی کہا کہ ہم اپنے غصہ کو شریعت کی حدود میں رکھیں جب یہ غصہ حد کو پھلانگ لیتا ہے اور انسان غصہ کی وجہ سے وہ کچھ کر لیتا ہے جو شریعت نے منع کیا، تو یہ غصہ پھر حرام بن جاتا ہے، یہی غصہ جائز تھا، غصہ عبادت ہے اگر شریعت کے اندر ہو، مثال کے طور پر اگر بچی کو ماں منع نہیں کرے گی تو اس کے اندر تو بری عادتیں پیدا ہو جائیں گی، لہٰذا بچی کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ میری امی میں غصہ بھی ہے، وہ پھر ایسا کوئی کام نہیں کرے گی جو خلاف شرع ہو، کوئی ایسا عمل نہیں کرے گی جس کا نتیجہ ذلت و رسوائی ہو، تو ایسی ماں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر سکے گی، اور جو ماں یہی کہتی رہے بچوں کو، کہ تمہارے ابو آئیں گے تو میں تمہیں ٹھیک کرواؤں گی، تو گویا ان الفاظ کے کہنے سے عورت نے اپنی شکست کو تسلیم کر لیا کہ میں اپنے بچوں کی تربیت کرنے کے قابل نہیں ہوں، حالانکہ جو اچھی مائیں ہوتی ہیں وہ بچوں کو پیار بھی بہت دیتی ہیں مگر بچوں پر اپنا رعب بھی رکھتی ہیں، جس طرح عام آدمی شیرنی سے ڈرتا ہے اس طرح وہ بچے کوئی بری حرکت کرتے ہوئے اپنی ماں سے ڈرتے ہیں ان کو پتہ ہوتا ہے کہ پیار کے کام پر امی پیار دے

www.alhijazibooks.wordpress.com

گی اور الٹا کام کریں گے تو امی ہمیں غصہ کے ساتھ پیش آئے گی، تو اچھی عورتیں اولاد کے اوپر اپنا رعب رکھتی ہیں، یہ شریعت نے ایک اچھی چیز بنائی ہے، مرد تو ہر وقت گھر میں نہیں ہوتا، کوئی دفتر میں ہے، کوئی کھیتی باڑی کر رہا ہے، کوئی بزنس میں لگا ہوا ہے، زیادہ وقت تو گھر پر عورت کو ہی گذارنا ہوتا ہے تو اولاد کی حفاظت اسی کو کرنی ہے اور وہ اس طرح کہ بچوں کو محبت بھی دے پیار بھی دے، مگر اتنا دے کہ وہ بگڑنے نہ پائیں، اتنا پیار دیدینا کہ اولاد بگڑ جائے یہ ماں کی بیوقوفی ہوتی ہے، اچھی ماں وہ ہوتی ہے جو اپنی اولاد کو قابل بنائے، فرمانبردار بنائے، آداب سکھائے، ان کی اچھی تربیت کی جائے، تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کے اندر غصہ رکھا ہے، تو غصہ ایک اچھی صفت ہے جو انسان کی حفاظت کرتا ہے اس صفت کی وجہ سے ماں اپنے بچوں کو سدھار سکتی ہے اگر بالفرض یہی عورت کسی کام کی خاطر گھر سے نکلی یا گھر میں ہی موجود ہے اور کسی غیر محرم نے اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کی تو اب اگر اس کے اندر غیرت ہوگی تو یہ اس بات کا برا منائے گی، یا اگر کوئی غیر محرم مرد اس کے ساتھ فون پر ضرورت سے زیادہ کلام کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ غصہ کرے گی، یہ کون ہوتا ہے مجھ سے بات کی جرأت کرنے والا؟ اب یہ غصہ اس کے لئے عزت اور پاکدامنی کو حاصل کرنے کا سبب بن گیا، تو یہ غصہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کیوں کہ بات کرنے والے مرد کو اگر محسوس ہو، کہ میری بات کا اس عورت نے برا منایا تو وہ کبھی دوبارہ بات کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، جس کو پتہ ہو کہ میری آنکھیں اٹھنے پر اس عورت نے برا منایا وہ کبھی اس عورت کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرأت نہیں کرے گا، تو دیکھیں یہ غصہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ جس سے انسان کی عزت آبرو کی حفاظت ہوتی ہے اور انسان کے بچوں کی بھی حفاظت ہوتی ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ صفت عطا فرمائی۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

پاکدامن کون؟

دنیا میں وہی عورتیں پاکدامنی کی زندگی گذارتی ہیں جو اپنی عزت وناموس کے بارے میں بہت غصہ والی ہوتی ہیں، نہ کسی کو کوئی بات کی جرأت دیتی ہیں اور نہ کسی کے سامنے بیجا مسکراہٹیں بکھیرتی ہیں، اس نعمت کی وجہ سے عورت کو پھر وہ مقام ملتا ہے جس کو پاکدامنی کہتے ہیں، اور اس پاکدامنی کے سبب دنیا میں بھی اس کی زندگی میں برکتیں آتی ہیں اور قیامت کے دن بھی اسے جنت کا راستہ دکھایا جاتا ہے۔

غصہ میں اعتدال

ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے غصہ اگر اپنی حد سے باہر نکلنے لگے تو یہی چیز نقصان دہ بن جاتی ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ اگر آدمی غذا اپنی ضرورت کے مطابق کھائے تو وہ صحت کا سبب بنتی ہے اور اگر ضرورت سے زیادہ کھالے تو وہ پیٹ خراب ہوکر بیماری کا سبب بن جاتی ہے، تو افراط وتفریط دونوں غلط ہوتی ہیں، دیکھئے کھانے میں نمک نہ ہو تو مزہ ہی نہیں آتا اور زیادہ نمک ہو جائے تو پھر روٹی کا لقمہ منہ میں ڈالنے کو جی نہیں چاہتا، مرچیں نہ ہوں تو مرد کہتے ہیں جی کہ سالن پھیکا ہے اور اگر مرچیں زیادہ ہو جائیں تو ایک لقمہ کھانے کو جی نہیں چاہتا تو اسی طرح انسان کے غصہ کی مثال ہے، کہ یہ اللہ تعالی کی دی ہوئی ایک نعمت ہے، جس عورت میں غصہ نہیں ہوتا اکثر وہ عورت پاکدامن بھی نہیں رہ سکتی بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ عورت غیر مردوں سے بچ سکے، یہ غصہ ہی وہ نعمت ہے جو اس کو پاکدامنی کی عزت دیتا ہے، پاکدامنی کا تاج اس کے سر پر سجاتا ہے اور اگر اتنا میٹھا بندہ بن کر رہے کہ ہر ہر بندہ اسے ہپ ہپ کرنے کو تیار ہو تو پھر ایسی عورت کی تو عزت وناموس کی حفاظت ہی نہیں ہوتی، تو یہ غصہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اگر حد میں رہے اگر حد سے باہر ہو جائے تو پھر اس کو روکا

www.alhijazibooks.wordpress.com

جائے گا اور جس طرح غصہ کرنا اپنی عزت جان مال آبرو بچانے کے لئے ضروری تھا اسی طرح اب غصہ کو روکنا بھی ضروری ہو جائے گا، لہذا ضرورت سے زیادہ غصہ ہونا، یا بات بات پر غصہ ہونا، یا معمولی بات پر غصہ میں آجانا، یہ چیز بھی بری ہوتی ہے، غصہ آنا چاہئے مگر غصہ کی بات پر آنا چاہئے، معمولی باتوں پر غصہ میں آجانا یہ اچھائی کی بجائے برائی بن جاتی ہے اور اس کو روکنا انسان کے لئے پھر صفت ہوتا ہے۔

غصہ کی مثال

عام طور پر دیکھا گیا، کہ عورتوں میں غصہ زیادہ جلدی بھڑک جاتا ہے، ذرا سی چھوٹی سی بات ہوئی اور غصہ بھڑک اٹھا، اس غصہ کی مثال ایک آگ کی مانند ہے، جیسے آگ کی چنگاری بھڑکی سب کچھ جلا دیتی ہے اسی طرح غصہ کی چنگاری بھڑکتی ہے اور سب کچھ جلا دیتی ہے، تو اس آگ کو ہر وقت نہیں جلنے دینا چاہئے ہر وقت نہیں سلگنے دینا چاہئے اس آگ کو قابو میں رکھنا چاہئے اسی کو کہتے ہیں ﴿والکٰظمین الغیظ﴾ غصہ کو پی جانے والے یعنی بندے کے اندر اتنی قوت ارادی ہو اتنی صفت ہو کہ اپنے غصہ کو بیجا موقع پر یا بیجا وقت پر ظاہر ہونے پر روک لے، جب اس نے غصہ کو روک لیا تو اب یہ اللہ تعالیٰ کی ایک پسندیدہ صفت بن گئی۔

زیادہ غصہ کن کو آتا ہے؟

عام طور پر غصہ آتا ہے کمزوروں کو اور زیادہ غصہ آنا کمزوری کی نشانی ہوتی ہے، آپ نے غور کیا ہوگا کہ صحت مند آدمی کی بجائے بیمار آدمی کو غصہ زیادہ آتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ جی بیمار ہو کر بندے کی طبیعت چڑچڑی ہو جاتی ہے تو یہ بالکل ٹھیک بات ہے کیوں کہ بیماری ہے، کمزوری ہے اب اسکو بات بات پر غصہ آتا ہے، اسی طرح جوان کے مقابلہ میں بوڑھے بندے کو غصہ زیادہ آتا ہے، بوڑھے کا کیا کہنا وہ تو کئی مرتبہ ہوا کو بھی گالیاں نکال دیتا ہے اپنا آپ اس کے بس میں

www.alhijazibooks.wordpress.com

نہیں ہوتا، صحت مند کی نسبت بیمار بندے کو غصہ زیادہ آتا ہے اور مرد کی نسبت عورت کو غصہ زیادہ آتا ہے۔

بچوں پر غصہ کرنا کیسا؟

عام طور پر جو عورتیں زیادہ غصہ والی ہوتی ہیں وہ پھر اپنا غصہ بیجا طریقہ سے نکالتی ہیں، کئی تو ایسی ہوتی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کی پٹائی کرتی ہیں اور گنہگار بنتی ہیں، معصوم بچے اگرچہ آپ کی اولاد ہیں مگر آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں غصہ خاوند پر ہے نکالا بچوں پر، غصہ کوئی کام خراب ہونے کا ہے نکالا بچوں پر، غصہ اپنی کوئی خواہش پوری نہ ہونے کا ہے نکالا بچوں پر، تو یہ کہاں کا انصاف ہے یہ تو الٹا آپ کو گنہگار بناتا ہوا۔

ماں کو تربیت کی خاطر بچوں کو مارنے کی اجازت ہے لیکن بیجا مارنے پر ماں قیامت کے دن اپنے بچوں کی مقروض ہوگی، ان کو ان کا حق دلوایا جائے گا، اسلئے بغیر وجہ کے ہاتھ اٹھا دینا یہ ٹھیک نہیں۔

غصہ کا بیجا اظہار

کچھ عورتیں تو پھر ہاتھ اٹھا لیتی ہیں اور کچھ عورتیں پھر لعنتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں یعنی زبان قابو میں نہیں ہوتی اس پر بھی لعنت اس پر بھی لعنت ہر چیز کو برا کہنا شروع کر دیتی ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ہے، تو یہ غصہ کا بیجا اظہار ہوتا ہے چاہیے کہ غصہ کو قابو کرنے والی صفت اپنے اندر پیدا کریں اور یہ صفت پیدا ہوتی ہے جب انسان اس پر غور کرے کہ اگر مجھے غصہ آیا اور میں غصہ دوسرے پر نکال سکتی ہوں اگر میرے گناہوں پر اللہ رب العزت کو غصہ آگیا اور قیامت کے دن انہوں نے مجھ پر غصہ کیا تو پھر میرا کیا بنے گا؟ جب بھی غصہ آئے تو انسان فوراً اپنے مالک الملک کو یاد کرے اور یہ سوچے کہ جتنا مجھے غصہ اتارنے کا موقع اب نصیب ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ میرے اوپر اتارنے کی قدرت حاصل ہے لہذا

www.alhijazibooks.wordpress.com

جب ہم اپنے دل میں یہ مضمون سوچیں گے تو ہمارا غصہ قابو میں آجائے گا، ہم کتنے ناپسندیدہ کام کرتے ہیں گناہوں کے کام کرتے ہیں ہمارا مالک ہمیں فورا تو سزا نہیں دیتا، کتنی تحمل مزاجی ہے اس میں اللہ تعالی کی حلم پر قربان جائیں کہ بندے گناہوں پر گناہ کر رہے ہوتے ہیں وہ پروردگار پھر بھی ان کو رزق دے چلا جاتا ہے، ہم گناہ کر کر کے سو جاتے ہیں اور وہ پروردگار جاگ جاگ کر ہماری حفاظت کر رہا ہوتا ہے

اللہ کی حفاظت کا واقعہ

ذوالنون مصریؒ ایک بزرگ ہیں فرماتے ہیں میں دریا کے کنارے پر جا رہا تھا میں نے ایک موٹے سے بچھو کو دیکھا کہ وہ بچھو پانی میں جانے لگا میں نے سنا ہوا تھا کہ بچھو تیرنا نہیں جانتا پانی میں ڈوب جاتا ہے تو میں نے سوچا کہ دیکھوں اس بچھو کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے؟ جب ذرا قریب ہو کر دیکھا تو پانی کے اندر ایک کچھوا تھا اس طرح سے بیٹھا ہوا کہ اس کی کمر وہ پانی سے باہر نکلی ہوئی تھی اور باقی پانی کے اندر تھا تو یہ بچھو اس کی پیٹھ کے اوپر بیٹھ گیا اور کچھوے نے پانی کے اندر تیرنا شروع کر دیا کہنے لگے کہ ایک عجیب سی بات میں نے دیکھی تو میرے دل میں خیال آیا ذرا دیکھتا ہوں کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے، کہتے ہیں میں نے بھی دریا کے اندر اپنا قدم رکھ دیا پیچھے پیچھے چلتا رہا حتی کہ میں نے دیکھا کہ وہ کچھوا تیرتے تیرتے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا جب خشکی کے اوپر آیا تو بچھو اس کے اوپر سے اترا اور بچھو نے پھر ایک طرف دوڑنا شروع کر دیا کہنے لگے کہ میں حیران ہو کر بچھو کو دیکھ رہا تھا، کافی دور آگے جانے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک درخت ہے اور اس درخت کے سائے میں کوئی نوجوان لڑکا لیٹا ہوا معلوم ہو رہا ہے یہ بچھو بالکل اس کی طرف جا رہا تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بچھو کہیں اس کو جا کر کاٹ نہ لے تو میں نے اپنا جوتا اتار کر اپنے ہاتھ میں لے

www.alhijazibooks.wordpress.com

لیا کہ اگر یہ اس کے بالکل قریب پہنچے گا تو اس سے پہلے کہ بچھو اس کو کاٹے میں اس بچھو کو مار دونگا کہتے ہیں کہ میں جوتا لئے ہوئے بچھو کے پیچھے پیچھے اور بچھو آگے دوڑ رہا ہے اچانک میں نے کیا دیکھا کہ ایک طرف سے ایک بڑے پھن والا سانپ چلتا ہوا اس نوجان کی طرف جا رہا ہے جیسے ہی وہ سانپ ذرا آگے ہوا یہ بچھو اس سانپ کے ساتھ چمٹ گیا اور اس نے اس سانپ کو اتنا ڈسا اتنا ڈسا کہ اس کے زہر کی وجہ سے سانپ وہیں پر تڑپ تڑپ کر مر گیا جب سانپ ٹھنڈا ہو گیا تو یہ بچھو پھر واپس ہو گیا اب میں نے اس کو دیکھا کہ یہ کیا کرتا ہے تو واپس جاتے جاتے بچھو پھر اسی کچھوے کے قریب پہنچا اور اس کی پیٹھ پر بیٹھ گیا اور کچھوے نے پھر اسے پہلے کنارے کی طرف پہنچانے کے لئے تیرنا شروع کر دیا کہنے لگے جب یہ سب میں نے دیکھا تو میں قدرت کے اس معاملہ پر بڑا حیران ہوا کہ دیکھو اس نوجوان کو یہ سانپ ڈسنا چاہتا تھا اور اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو بچانا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے دریا کے دوسرے کنارے سے بچھو کو اس کنارے پر بھیجا اور بچھو چونکہ تیرنا نہیں جانتا تو کچھوے کو اللہ نے متعین کیا کہ بچھو کو سواری بن کر یہاں پہنچائے اور اس نے اس سانپ کو ڈس لیا اور اس طرح اس بندے کی حفاظت ہو گئی تو وہ کہنے لگے کہ میرا خیال ہوا کہ میں جاؤں اور اس بندے کو تو دیکھوں وہ کون ہے؟ جب میں واپس آیا اور اس نوجوان کو دیکھا تو فرماتے ہیں کہ وہ غافل نوجوان نظر آتا تھا اور اس کے منہ سے شراب کی مہک آ رہی تھی تو میں نے اس نوجوان کو جھنجوڑ کر جگایا جب اٹھا تو میں نے اسے کہا کہ دیکھ تو تو شراب پی کر سو گیا لیکن تیرا پروردگار اس حالت میں بھی تیری جان کی حفاظت کر رہا ہے، پھر میں نے اسے سارا واقعہ سنایا اس شرابی نوجوان نے جب سانپ کو دیکھا کہ زہریلا تھا مگر مرا پڑا ہے تو وہ بڑا دل کے اندر حیران ہوا اور اس وقت کہنے لگا کہ اے پروردگار! میں گناہ کر کر کے سو جاتا ہوں تو جاگ جاگ کر میری حفاظت کرتا ہے، آج میں نے گناہ سے توبہ کر لی اور آئندہ میں آپ کی رضا والی زندگی گزارنے

www.alhijazibooks.wordpress.com

کا عہد کرتا ہوں چنانچہ وہ نوجوان اس کے بعد نیک بن گیا تو سوچئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کی حفاظت فرماتا ہے گناہوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمیں رزق دیتا ہے گناہوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمیں عزتیں دیتا ہے، لوگوں کی زبانوں سے ہماری تعریفیں کروادیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا حوصلہ ہے۔

اس کے بالمقابل بندے کا معاملہ دیکھئے ذرا سی بات پر اتنا بے حوصلہ بن جاتا ہے کہ اس کا جی چاہتا ہے کہ دوسرے بندے کو تو جیتے جاگتے زمین میں گاڑ دیا جائے تو ایسا غصہ شریعت میں ناپسند کیا گیا، لہٰذا اچھی عورتیں وہ ہوتی ہیں جو اپنے غصہ کو اپنے کنٹرول میں کرلیتی ہیں۔

صحابہ کرام کی پیاری صفت

صحابہ کرامؓ کی پیاری صفت تھی کہ اگر کسی بات پر غصہ آتا بھی تھا تو بہت جلدی اس کو قابو میں کرلیتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ سیدنا حسینؓ کے گھر میں مہمان آیا اور آپ نے اپنی باندی کو فرمایا کہ اس کے لئے کچھ لاؤ جو ہم مہمان کے سامنے پیش کریں، گھر میں کچھ شوربا تھا باندی نے گرم کیا اور پیالہ بھر کے وہ لائے لیکن جب کمرے میں داخل ہونے لگی تو خدا کی بندی دیکھ کہیں رہی تھی چل کدھر رہی تھی تھوڑی سی غفلت سے جو اس کا پاؤں اٹکا وہ گرنے لگی اور گرم گرم شوربے کا پیالہ سیدنا حسینؓ کے اوپر آکر گرا اب جب کھولتا شوربا جسم پر گرے تو انسان کا بدن جلتا ہے کتنی تکلیف ہوتی ہے، اس تکلیف کی شدت میں سیدنا حسینؓ نے بڑے غصہ کے ساتھ اس باندی کی طرف دیکھا، کہ یہ کتنی بے دھیانی ہے تو وہ باندی پہچان گئی آخر اسی گھر کی باندی تھی کہ آپ نے بہت غصہ سے میری طرف دیکھا تو جیسے ہی اس نے یہ دیکھا کہ آپ نے میری طرف غصہ کے ساتھ دیکھا تو اس نے فوراً قرآن مجید کی آیت پڑھی ﴿والکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ﴾ غصہ کو پی جانے والے ان الفاظ کے سنتے ہی سیدنا حسینؓ نے فوراً اپنے غصہ کو پی لیا جب اسنے دیکھا کہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

انہوں نے اپنے غصہ کو پی لیا غصہ کا گھونٹ بھر لیا تو اس نے اگلا حصہ پڑھا آیت کہ ﴿ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ﴾ انسانوں کو معاف کر دینے والے، تو آپ نے کہا اے باندی! میں نے غصہ کو پی بھی لیا اور میں نے تیری اس غلطی کو معاف بھی کر دیا تو باندی نے اگلی آیت پڑھی ﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ ''اللہ تعالیٰ نیکو کاروں سے محبت رکھتے ہیں، یہ سنتے ہی انہوں نے فرمایا کہ اچھا میں نے تمہیں اللہ کے راستے میں آزاد کر دیا، یہ ہے قرآن مجید کے اوپر عمل کرنا کہ چند لمحے پہلے اتنا غصہ تھا کہ اس باندی کو سزا دینا چاہتے تھے اور آیت کے الفاظ نے تو یوں اپنے آپ کو بدلا کہ اس باندی کو اللہ کے راستے میں آزاد کر دیا، تو ہمارے اندر بھی یہ صفت ہونی چاہئے کہ ہم اپنے غصہ کو قابو میں لے آئیں۔

اچھا انسان کی علامت

کئی گھروں میں مردوں میں غصہ بہت ہوتا ہے وہ بیچارے بھی مریض ہوتے ہیں تو ان مردوں کو چاہئے کہ وہ بھی اپنے غصہ کو قابو میں لانے کی کوشش کریں، اپنے معاملات کسی اللہ کے والے کے سامنے جا کر بتائیں، اپنی طبیعت کی کیفیت ذرا کھولیں وہ کچھ پڑھنے کو بتائیں گے، یا دعائیں کریں گے جس سے کہ ان بری چیزوں سے ہمارے لئے جان چھڑانا آسان ہو جائے، چونکہ عورتوں کی محفل ہے اس لئے اس محفل میں تو عورتوں ہی کی بات کرنی ہوتی ہے تو بتانے کا یہ مقصد تھا کہ غصہ کا جلدی آنا یہ کمزوری کی علامت ہے اور اسی طرح غصہ دیر تک رہنا یہ بھی کمزوری کی علامت ہے، اچھا انسان وہ ہوتا ہے کہ جس کو غصہ دیر سے آئے اور جلدی ٹھنڈا ہو جائے، وہ دل سے نکال دے دل سے اس کو ختم کر دے جیسے کہتے ہیں کہ جی آپ غصہ تھوک دیں تو بندے کی ایسی شخصیت ہو کہ غصہ کو دل سے نکال دے تو غصہ پر قابو پا لینا یہ اللہ تعالیٰ کو بڑی پسندیدہ صفت ہے اسلئے فرمایا ﴿ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ ﴾ غصہ کو پی جانے والے ﴿ وَالْعَافِيْنَ

www.alhijazibooks.wordpress.com

عَنِ النَّاسِ﴾ اور انسانوں کو معاف کر دینے والے۔

انسان کی خوبی کیا ہے؟

جب انسان دنیا میں زندگی گذارتا ہے تو اس کے گرد و پیش والے لوگوں سے کمی کوتاہی ہوتی رہتی ہے، کبھی ارادۃً ہوتی ہے کبھی بغیر ارادے کے بھول سے ہو جاتی ہے، تو لوگوں کی غلطیوں کو جلدی معاف کر دینا یہ بھی بہت بڑی صفت ہے یہ صفت بھی ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے، یہ اللہ رب العزت کا خُلق ہے کہ اللہ تعالیٰ عفوٌ ہیں معاف کرنے والے چنانچہ عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا اے اللہ رب العزت کے محبوب! اگر میں شب قدر پالوں تو اس وقت میں کیا دعا کروں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ حمیرہ تم یہ دعا کرنا [اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ] اے اللہ! بیشک آپ معاف کرنے والے ہیں [تُحِبُّ الْعَفْوَ] معاف کر دینے کو پسند کرتے ہیں [فَاعْفُ عَنِّیْ] اللہ مجھے بھی معاف کر دیجئے تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں تو انسان کو یہ خلق اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے، چنانچہ ہم بھی دوسروں کی غلطیوں کو جلدی معاف کریں اپنے نفس کی غلطیوں کو معاف نہ کیا کریں دوسروں کی غلطیوں کو جلدی معاف کر دیا کریں، اور آج کا معاملہ بالکل الٹا ہے ہمارا نفس جو کچھ بھی کر لے اس کو سزا دینے کی ہم جرأت نہیں کرتے لیکن دوسرے بندے سے تھوڑی سی کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو بس ہماری آنکھوں میں خون اتر جاتا ہے، ہمارا جی چاہتا ہے کہ یہ زندہ ہی کیوں ہے؟ تو یہ بھی ٹھیک نہیں ہے اسلئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غصہ کو قابو میں کرنے کی عادت ڈالیں اور اللہ کے بندوں کی غلطیوں کو کوتاہیوں کو معاف کر دیا کریں۔

تین چیزیں اللہ کو محبوب

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرمایا کرتے تھے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہیں، انمیں سے

www.alhijazibooks.wordpress.com

.....(۱) پہلی چیز قدرت ہونے کے باوجود بدلہ نہ لینا یعنی ایک آدمی کو اختیار حاصل ہے اگر وہ چاہے تو بدلہ لے سکتا ہے لیکن پھر بھی اللہ کے لئے معاف کر دیتا ہے، یہ چیز اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو شخص دوسروں کی غلطیوں کو جلدی معاف کرتا ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیوں کو بھی جلد معاف فرمائیں گے۔

.....(۲) دوسری حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص دوسروں کے عذر کو جلدی قبول کرتا ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عذروں کو جلدی قبول فرمالیں گے، اسی طرح ہمارے بزرگوں نے قیاس کر کے کہا کہ جو شخص دوسروں کے عیبوں کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہوگا اللہ قیامت کے دن اس کے عیبوں کی ستر پوشی فرمائیں گے۔

.....(۳) ہم اگر دنیا میں دوسروں کے ساتھ بھلائی کریں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے۔

پردہ پوشی کی اہمیت

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے ایک قبیلہ کے لوگ گرفتار کئے گئے اور نبی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے گئے کافی لوگ تھے ہجوم تھا بہت سارے مرد تھے عورتیں بھی تھیں اس میں ایک جوان العمر لڑکی تھی اور اس کا بچہ کہیں گم ہوگیا تھا اب وہ اپنے بچے کو تلاش کرتی پھر رہی تھی اس کو کچھ ہوش ہی نہیں تھا سر سے دوپٹہ اترا ہوا ننگے سر وہ ادھر ادھر پھر رہی ہے، نبی علیہ السلام نے جب اس کو اس حال میں دیکھا تو آپ نے ایک صحابی کو اپنی چادر دی اور فرمایا کہ جاؤ اور اس نوجوان بچی کے سر پر چادر ڈالدو تو اس نے بڑے حیران ہو کر پوچھا کہ اے اللہ کے محبوب وہ تو کافرہ لڑکی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ کافرہ ہے مگر بیٹی تو ہے اگر آج تو اس کے سر پر چادر ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تیرے گناہوں

www.alhijazibooks.wordpress.com

پر رحمت کی چادر ڈالدیں گے، تو اس سے پتہ چلا کہ ہم اگر کسی کے ساتھ ستر پوشی کا معاملہ کریں گے، اگر کسی کے عیب کا پتہ بھی چل جائے تو ہم تنہائی میں اسے سمجھائیں مگر لوگوں میں اس کو رسوا نہ کریں بدنام نہ کریں اس کو ستر پوشی کہتے ہیں حتی کے عورت اگر اپنے میاں کی بھی کوئی ایسی بات محسوس کرے دیکھے جو ناپسندیدہ ہے تو اس کا ڈھنڈورا نہ پیٹے، بلکہ اس کی پردہ پوشی کرنے کی کوشش کرے اور اللہ تعالی سے دعائیں بھی مانگے کہ اللہ تعالی اس کے خاوند کی اصلاح فرمادے، چنانچہ حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ جو شخص دنیا میں دوسروں کے عذروں کو جلدی قبول کرلیتا ہوگا، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے عذروں کو جلدی قبول فرمالیں گے، تو ہمارے اندر معاف کرنے کی عادت ہونی چاہئے جلدی معاف کردینا چاہئے، بلکہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کسی شخص نے معافی مانگی اور دوسرے نے اس کو معاف نہ کیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ معاف نہ کرنے والا قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے سامنے پیش نہ ہو کتنی بڑی وعید ہے، کیا مطلب؟ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اللہ تعالی کے محبوب یہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے بندے کی قیامت کے دن شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا، اب جب اللہ تعالی کے محبوب اس کی شکل ہی دیکھنا نہیں چاہیں تو اس کو پھر نبی علیہ السلام کی شفاعت کیسے نصیب ہوگی؟ اسلئے ہمیں چاہئے کہ اگر کوئی بندہ الٹا کام کرے غلطی کرلے اور پھر وہ معافی مانگے ہم اس کو جلدی معاف کردیا کریں کہ اے اللہ! آپ معاف کرنا پسند فرماتے ہیں ہم آپ کی نسبت سے اس بندے کی غلطی کو معاف کرتے ہیں۔

اِنَّ اللہ مع الصابرین

آج کل اکثر یہ وطیرہ بن گیا ہے کہ جی ہم تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے یہ کوئی اخلاق نہیں ہے، یہ عادت ہے آپ اینٹ کا جواب پتھر سے تو دے

www.alhijazibooks.wordpress.com

لیں گے اگر زیادتی ہوگی تو قیامت کے دن مظلومہ کی بجائے ظالمہ بن کر پیش ہونگی، اللہ تعالی کی مدد اُس کے ساتھ ہوگی جس کے ساتھ زیادتی ہوگی تو اسلئے ہر بات کا حساب چکانا بھی ضروری نہیں ہوتا۔

ہم نے تو دیکھا ہے کہ کئی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کوئی بات خاوند نے کہہ دی فوراً آگے جواب دیتی ہیں، کوئی بات ساس نے کہہ دی فوراً آگے سے بولتی ہیں، ان کی زبان ٹرٹر کرنے سے بعض ہی نہیں آتی بولتی رہتی ہیں، اور یہی بولنا ان کے لئے مصیبت بن جاتا ہے، یہی ان کے لئے اللہ تعالی کے یہاں مردود ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے، یہی زبان کے ان کے لئے جہنم میں جانے کا سبب بن جاتی ہے، تو اس لئے ہر بات کا جواب دینا بھی ضروری نہیں ہوتا، ہر بات کے جواب میں بولنا بھی ضروری نہیں ہوتا، بالخصوص کبھی آپ محسوس کریں کہ آپ کے میاں آپ کو غصہ ہو رہے ہیں، آپ کی ساس آپ پر غصہ ہو رہی ہے اور آپکا سسر آپ پر غصہ ہو رہا ہے اور آپ کا قصور بھی کوئی نہیں ہوتا تو ضروری نہیں ہوتا کہ آگے سے چٹک کر جواب دیں بلکہ اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے ان کا غصہ برداشت کر لیں گی تو اس کے بدلے اللہ تعالی کی محبت آپ کو نصیب ہوگی کیوں کہ آپ صبر کریں گی اور ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے ﴿وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ﴾ اللہ تعالی صبر کرنے والوں سے محبت بھی فرماتے ہیں، تو اسلئے ہمیشہ تر کی بتر کی جواب نہیں دیا جاتا، اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دیا جاتا بلکہ کئی مرتبہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ

نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ دوسرے بندے سے بدلہ نہیں لیا کرتے تھے، جیسے آج کل عورتوں میں عادت ہوتی ہے کہ اس نے یہ بات کی میں نے اس کے جواب میں ایسی بات کی کہ جلتی ہی رہی ہوگی یہ جو کہتی ہیں کہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

وہ جلتی ہی رہی ہوگی، تو پھر اس کے جواب میں اگر اللہ تعالیٰ نے ہم سے حساب سے لے لیا تو پھر ہم تو جہنم میں جلتے ہی رہیں گے، اسلئے معاف کرنا چاہئے سنئے اور دل کے کانوں سے سنئے کہ

اخلاق رسول ﷺ کا اعلیٰ نمونہ

جب نبی علیہ السلام فتح مکہ کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت مکہ مکرمہ کی ہر جوان عورت کے دل میں یہ خیال تھا کہ آج رات یہ مسلمان ہمارے گھروں کو لوٹیں گے، ہمارا مال ہم سے چھینیں گے ہمارے مردوں کو قتل کریں گے اور مکہ کی کوئی جوان لڑکی ایسی نہیں ہوگی کہ جس کی آبرو سلامت رہے، اسلئے کہ انہوں نے مسلمانوں کو تیرہ سال ستایا تھا تیرہ سال تک مسلمانوں کو اذیت پہنچائی تھی تیرہ سال مسلمانوں کے سینے پر مونگ دلی تھی تیرہ سال کا عرصہ کوئی تھوڑا تو نہیں ہوتا انہوں نے جی بھر کے مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچائی تھیں اور مسلمانوں کے پیغمبر علیہ السلام کو جی بھر کر تکلیفیں پہنچائی تھیں ہر کسی کو اپنا کیا یاد رہتا ہے اب انہیں اپنا کیا یاد آرہا تھا کہ جب ہم نے ان کے ساتھ یہ کچھ کیا تھا تو پھر آج تو یہ غالب ہو کر آرہے ہیں، فاتح بن کر آرہے ہیں تو آج تو یہ گن گن کر بدلے چکائیں گے، چنانچہ مکہ مکرمہ کی عورتیں خوف زدہ تھیں کہ آج ہمارے گھر کے مرد جدا ہو جائیں گے ہم بیوہ بن جائیں گی مال ہم سے چھین لیا جائے گا، اور یہ ہماری جوان لڑکیوں کو اپنی باندی بنالیں گے اور ہماری عورتوں کی عزتوں کو خراب کریں گے، عجیب بات کہ آدھی سے زیادہ رات گزر گئی اور کسی کافر کے گھر میں کوئی مسلمان داخل ہی نہیں ہوا تو عورتوں کو تو ڈر خوف کی وجہ سے نیند ہی نہیں آرہی تھی، انہوں نے اپنے مردوں سے کہا کہ ذرا پتہ تو کریں کہ یہ مسلمان کہاں ہیں؟ کیا سوچ رہے ہیں، چنانچہ کافر مرد اپنے گھروں سے نکلے تو انہیں مکہ مکرمہ کی گلیوں میں بھی کوئی مسلمان نہ ملا لہذا وہ چلتے چلتے حرم شریف پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے

www.alhijazibooks.wordpress.com

یہ چاہنے والے، اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ قربان ہونے والے، اللہ تعالیٰ کے یہ دیوانے مستانے چونکہ اللہ کے در سے بہت دور رہے تھے اور اب ان کو یہاں آنا نصیب ہوا تھا، تو یہ سب کے سب حرم کے اندر موجود تھے مطاف کے اندر موجود تھے کوئی طواف کر رہا تھا، کوئی غلاف کعبہ کو پکڑ کے دعائیں مانگ رہا تھا، کوئی مقام ابراہیم پر سجدے کر رہا تھا، کوئی اپنے رب سے لو لگا کر بیٹھا قرآن کی تلاوت کر رہا تھا، تو مرد لوگ حیران ہو گئے کہ یہ مسلمان تو کچھ اور طور طریقہ والے لوگ ہیں، ہم نے برا سوچا تھا یہ لوگ تو ایسے نہیں چنانچہ صحابہ کرام نے وہ رات اللہ کی عبادت میں گذار دی جب اگلا دن طلوع ہوا تو اس وقت نبی علیہ السلام نے طلحہ بن عثمان کو بلایا یہ وہ بندہ تھا کہ جس کے پاس بیت اللہ شریف کے دروازے کی کنجی ہوتی تھی اور بلا کر آپ نے اس کو کہا کہ اے طلحہ بیت اللہ شریف کی کنجی میرے حوالے کرو چنانچہ اس نے کنجی آپ کے حوالے کر دی نبی علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا آپ بیت اللہ شریف کے اندر تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ نے اپنی نماز ادا کی، اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی اور اپنی امت کے لئے دعائیں مانگیں، جب آپ بیت اللہ شریف سے باہر نکلے تو صحابہ کرام کو یہ توقع تھی کہ اب اللہ کے محبوب بیت اللہ کا دروازہ بند کروائیں گے اور اس کی چابی کسی مسلمان کو دیں گے لہذا جتنے جلیل القدر صحابہ تھے وہ نبی علیہ السلام کے ساتھ ساتھ تھے سب کے دل میں یہ شوق انگڑائیاں لے رہا تھا کاش کہ بیت اللہ کی کنجی بردار ہمیں بنا دیا جائے، یہ سعادت ہمیں نصیب ہو جائے، ہمارے خاندان کو یہ سعادت ملے اور دنیا کا دستور بھی یہی ہے کہ جب آدمی حکمران ہوتا ہے تو اپنی پارٹی کے لوگوں کو نوازتا ہے جو زیادہ قریب ہوتے ہیں ان پر زیادہ عنایات ہوتی ہیں، تو صحابہ کرام اس خیال کی وجہ سے نبی علیہ السلام کے قریب ہو گئے نبی علیہ السلام نے بیت اللہ کا دروازہ بند کروایا اور اس کے بعد طلحہ کے پاس آئے اور آپ نے فرمایا کہ طلحہ تم یاد کرو اس وقت کو جب میں ہجرت کے وقت یہاں سے روانہ ہو رہا تھا تو میرا جی

www.alhijazibooks.wordpress.com

چاہ رہا تھا کہ بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر دعا کروں طلحہ میں نے تم سے گذارش کی تھی تم نے کھولنے سے اور مجھے کنجی دینے سے انکار کر دیا تھا اور میں نے تمہیں اس وقت کہا تھا طلحہ ایک وقت آئے گا جہاں تو کھڑا ہے وہاں میں کھڑا ہوں گا اور جہاں میں کھڑا ہوں گا وہاں تو کھڑا ہو گا طلحہ تجھے یہ بات بری لگی تھی اور تو نے اس کے جواب میں مجھے گالیاں دینی شروع کر دی تھی دیکھو آج میرے اللہ نے وہ وقت دکھا دیا، تمہارے ہاتھ خالی ہیں کنجی میرے ہاتھ میں ہے لیکن طلحہ جو تو نے میرے ساتھ کیا تھا میں تیرے ساتھ وہ نہیں کروں گا میں یہ کنجی تمہیں واپس کرتا ہوں یہ قیامت تک تمہاری نسلوں میں رہے گی طلحہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہنے لگا آپ نے کنجی تو دیدی اب کلمہ پڑھا کر مجھے جنت کی کنجی بھی عطا فرما دیجئے یہ نبی علیہ السلام کے اعلیٰ اخلاق تھے کہ آپ دشمن کو بھی معاف کر کے اس کے دل کو جیت لیا کرتے تھے، اسلئے ہر بات کا حساب دنیا میں نہیں چکانا ہوتا معاف کرنا بھی ایک صفت ہوتی ہے اسلئے اللہ کے لئے معاف کرنا آپ ایک صفت بنالیں غصہ آ جائے اس کو اللہ کے لئے قابو میں کر لیا کریں اور اللہ کی خاطر اللہ کے بندوں کی کوتاہیوں کو معاف کر دیا کریں۔

برائی کیسے مٹتی ہے

اگر آپ دوسرے کی برائی کے بدلے میں خود بھی برائی کا سلوک کریں گی تو پھر برائی مٹے گی کیسے؟ پہلے نے ایک برائی کی آپ نے بھی برائی کے جواب میں برائی کی تو دنیا میں ڈبل برائی ہو گئی، اس طرح تو برائی ختم ہو ہی نہیں سکتی آپ نے شریعت کا مسئلہ تو سنا ہی ہو گا کہ اگر کوئی چیز ناپاک ہو جائے تو ناپاک چیز کو پاک کرنے کے لئے اسکو پاکی کی ضرورت ہوتی ہے، جب تک پاک پانی سے اسے نہیں دھوئیں گے اس کی ناپاکی ختم نہیں ہو گی اور اگر کسی ناپاکی کو ناپاک پانی سے دھونا شروع کر دیں تو ناپاکی بڑھ تو سکتی ہے ختم نہیں ہو سکتی، اسی طرح

www.alhijazibooks.wordpress.com

اگر کسی نے آپ کے ساتھ برائی کی آپ اس کے جواب میں برائی کرنے لگ جائیں تو دنیا سے برائی ختم نہیں ہوگی برائی کو مٹانے کے لئے اچھائی کا معاملہ کرنا پڑے گا، پاک پانی برائی کو مٹا دیتا ہے گندگی کو مٹا دیتا ہے اچھائی اسی طرح برائی کو مٹا دیتی ہے، اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یہی اصول بتلا دیا فرمایا ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ کہ تم برائی کو نیکی کے ساتھ دھکیلو پھر دیکھو اس کا کتنا اچھا اثر سامنے آتا ہے لہذا مستورات سے گذارش ہے کہ یہ اپنے اندر آج سے یہ عہد کرلیں ہم برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گی، خاوند ہمارے ساتھ برائی کر رہا ہے ہم اسکی خدمت کر کے اس کو خوش کرنے کی کوشش کریں گی، ساس ہمارے ساتھ زیادتی کر رہی ہے ہم اپنے رب کے سامنے اپنا غم بیان کریں گی مگر ہم اس کے ادب میں فرق نہیں آنے دیں گی ہم سسر کے ادب میں فرق نہیں آنے دیں گی ہماری رشتہ دار عورتیں جنہوں نے ہمارے دل دکھائے ہم ان کی غیبت نہیں کریں گی ان کے اوپر الزام تراشی نہیں کریں گی، بلکہ ان کی غلطیوں کو معاف کر کے اپنے اللہ کے حضور قرب چاہیں گی، لہذا دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دینا یہ ایک اچھی صفت ہے، اس کو کہتے ہیں کہ قدرت کے باوجود بدلہ نہ لینا، تو انسان بدلہ لے سکتا ہو پھر بھی بدلہ نہ لے یہ عظمت ہوا کرتی ہے، اس معاف کرنے کو کہتے ہیں معاف کرنا، اس کو تو نہیں کہتے کہ انسان کا بس نہ چلے اور کہہ دے کہ جی میں نے تمہیں معاف کر دیا یہ معاف کرنا نہیں ہوتا معاف کرنا تو وہاں ہوتا ہے کہ جہاں قابو بھی ہو، غصہ انسان نکال بھی سکتا ہو، ری ایکشن انسان دکھا بھی سکتا ہو مگر اللہ رب العزت کی خاطر انسان اس کو نہ دکھائے، اللہ رب العزت سے ڈر جائے تو اللہ تعالیٰ کو ایسی مؤمنہ بڑی پسند ہوتی ہے۔

عجیب واقعہ

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے پاس ایک آدمی آیا جس کو کسی حاسد نے پریشان

www.alhijazibooks.wordpress.com

کر رکھا تھا اور یہ بڑا آزردہ تھا، حضرت کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ حضرت فلاں آدمی ہر وقت میرے راستے میں کانٹے بچھاتا رہتا ہے میں اس کے جواب میں اب کچھ کرنا چاہتا ہوں، آپ مجھے اس کی اجازت دیدیجئے وہ این، او، سی (N O C) مانگنا چاہتا تھا کہ میں بھی کچھ کر کے دکھاؤں مگر اللہ والے تو عجیب باتیں کرتے ہیں آپ نے کتنا پیارا جواب دیا، جو سونے کی سیاہی سے لکھنے کے قابل ہے آپ نے اسے فرمایا اے نوجوان! اگر کوئی تیرے راستے میں کانٹے بچھائے تو تو اس کے راستے میں کانٹے نہ بچھانا، ورنہ پوری دنیا میں کانٹے ہی کانٹے ہو جائیں گے آپ اس بات پر ذرا غور کریں، اگر گھر میں کسی نے آپ کو ستایا ہے، دل دکھایا ہے اور اس کے جواب میں آپ بھی ویسا ہی کرنے لگ جائیں گی تو گھر کے اندر تو برائی دوگنی ہونا شروع ہو جائے گی اچھائی کہاں سے آئے گی، اسلئے چاہئے کہ یہ اچھی صفت اپنا کر ہم قدرت ہونے کے باوجود دوسروں سے بدلہ نہ لیں انہیں اللہ کے لئے معاف کر دیں۔

میانہ روی کسے کہتے ہیں؟

ایک اچھی صفت میانہ روی اختیار کرنا میانہ روی کہتے ہیں کہ درمیان کی چال چلنا درمیان کی کیفیت کو اپنانا یہ درمیانہ روی کہلاتی ہے نہ افراط ہو نہ تفریط ہو ان کے درمیان میں انسان زندگی گذارے مثال کے طور پر اگر اللہ نے کسی عورت کو بہت مال پیسہ دیا اب اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس کا اتنا دکھاوا کرے کہ لباس سے بھی دکھاوا اپنی بات سے بھی دکھاوا اور ہر چیز سے دکھاوا بات بات میں دوسروں کو نیچا سمجھے، اپنے کو اونچا سمجھے، ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ عظمت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا کچھ دیا اور انسان پھر بھی چپ رہے درمیانی راستے کو اختیار کرے یعنی یوں سمجھ لیں کہ ایک طرف کنجوسی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند کہ ایک انسان جو کنجوس مکھی چوس ہی بن جائے اور دوسری طرف فضول خرچی ہے فضول

www.alhijazibooks.wordpress.com

خرچی بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فضول خرچ لوگ تو شیطان کے بھائی ہوتے ہیں، تو کنجوسی اور فضو خرچی کے جو درمیان کی چیز ہے اس کو میانہ روی کہتے ہیں، عورتوں کو چاہئے اگر اللہ نے بالفرض بہت مال دیا تو میانہ روی کو اختیار کریں ایسی بن کر رہیں جس میں عاجزی بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری بھی ہو، نہ اتنی کنجوسی کی طرف جائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو جائے نہ اتنی فضول خرچی کی طرف جائیں کہ وہ اللہ کو پسند نہ آئے بلکہ میانہ روی کو اختیار کریں، ہر معاملہ میں اس چیز کو کرنا یہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اسلئے جب آپ کو اللہ کی نعمت ملیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کریں۔

اور اگر آپ کو کسی وقت طیش آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھا کریں، تو آپ پھر درمیان کے راستے پر رہیں گی بہادر شاہ ظفر نے ایک قیمتی شعر کہا ۔

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا
ہو کتنا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی
جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

لہذا اگر اللہ عیش کا حال ہمیں عطا فرمادیں تو ہم اس میں یاد خدا کو نہ چھوڑیں اور اگر کسی وقت ہم طیش میں آجائیں تو ہم خوف خدا کو یاد رکھیں، کوئی الٹا کام نہ کریں، تو یہ درمیان کی جو صفت ہے اسے کہتے ہیں میانہ روی، حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا [خیر الامور اوسطھا] کہ بہتر کام درمیانی چال چلنا ہے درمیانی رویہ اختیار کرنا ہے تو آپ ہر کام میں درمیانی رویہ اگر اختیار کریں گی تو آپ ہمیشہ کامیاب رہیں گی، یہ اتنی اچھی صفت ہے کہ کوئی حد نہیں اس کا مطلب کیا؟ کہ نہ اتنی میٹھی ہو کہ لوگ [illegible] کر جائیں نہ اتنی کڑوی ہو کہ

www.alhijazibooks.wordpress.com

لوگ تھوتھو کریں، بلکہ درمیان کی حالت اچھی ہے اچھے اخلاق ہونے چاہئیں کہ لوگ بھی آپکے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ زندگی گذاریں۔

بیوقوف عورت کون؟

کپڑے، جوتے کے معاملہ میں دوسرے اخراجات کے معاملہ میں ہمیشہ میانہ روی اختیار کریں، اکثر یہ دیکھا کہ جب خاوند کو اللہ نے خوب مال دیا ہوتا ہے تو پھر عورتیں بھی اس کے اندازے سے بڑھ کر خرچ کرنے لگ جاتی ہیں، اس کا مال بے دریغ خرچ کرواتی ہیں، اگر خاوند خرچ کرنے کے لئے دیتا ہے بخوشی تو ٹھیک ہے، اس کو آپ خرچ کریں، جیسے اللہ تعالی نے آپ کو اجازت دی لیکن اس خاوند کے مال کو زیادہ سے زیادہ نکلوانا ایک فرمائش پر دوسری فرمائش ڈالنا یہ کم عقلی ہوتی ہے کون عورت ہے جو پیسے کی خاطر خاوند کے دل میں اپنی نفرت پیدا کرلے، مگر عورتیں اس بات کو کیوں نہیں سمجھتیں کہ کئی مرتبہ فقط کپڑے جوتی کے نہ لانے پر خاوند سے جھگڑے کر لیتی ہیں، ناراض ہو جاتی ہیں۔

عورت کی بہت بڑی غلطی

خاوند کئی مرتبہ عورت سے تنہائی کی ملاقات کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کو روکتی ہے، اور اپنے اس معاملہ کو ایک ''ٹول'' (ٹیکس) کے طور پر استعمال کرتی ہیں کہ اب خاوند کو ہماری ضرورت ہے ہم انکار کریں گی، یہ تڑپے گا، یہ ترسے گا، منتیں کریگا ہم اسے ٹیکنیکل نوک آؤٹ کریں گی، اور پھر اپنے مطالبے منوائیں گی، یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہوتی ہے، حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کا مفہوم ہے کہ اگر کسی عورت کو اس کا خاوند اپنی طرف بلائے ضرورت کے لئے اور عورت اس کو انکار کردے تو جب تک وہ اس کی ضرورت کو پورا نہیں کرتی اللہ تعالی کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں، اب سوچئے اس نے کیا کمایا؟ ساری رات اگر اسکا خاوند اس سے غصہ میں آکر سو گیا اللہ کے فرشتوں کی لعنت میں یہ پڑی رہی اس کو کیا نصیب ہوا؟ اس کی زندگی پر پھٹکار پڑے

www.alhijazibooks.wordpress.com

گی، ایسی عورتوں کے چہروں پر پھر نحوست نظر آتی ہے پھر انکے اندر خاوندوں کو دلچسپی بھی نہیں رہتی، بعد میں روتی پھرتی ہیں کہ خاوند ہماری طرف توجہ نہیں کرتا جب اس نے توجہ کی تھی تو آپ نے آگے سے معاملہ کیا کیا تھا؟ اسلئے کتنی پڑھی لکھی بیوقوف عورتیں ہوتی ہیں جو اس قسم کا معاملہ کر کے اپنے خاوندوں کی توجہ دوسری طرف کر دیتی ہیں، گھر میں اس نے اپنی بیوی کو اپنی طرف بلایا بیوی نے بے رخی دکھادی، خاوند غصہ میں آکر گھر سے باہر نکلا اور دفتر میں اس کو کسی بدکردار لڑکی نے، فیشن پرست، دنیادار لڑکی نے، مسکرا کر دیکھ کر کہہ دیا سر آپ کیسے ہیں؟ آج کچھ آپ پریشان نظر آتے ہیں، تو پھر مرد کے لئے ایسے موقع پر گناہ میں ملوث ہو جانا کونسا مشکل ہوتا ہے؟ اب اس گناہ میں خاوند تو ملوث ہوا ہی سہی مگر بیوی بھی اس میں برابر کی شریک ہے، یہ گھر میں بیٹھی ہے مگر اس کو اس مرد کے زنا کرنے کا برابر کا گناہ مل رہا ہے، کیوں کہ اس نے اپنے خاوند کی ضرورت کو پورا نہیں کیا لہذا اس بات کو اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا عورت اگر اونٹ کے اوپر بھی بیٹھی ہو اور اس کا خاوند اسے اپنی ضروت کے لئے بلائے تو اس کو چاہئے کہ اونٹ سے نیچے اترے اور اپنے میاں کی ضرورت کو پورا کرے، ایک حدیث میں فرمایا عورت اگر تنور پر روٹیاں بھی لگا رہی ہو اور عین روٹیاں لگانے کے درمیان میں اسکا خاوند اسے اپنی طرف بلائے اس کو چاہئے کہ سب کچھ وہیں چھوڑ کر پہلے اپنے خاوند کی ضرورت کو پورا کرے، بعد میں کوئی اور کام کرے تو اللہ تعالی کے محبوب کی تو یہ تعلیمات ہیں، اور آج کل کئی مرتبہ بیوقوفی کی وجہ سے اچھی بھلی سمجھدار بچیاں یہ غلطی کر جاتی ہیں کہ اپنے معاملہ کو ٹول کے طور پر استعمال کرواتی ہیں۔

اپنی بات خاوند سے کیسے منوائیں

اپنے خاوند سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے خواہشات منوانے کے لئے یہ ہرگز اچھا نہیں، منوانے کے لئے عاجزی کا راستہ بہتر راستہ ہے، منت

www.alhijazibooks.wordpress.com

سماجت کا راستہ بہتر راستہ ہے، آپ اپنے میاں کو منت سماجت سے منائیں گی فقط آپ میاں کو ہی نہیں منائیں گی اس سے پہلے آپ اپنے رب کو منالیں گی تو یہ زیادہ بہتر راستہ ہے اور اچھا راستہ ہے۔

رسم ورواج کو نہ دیکھیں

عورتیں کئی مرتبہ اپنے خاوندوں سے اس لئے خرچہ کرواتی ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے؟ یہ اتنے عجیب الفاظ ہیں لوگ کیا کہیں گے؟ لوگوں کی خاطر بیچاریاں پتہ نہیں کیا کیا رسم ورواج کرتی پھرتی ہیں، اور لوگ تو پھر بھی راضی نہیں ہوتے، جن عورتوں کو جہیز میں کچھ بھی نہیں ملتا لوگ ان پر بھی تنقیدیں کرتے ہیں، اور جن کو جہیز میں پتہ نہیں ساری دنیا کی نعمتیں مل جاتی ہیں لوگ ان پر بھی تنقیدیں کرتے ہیں، تو لوگ تو کسی حال میں بھی راضی نہیں ہوتے، آپ لوگوں کو راضی کرتی پھریں گی تو لوگ تو آپ کو کبھی بھی خوش ہو کر بات کا جواب نہیں دیں گے، اس کی بجائے آپ کو اپنے رب کو راضی کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ تو جلدی راضی ہو جاتے ہیں اسلئے عورتوں کو چاہئے کہ یہ نہ سوچا کریں لوگ کیا کہیں گے؟ بلکہ یہ سوچا کریں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کیا کہیں گے؟ اگر آپ شریعت کے مطابق یہ کام کر رہی ہیں تو آپ کو لوگوں کی فکر نہیں ہونی چاہئے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو خود بخود موافق بنادیں گے۔

ایک سنہرا اصول

چنانچہ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں یاد رکھنے والی بات ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ تھوڑے دنوں میں مخلوق کے دل میں بھی اس بندے کا بغض اور عداوت ڈال دیں گے اور اگر کوئی بندہ مخلوق کی بجائے اللہ کو راضی کر لے گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہونے والی مخلوق کے دل کو بھی تھوڑے دنوں میں راضی فرمادیں گے، تو اصول تو

www.alhijazibooks.wordpress.com

یہی ہے، ہم اپنے رب کو راضی کریں شادی بیاہ کے موقع پر بیجا رسم ورواج کرنا اور نمود ونمائش کے لئے خواہ مخواہ کے پیسے خرچ کرنا یہ سب فضولیات ہیں، اس پر گناہ ہوتا ہے تو اسلئے میانہ روی کو اختیار کرنا یہ ایک اچھی صفت ہے اللہ تعالی ہمیں میانہ روی کی صفت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، رہ گئی لوگوں کی بات ان کو خدا ہی راضی کرے ہم اور آپ ان کو کبھی بھی راضی نہیں کر سکتے۔

ایک واقعہ

چنانچہ بچوں کو ایک واقعہ سنایا جاتا ہے کہ ایک میاں بیوی جا رہے تھے ایک گدھا ان کے پاس تھا، انہوں نے سوچا کہ ہم گدھے کے اوپر سوار ہو جاتے ہیں، چنانچہ میاں بیوی دونوں گدھے پر سوار ہو گئے، میاں آگے بیٹھا بیوی پیچھے بیٹھی جب ذرا آگے چلے ایک آدمی نے دیکھ کر کہا یہ کتنے ظالم ہیں گدھا ایک ہے اوپر دو بندے سوار ہیں، ان کو شرم نہیں آتی، چنانچہ خاوند یہ سن کر گدھے سے نیچے اتر گیا، بیوی بیٹھی رہی تھوڑی دور آگے چلے کسی نے ان کو دیکھا کہنے لگے کہ یہ کیسی عورت ہے خود سواری پر بیٹھی ہے اور میاں زن مرید ہے وہ آگے آگے چل رہا ہے، چنانچہ یہ دیکھ کر وہ عورت بھی نیچے اتر آئی، چنانچہ اب میاں اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا تھوڑی دور آگے چلے کسی نے دیکھا وہ کہنے لگا یہ کیسا مرد ہے خود تو سوار ہے اور بیوی بیچاری کو پیدل چلا رہا ہے، چنانچہ خاوند بھی نیچے اتر آیا دونوں نے پیدل چلنا شروع کر دیا، ذرا آگے گئے تو پھر کسی نے دیکھا وہ کہنے لگے کتنے بیوقوف ہیں سواری کا جانور بھی ہے اور پھر بھی دونوں پیدل چل رہے ہیں تو تب خاوند نے بیوی کو سمجھایا کہ دیکھو کہ دنیا تو کسی حال میں راضی نہیں ہوتی، اور واقعی بات یہی ہے کہ دنیا کو آپ راضی نہیں کر سکتیں، ہاں اپنی طرف سے کوشش کریں، دائرۂ شریعت کے اندر رہتے ہوئے پہلے اپنے رب کو راضی کریں اور حدود شریعت میں رہ کر جتنا مخلوق کو راضی کر سکتے ہیں اتنا راضی کریں اگر پھر بھی راضی نہیں ہوتے ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں اللہ تعالی ان کو خود بخود راضی کر دیں گے۔

www.alhijazibooks.wordpress.com

اللہ کے بندوں پر رحم کھانا سیکھیں

اللہ کے بندوں پر رحم کرنا یہ بھی ایک بڑی صفت ہے عورتیں عموماً نرم دل ہوتی ہیں، رقیق القلب ہوتی ہیں، ذرا کسی کی تکلیف ہو ان بیچاریوں سے دیکھی نہیں جاتی ان کو اللہ نے گداز دل دیا ہوتا ہے، تڑپنے والا دل دیا ہوتا ہے، دکھ درد میں شریک ہونے والا دل دیا ہوتا ہے، لہذا یہ دل ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو دکھ دے کر خوش نہیں ہوتا، مگر پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، کئی عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں ضد بازی میں آکر جان بوجھ کر دوسروں کے دل دکھاتی ہیں تو یہ چیز بہت بری ہوتی ہے، یہ بگڑی ہوئی بچیاں ہوتی ہیں جو دوسروں کے دلوں کو دکھ دیں، تکلیف پہنچائیں، ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ کے بندوں پر رحم کھانا سیکھیں۔

نبی علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا" ہم اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے بندوں پر رحم کریں، جتنا کسی کے ساتھ بھلائی کر سکیں ہم اپنی طرف سے کرنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ پھر ہمارے حال پر خود ہی رحم فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کھانا اور ان کی خدمت کرنا یہ ایک اچھی صفت ہے اور ہمیں بھی یہ صفت اپنانی چاہئے۔

عمر ابن خطابؓ کی تین باتیں

عمر ابن خطابؓ فرماتے تھے کہ انسان کی گمراہی کے لئے تین باتیں کافی ہوتی ہیں

.....(۱) ایک بات تو وہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص لوگوں کی ایسی برائی کرے جو اپنے اندر موجود ہو، یہ چیز اس کی گمراہی کے لئے کافی ہے، اگر غور کریں تو کونسا گناہ ہے جو ہماری اپنی زندگی میں نہیں، لہذا ہم دوسروں کے اندر نہ اس برائی کو تلاش کریں نہ لوگوں کی برائی کریں، اکثر اوقات دیکھا گیا کہ عورتیں جب مل بیٹھتی ہیں تو وقت گذاری کے طور پر آپس میں تذکرے شروع کر دیتی ہیں اور

www.alhijazibooks.wordpress.com

اس تذکرے میں وہ گفتگو کرتے ہوئے غیبت کی مرتکب ہوتی ہیں: سن لیجئے غیبت کہتے ہیں کسی کی ایسی برائی بیان کرنا کہ اگر اس بندے کو پتہ چل جائے تو وہ اس بات کو برا مانے، آج عورتوں کو اگر سمجھایا جائے کہ آپ غیبت نہ کریں تو یہ آگے سے جواب دیتی ہیں کہ ہم سچ کہہ رہی ہیں کوئی جھوٹ تو نہیں کہہ رہیں، او اللہ کی بندی! شریعت کی بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، اگر آپ نے جھوٹ بولا تو اس کو تو بہتان کہیں گے آپ سچ بول رہی ہیں، حقیقت بیان کر رہی ہیں، پیٹھ پیچھے تذکرہ کر رہی ہیں اسی کو تو غیبت کہا جاتا ہے، تو غیبت ہمیشہ اس سچی بات کو کہتے ہیں جو پیٹھ پیچھے کی جائے مگر ایسا کہ سننے والا سنے تو اس کو برا لگے کہ میری یہ بات کیوں کی گئی؟ اور یہ غیبت آج کل بہت عام ہوگئی ہے اس کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا [الغیبۃ اشد من الزنا] غیبت تو زنا سے بھی زیادہ برا عمل ہے اور بڑا گناہ ہے اسلئے ہمیں چاہئے ہم کسی تیسرے شخص کا تذکرہ کرنے سے ہی بچیں اور سنی سنائی باتوں پر بھی دھیان نہ دیا کریں **لیس الخبر کالمعاینۃ** سنی ہوئی باتیں اور آنکھ سے دیکھی ہوئی بات ایک جیسی تو نہیں ہوتیں، اس لئے انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے وہ سنی سنائی باتیں کرتا پھرے۔

رازداری کا فقدان

اور عورتوں میں یہ چیز بہت عام ہوتی ہے ایک کے پاس کوئی راز ہو اگرچہ وہ کیسا ہی ہو تو دوسری کو بتائے گی اور بتا کر کہے گی دیکھنا میں تمہیں بتا رہی ہوں آگے نہ کسی کو بتانا پھر وہ بات دوسری عورت تیسری کو بتاتی ہے اور کہتی ہے دیکھو میں تمہیں بتا رہی ہوں کسی اور کو نہ بتانا اور یوں ایک ایک کر کے یہ بات بتائی رہتی ہیں حتی کو وہ ہر کس و ناکس کی زبان پر آجاتی ہے، اوپن سکریٹ بن جاتی ہے، ہر عورت دوسری کو کہہ رہی ہوتی ہے میں تمہیں بتا رہی ہوں آگے نہ بتانا اور یہ ایک بری عادت ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کے یہاں برا بن جاتا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم لوگوں کے اندر ایسی برائی کوئی بھی نہ ڈھونڈیں جو ہمارے اپنے

www.alhijazibooks.wordpress.com

اندر موجود ہو ہمیں برائی ڈھونڈنی ہے تو اپنے من میں جھانک کے دیکھیں، اپنے نفس پر نظر ڈالکر دیکھیں، پتہ نہیں کیا کیا گناہ نظر آجائیں گے، کیا کیا خطائیں نظر آجائیں گی، کیا کیا برائیاں نظر آجائیں گی ہمیں باہر کی کیا پڑی، اسی لئے کسی نے کہا:

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

ہمارا اپنا کام بگڑا پڑا ہے، اندر کے خانے میں چراغ گل ہو چکے، دل کی بستی میں سیاہی آچکی، اندر گناہوں کی ظلمت نے دل کو سیاہ کر دیا، اندر گناہوں کی بدبو آرہی ہے اور ہم دوسروں پر نگاہیں اٹھائے پھرتے ہیں، کتنی عجیب بات ہے آج انسان کی گردن تنی رہتی ہے، اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں، دوسروں کے چہروں پر پڑی رہتی ہیں وہ دوسروں کے عیب ٹٹولتے پھرتے ہیں، اے کاش! یہ گردن جھک جاتی، یہ آنکھیں بند ہو جاتی، یہ نگاہیں اپنے سینہ پر پڑتی کہ میرے اندر کیا عیب ہیں یہی ہم تھوڑی دیر بیٹھ کر مراقبہ کر لیتے تو اللہ رب العزت ہم سے راضی ہو جاتے لہذا دوسروں کی برائی ڈھونڈنے کی بجائے اپنی برائیوں پر نظر رکھنی چاہئے تو ایک تو یہ چیز ایسی ہے جو انسان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ وہ دوسروں کے اندر ایسی برائی ڈھونڈے جو اپنے اندر موجود ہو۔

.....(۲) اور دوسرا فرماتے تھے کہ لوگوں کے اندر وہ عیب ڈھونڈنا جو اپنے اندر موجود ہو یہ اس کی گمراہی کے لئے کافی ہوتا ہے۔

.....(۳) اور تیسری چیز فرماتے تھے کہ اللہ کے بندوں کو خواہ مخواہ تکلیف پہنچانا، تو یہ چیز گمراہی کے لئے کافی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے کہ ہم کسی کا دل دکھائیں، اسلئے کہ بیماریوں میں سے سب سے بری دل کی بیماری ہوتی ہے اور دل کی بیماریوں میں سب سے بری دل آزاری ہوتی ہے ہم کسی کی دل آزاری نہ کریں، اس لئے آج ہم دوسرے کا دل دکھائیں گے کل قیامت کے دن ایسا نہ ہو کہ ہمارا بھی دل دکھایا جائے، اللہ تعالیٰ ہماری شکل دیکھنا ہی گوارا نہ کرے، اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم میں الٹا منہ کر کے نیچے ڈلوا دیں گے، اسلئے کہ قرآن

www.alhijazibooks.wordpress.com

مجید میں آتا ہے ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ جو دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا اور دوسروں کے عیب لوگوں میں بیان کرنے والا ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جہنم کے اندر آگ کے بنے ہوئے ستونوں کے ساتھ بندھوا دیں گے اور پھر آگ کے انگارے ہونگے جو اٹھیں گے اور انسان کے دل کے اوپر جا کر لگیں گے ﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ﴾ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ انگارے اس کے دل پر کیوں پڑیں گے؟ اسلئے کہ اس نے دنیا میں لوگوں کے دل دکھائے آج اس کے دل کو جہنم کی آگ سے جلایا جائے گا، آج اگر کوئی عورت دوسرے کا دل باتوں سے جلا رہی ہے، تو پھر یاد رکھنا وہ مالک الملک ایک دن تیرے دل کو جہنم کی آگ سے جلائیں گے، تو اس دن سے ڈرنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی برداشت کرنی پڑے، اللہ والے وہ تو جانوروں کو بھی دکھ نہیں پہنچاتے، انسان تو پھر انسان ہیں۔

نیک اعمال ضائع ہو گئے

حدیث پاک میں آتا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عبادت گذار عورت تھی اس نے ایک بلی کو باندھ لیا تھا بھوکا پیاسا رکھا، بلی مر گئی اس کے بھوکا پیاسا مارنے پر اللہ نے اس کے سب نیک اعمال کو ضائع کر دیا تو اگر ایک بلی کو تکلیف پہنچائی جائے تو انسان کے عملوں کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔

زانیہ کی بخشش

اور اگر کسی جانور کا دل خوش کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ بندے کی نیکیاں بڑھا دیتے ہیں چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ بنی اسرائیل کی بدکردار عورت تھی زانیہ عورت تھی جس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے جس کا راستہ جہنم کی طرف جاتا ہے، جس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھیں گے، جس کے جسم سے ایسی بدبو آئے گی کہ جہنمی لوگ بھی اس بدبو سے تنگ

www.alhijazibooks.wordpress.com

ہو جائیں گے، وہ گندی عورت بنی اسرائیل کی کہیں جا رہی تھی مگر اس نے ایک کتے کو دیکھا جو پیاس کی شدت سے تڑپ رہا تھا، قریب ایک کنواں تھا اس عورت نے اپنے دوپٹے کے ایک طرف اپنے جوتے کو باندھا جیسے بند جوتے ہوتے ہیں اور اس کے اندر پانی نکالا اور کتے کے منہ میں ڈالا چند بار ایسا کرنے سے جب کتے کی پیاس بجھ گئی تو اس نے خوشی میں آ کر آواز نکالی اس کی آواز نکلتے ہی اللہ نے اس بدکردار عورت کے لئے جنت کا فیصلہ فرما دیا تو دیکھئے، اگر ہم جانوروں پر رحم کھائیں تو اللہ جنتیں عطا فرما دیتے ہیں اور اتنے بڑے بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور اگر ہم انسانوں کے دل خوش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں کس قدر قیامت کے دن اکرام عطا فرمائیں گے، لہذا آج کی اس محفل میں عورتیں اپنے دل میں یہ عہد کریں آج کے بعد ہم اپنے میاں کا دل خوش رکھیں گی، آج کے بعد ہم اپنے ساس سسر کا دل خوش رکھیں گی ،نندوں کے دل خوش رکھیں گی، اپنی والدہ والد کے دل کو خوش رکھیں گی، بہن بھائیوں کے دلوں کو خوش رکھیں گی، مسلمان عورتوں کے دلوں کو خوش رکھیں گی، اپنے بچوں کے دلوں کو خوش رکھیں گی، آپ ان کے دل کو خوش کریں گی خدمت کے ذریعہ سے، قیامت کے دن اللہ آپ کے دل خوش کر دیں گے، نور کے ممبروں پر آپ کو بٹھائیں گے اور آپ کو جنت میں آپ کے محل کی ملکہ بنا کر بھیجیں گے یہی کامیابی ہے اللہ رب العزت ہمیں دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین

www.alhijazibooks.wordpress.com